اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب
الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان ہدایت توامان رسالہ فیض مقالہ مسمی بہ
ہدایۃ الشیعہ ۱۳۲۸
۱۹۱
بتصحیح تام و تنقیح مالاکلام باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد غفر لہ الصمد ۱۳۲۸
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربہم یعدلون والصلوٰۃ والسلام علیٰ من ہدانا ودعانا الی الصراط المستقیم وحذرنا وبصرنا سوء عواقبۃ البدع الاہوار والشرور ثم الذین ظلموا عن الصراط لناکبون وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین بذلوا اموالہم وانفسہم فی اعلاء کلمۃ الحق وترویج الدین المتین وفازوا وصعدوا درجاتِ القرب والحضور ولوعض علیہم الانامل الذین ہم فی غباوتہم وضلالتہم یہیمون اما بعد پس بندہ عاجز نابود وابو محمود کتب فروش عفاعنہ الرب المعبود کہ کچھ چنداں علم نہین رکھتا مگر صحبت علماء اہل حق سے بہرہ ور رہا ہے اور مکائد اہل باطل شیعہ سے بخوبی واقف ہوا عرض کرتا ہے کہ درین ایام ایک رسالہ متضمن دس سوالات ہفوات شیعہ نظر سے گزرا کہ مولف اُس کا بزعم اپنے علم کے حسب عادات اپنے اسلاف کے کوس لمن الملکی بجاتا ہے اور انھیں اعتراضات قدیمہ کو بطرز دیگر لباس دیکر مدعی ہے کہ اگر کوئی مجکو سمجھا دیوے تو اپنا مذہب ترک کردن اور یہ ایک دہوکا عوام اہل سُنت کو دیتا ہے کیونکہ اُس کے اسلاف صدہا بار ساکت ہوئے تو کون راہ پر آیا مگر یہ ایک شوشہ ہی جانتا ہے کہ علماء اہل سُنت اپنی فکر معاش سے خالی نہین نہ کوئی آپ تک آویگا نہ آپ کو روز سیاہ مناظرہ نظر آئیگا نہ نوبت ترک مذہب کی پہنچے گی اگر آپ کو ایسا

شوق مناظرہ ہے تو ہم ہی عرض کرتے ہین کہ آپ سہارنپور تشریف لائین علما تو ایک طرف یہ عاجز
ہی آپ سے نبٹ لیگا مگر کیا تعجب ہے کہ آپ ثالثی نصاری اور ہنود پر عقد مجلس مناظرہ کرتے
ہین اور اِن دونون گروہ کا حال بخوبی واضح ہے کہ اُن کے عقائد اور اعمال مین کیا کیا خرافات
و محالات ہین پھر جن کی رائے اور فہم کا حال اپنے دین مین یہ کچھ ہو غیر کے مذہب کو کیا سمجھین گے
مگر بقول کل شیئ یرجع الی اصلہ شاید آپ کو انکی راہ و رسم کچھ پسند آئی ہے خیر غرض یہ سب آپ کا
افسانہ ایک زمانہ سازی عوام کا بہکانا ہے ورنہ علمار شیعہ سے بقول آپ کے کا غذ سیاہ کیئے
اور کیا کبھی ہو سکا ہے یہ کتب مناظرہ تحریری موجود ہین اگر تم مین سے کسی کو فہم و فراست صحیح ہو تو
دیکھو اور معرکہ مین علما تو ایک طرف کبھی عوام سے بھی آپ لوگون نے میدان پایا ہے جواب آپ
حوصلہ کرتے ہین مولوی حامد حسین لکھنوی باین دعوی علم کہ عالم ملک و ملکوت مین بزعم شیعہ نظیر نہین
رکھتے ۔ میرٹھ مین با وصف اصرار و تکرار خاص و عام مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالی و دام فیوضہ
کے مقابلہ مین نہ آئے اور گھر سے باہر نہ نکلے اور خلوت مین بھی مولنا نے شیعہ مخلص بن کر جو کچھ
باب فدک مین پوچھا تو دم چرا کر اٹھ کھڑے ہوئے البتہ اب آپ کچھ یکتائے دوران اپنے قدما سے
بھی بڑھ کر ہوئے ہون گے جو یہ دعوی لاحاصل ہے سو خیر آپ تشریف لائین اور میدان مناظرہ دیکھیں
مگر آپ کی تحریر سے تو آپ کا علم و فضل معلوم و مفہوم نہین ہوتا نہ معلوم کہ کس لیاقت پر یہ زور و
شور ہے شاید مناظرہ کے لیے کچھ دم محفوظ کر رکھا ہوگا خیر یہ جواب تو آپ کے اشتہار کا ہی
اب جواب سوالات کا بنہایت اختصار لکھتا ہون اور آپ کے کلام لایعنی کا جواب یکسر ترک کرتا ہون
اِلّا ماشاء اللہ کہ آپ کی گستاخی تحریر پر کچھ لکھا جاوے سو بفحوائے جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ مثلھا محل حسن پر حمل کیا
جاوے ورنہ حتی الامکان وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ
پر عمل ہوگا و سمیتہ بہدایۃ الشیعۃ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم اول قبل جواب یہ لکھنا
ضرور ہے کہ آپ ضعفائے اہل سنت کو اپنے مذہب کی طرف دعوت کرتے ہین اور رغبت دلاتے
ہین سو خیر کوئی شامت کا مارا سُنی آپ کے فریب مین آویگا یا نہ آویگا مگر آپ تو اس دعوت کرنے سے خود
مخالف معصوم ہو کر فاسق بن گئے کیونکہ آپ کے مذہب مین بقول امام محمد جعفر صادق رض دعوت غیر مذہب
والون کو اپنے مذہب مین حرام ہے کلینی روایت کرتا ہے کہ قَالَ الْاِمَامُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرٌ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا

تدعوا احدا الی امرکم ہذا - ترجمہ - باز رہو لوگون سے اور مت بلاؤ اپنے امر مذہب کی طرف کسی کو سو فرمایئے کہ
اس دعوت حرام کا کرنے والا کون ہوا اور پھر اسکو جو حلال جانے اور تقرب پہچانے تو وہ بحسب عقائد
شیعہ مسلمان ہی یا کافر اور اگر عذر کرو کہ یہ حضرت امام نے بطور تقیہ فرمایا ہے تو یہ عذر بالکل بیہودہ ہی
کیونکہ حضرت امام جعفر کو تقیہ ہرگز درست نہین تھا چنانچہ کلینی وصیت نامہ بخار مین وصیت حضرت امام
جعفر کی یون روایت کرتا ہے کہ حدث الناس وافتھم ولا تخافن احدا الا اللہ وانشر علوم اہل بیتک
وصدق آباءک الصالحین فانک فی حرز وامان - ترجمہ - حدیث بیان کر لوگون سے اور فتوی دے
انکو اور مت ہرگز خوف کر کسی سے سوائے اللہ تعالی کے اور منتشر کر علوم اہل بیت اپنے کا اور تصدیق
کر اپنے باپ دادون صالحین کی پس بیشک تو پناہ و امن مین ہو اور ایک روایت مین ہے قل الحق فی
الامن والخوف ولا تخش الا اللہ - ترجمہ - کہہ سچی بات امن اور خوف مین اور مت ڈر سوائے اللہ کے کسی
سے - اور مہذا بڑی حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ یہ قول حضرت کا اپنے خواص کو تھا اگر حضرت
خواص سے بھی تقیہ کرتے تھے تو آپ کی ساری روایات غیر معتبر واجب الترک ہوئی اور بنائے
مذہب شیعہ ہی منقطع ہو گئی اب جو ذکر تقیہ کا آیا تو کچھ مختصر بطور تمہید کے لکھتا ہون کہ سب جوابات
مین کام آویگا - علماء شیعہ کو تقیہ کی آڑ نہایت عمدہ ملی ہے اس ذریعہ سے اپنے مذہب کو تھام رکھا ہی
اور تقیہ کو ائمہ پر واجب کر رکھا ہی مگر فی الحقیقت یہ نہایت چرپوچ عذر ہے کیونکہ اگر تقیہ واجب ہوتا
تو اول تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے جو کچھ اظہار اسلام و اظہار حق
مین تکالیف اٹھائین کسی شیعہ پر مخفی نہین سو چاہیئے کہ معاذ اللہ حسب قاعدہ اہل تشیع خود رسول اللہ
ہی عاصی و فاسق ہووین کہ تیرہ سال تک مکہ مین کسقدر جور و جفا اٹھائی اور کبھی کفار کے ساتھ بتقیہ موافقت
نہ کی اگرچہ یہان گنجایش تحریر بہت ہے مگر بنظر اختصار مختصر کلام ہے عاقل کو یہی بس ہے اور علی ہذا
حال حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مشہور ہے کہ جان و آبرو سب دی مگر تقیہ نکیا سو وہ بھی شیعہ کے
نزدیک حرام موت مرے معاذ اللہ اور خود حقتعالی قرآن شریف مین اس تقیہ ساختہ پرداختہ شیعہ کو حرام فرماتا
ہے ان الذین توفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ
فتہاجروا فیہا فاولئک ماواھم جہنم وساءت مصیرا - ترجمہ بیشک وہ لوگ کہ قبض ارواح کی انکی فرشتون نے اس
حال مین کہ ظلم کرتے تھے وہ اپنی جانون یعنی ظاہر مین مسلمان نہین ہوئے تھے بخوف کفار تو کہا فرشتون نے

تم کس حال مین تھے کہا انھون نے ہم ضعیف تھے دنیا مین کمزور کہا فرشتون نے کیا اللہ کی زمین مین گنجایش نہین تھی کہ تم ہجرت کر جاتے وہان سے کہین اور پس وہ لوگ ٹھکانا اُن کا جہنم ہے اور بُرا ٹھکانا۔ اور یہی بات ہے کہ ائمہ کوئی بڑھیا عورت یا بوڑھے مرد ہپ ہپ کرتے نہین تھے اور نہ بچے معصوم کہ راہ چلنا اور گھر سے نکل جانا انکو محال تھا تا معذور ہوتے لہذا اس آیت کے بعد جو دوسری آیت مذکور ہے ائمہ کے حق مین اُس سے رخصت نہین نکل سکتی دوسری جا قرآن شریف مین ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین آمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ٥ ترجمہ کیا گمان کیا ہے تمنے کہ داخل ہو گے تم جنت مین اور نہ آئی تم پر مثل پہلون کی کہ لگی انکو تکالیف اور مشقتین اور ہلا دیے گئے یہانتک کہ کہہ پڑے رسول اور اس کے ساتھ کے مومن کب آویگی نصرت اللہ کی ہوشیار ہو جاؤ کہ نصرت اللہ کی قریب آتی ہے اور فرماتا ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم ویعلم الصابرین، ترجمہ۔ کیا گمان کرتے ہو تم کہ جنت مین جاؤگے تم اور نہ ظاہر جان لے مجاہدین کو تم مین سے اللہ اور ظاہر جان لے صابرین کو سوائے اس کے بہت آیات ہین اگر عقل اور آنکھ ہو تو قرآن شریف ہر ہر شخص کے پاس موجود ہے دیکھ لیوے مومن کو تو یہی تین آیت بس ہین۔ اور نہج البلاغۃ مین حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت مین بیشک قسم اللہ کی اگر ملون مین اُن لوگون سے تنہا اور وہ بھری ہوئی زمین کی قدر ہون تو کچھ پروا نکرون اور وحشت نہ کرون اور بحر المناقب مین ہے کہ خطبہم عمر بن الخطاب فقال لو صرفناکم عما تعرفون الی ما تنکرون ما کنتم تصنعون قال فسکتوا قال ذلک ثلاثا فقام علی فقال اذا کنا نستتیبک فان تبت قبلناک قال وان لم اتب قال اذا نضرب الذی فیہ عیناک خطبہ پڑھا حضرت عمرؓ نے پس کہا کہ اگر مین پھیر دون تمکو امر معروف اور خیر سے امر منکر کی طرف تو تم کیا کرو کہا راوی نے کہ چپ رہے سب حضرت عمرؓ نے تین بار تکرار کیا اس اپنے قول کو سو علیؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اب تجھ سے توبہ لین ہم اگر توبہ کرے تو تو ہم تجھکو قبول رکھین کہا عمرؓ نے کہ اگر مین توبہ نکرون کہا علیؓ نے کہ پھر اب مارین ہم اُسکو جس مین تیری آنکھین ہین یعنی تیرا سر پھوڑ دین اب ذرا شیعہ انصاف کرین کہ ایسا شخص کہ سارے عالم سے نہ گھبراوے اور حضرت عمرؓ کو مجمع عام مین کہ وہ سب برزعم

شیعہ اعدا حضرت امیر سے تھے کیسا صاف جواب دیا۔ تقیہ کر سکتا ہی اور تقیہ اُسکی شان مین کسی عاقل کا کام ہے کہ تجویز کرے معاذ اللہ اور اس قسم کی روایات کتب معتبرہ شیعہ مین بہت ہین بخوف اطناب ترک کی ہین اگر شیعہ مومن ہین اور اپنی کتابون کو صحیح جانتے ہین تو یہی دو روایت کافی ہین تھوڑی سی بات ہے کہ تقیہ اگر کوئی کرتا ہے تو محل خوف مین کرتا ہے سوا ائمہ کہ اپنی موت وحیات پر قادر ہین چنانچہ کلینی نے اِس بات کو بہت عمدہ روایات سے ثابت کیا ہی اور سب علمار شیعہ اس پر متفق ہین اُنکو کس کا خوف ہوسکتا ہے اور اُنکو کیا وجہ اور ضرورت تقیہ کی پڑتی ہے۔ ہان معاذ اللہ حظ نفسانی اور ترلقمہ کہانے کے لیے اور بے حمیتی پر کمر باندھنے کو اور دین مین سستی اور مداہنت امر شرعیہ مین کرنے کو اگر شیعہ تجویز کرین تو کچہ تکرار نہین ورنہ انبیار اور ائمہ کو رواج اسلام اور اظہار دین اور قمع کفر وبدعت کے لیے مبعوث ہوتے ہین اُن سے کیونکر یہ امر ممکن ہوسکتا ہے کہ ساری عمر کفار کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تابعدار فرمان بردار مداح بنے رہین اور صلوٰۃ وجہاد کے شریک درگاہ ہے حق زبان پر نہ لائین اور نہ کہین دوسرے ملک مین نکل جاکر اپنے کام کو جاری کرین سیرت رسل مین حقتعالیٰ فرماتا ہے یَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللہَ ڈرتے ہین وہ خدا سے اور کسی سے نہین ڈرتے سوائے خدا کے اور بلکہ مومن کی شان مین فرماتا ہے۔ یُجَاہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت کسی ملامت کرنے والے سے۔ اب کہو کہ اہل تقیہ شیعہ مین یہ صفت کہان ہے بلکہ وہ تو برعکس خوف ملامت سے بزدلی کرتے ہین اور سوا خدا کے سب سے ڈرتے ہین بلکہ خدا سے بھی بس نہین ڈرتے کہ اگر تبلیغ احکام مین مداہنت ہوئی کل کو خدا کو کیا منہ دکھلائین گے۔ الحمد للہ کہ اقوال ثقلین سے تقیہ مصطلحہ شیعہ کی جڑ اکھڑ گئی اب بھی شیعہ نمانین اور حضرات ائمہ کو جبان بے غیرت اور نفس پرور ٹھیرا دین خدا انکو سمجھے بس اور زیادہ کیا لکھون۔ اِنَّکَ لَا تَہْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللہَ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

جواب سوال اول - لاریب اہل سنت صحابی اسکو کہتے ہین کہ باسلام خدمت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور بایمان انتقال کیا اور جو مرتد ہوکر مرا اسکو صحابی نہین کہتے۔ مگر شیعہ کہتے ہین کہ ایسے صحابی جسکو سائل بمعنی خاص کر تعبیر کرتا ہے چار یا پانچ شخص تھے اور سوا اُن اشخاص کے سب مہاجرین اور انصار صحابی باین معنی نہین تھے بلکہ

از سر نو ہی مسلمان نہین ہوئے تھے منافق تھے یا بعد وفات حضرت کے مرتد ہو گئے تھے معاذ اللہ اور یہ دعوے شیعہ کا بالکل مردود ہے ثقلین اسکو رد کرتے ہین کیونکہ قرآن شریف اور احادیث ائمہ شیعہ سے اُن سب کا صحابی عادل ہونا ثابت ہے اور جو بعض ان مین سے محارب حضرت امیر ہوئے عین حالت حرب مین بھی وہ بقول حضرت امیر مسلمان تھے اب سُنو حق تعالی فرماتا ہے

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ - ترجمہ - اور سب سابقین اولین مہاجرین و انصار اور جو لوگ اُن کے تابع ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور تیار کیا ہے اللہ نے اُن کے واسطے جنات بہتی نیچے اُنکے نہرین ہمیشہ رہین گے اُس مین ہمیشہ کو یہ ہے بڑی مراد پانی - اور معلوم شیعہ کو ہے کہ الف لام جمع پر معنی استغراق و عموم کے دیتا ہے تو واضح ہو گیا کہ حقتعالی سب مہاجرین اور انصار کو بشارت اپنی رضامندی اور جنت کی دیتا ہے مابدالآباد کو اور حق تعالی علام ما فی الصدور اور ازل سے ابد تک کا عالم جب یون فرماوے تو اب نفاق یا ارتداد مہاجرین و انصار کا کیونکر احتمال ہو سکتا ہے اور صحابی اور عادل ہونا ان کا اور مقبول و مقرب ہونا کالشمس فی نصف النہار ثابت ہو گیا - اب اُن پر دعوی نفاق و ارتداد کا تکذیب خدا و رسول کی ہے اور اپنا ایمان کھونا یہان شیعہ کہتے ہین کہ اس آیت مین اور جو اس قسم کی آیات ہین ان مین بدء ہوا ہے سو یہ بات نہایت حماقت ہے کیونکہ بدء وعدہ مین نہین ہو سکتا کہ تخلف وعدہ اور کذب حق تعالی پر ثابت ہوتا ہے اور حق تعالی فرماتا ہے - إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ سو عذر بدتر از گناہ ہوا مگر حیف ہے کہ شیعہ کو اپنی بات کی پچ مین کچھ پروا نہین - یا اس آیۃ پر شیعہ یون کہین کہ یہ آیۃ الحاقی ہے کہ جامع قرآن نے بڑہا دی ہو اس شبہ واہی کا بھی حق تعالی نے خود جواب فرما دیا کہ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ - تحقیق ہم نے ہی نازل کیا قرآن کو اور بیشک ہم ہی اُسکے حافظ ہین - سو جسکی حفاظت کا حق تعالی ذمہ وار ہو اُس مین کوئی الحاق و تحریف نقصان کس طرح کر سکتا ہے اگر عقل ہو تو یہ بات بہت ظاہر ہے اور یہ عذر شیعہ کا کہ محافظت لوح محفوظ مین مراد ہے تو سخت بوالعجبی ہے کیونکہ شاید تورات اور انجیل کی تحریف لوح محفوظ مین پہلے ہوئی ہو گی جو حق تعالی اس کتاب مبین مین اسکے عدم

وقوع کا ذمہ کش ہوتا ہی شاید شیعہ کے نزدیک کچھ تصرف اہل کتاب کا لوح محفوظ تک پوہنچ سکتا ہوگا
معاذ اللہ تو خدائے عالم کیا ہوا عاجز ترین مخلوقات ٹھیرا اگر اس تقریر دا ہی پر یہ استعجاب اہل
سُنت کو ہے شیعہ اہل عدل پر کہ حق تعالی کے ذمہ پر لطف کو واجب کرتے ہین تو یہ بات
لازم ہی ہے خیر اس مسئلہ کو ہم نہین چھیڑتے علما شیعہ خود عاقل ہین تو سمجھ لیوین گے الغرض اس آیۃ
قرآن شریف نے سب مہاجرین و انصار کا جنتی ہونا اور صحابی بمعنی خاص ہونا اور ایمان پر انتقال
کرنا بین ہے ہان اگر شیعہ یہان بہی تقیہ پر حمل کرین تو اُن سے بعید نہین کیونکہ جیسا صحابہ سے جناب
ائمہ کہ علم ماکان و یاکون بہی رکہتے تہے اور قادر اپنی موت و حیات پر تھے کسی کو ان کے ہلاک
پر قدرت بہی نہین تہی اور اپنے اعدا کے ہلاک پر انکو دست رس بہی تہی پہر ساری عمر بخوف اعدا ظاہر
مین اعدا کے ساتھ رہے اور اُن سے کچھ اپنا جان و مال و آبرو و ایمان و اسلام نہ محفوظ ہو سکا
تو حق تعالی ہی باوصف صفات کمال اگر ایسے زبردستون سے ڈرے اور انکی خوشامد کرے تو ہو سکتا ہے
بلکہ حق تعالی سے سوا اسکے کچہ بن ہی نہین پڑتی معاذ اللہ استغفر اللہ دوسری آیہ لَقَدْ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ - البتہ راضی ہوا اللہ
مومنین سے جب بیعت کی انہون نے تحت شجرہ پس جانا جو کچھ ان کے دل مین تہا پس اتاری سکینہ
اور رحمت اُن پر - اب شیعہ آنکھ کہولکر دیکھین کہ تحت شجرہ بیعت کرنے والے مہاجرین اور انصار تھے
یا کوئی اور لوگ تھے اور آخر سورۃ تک دیکھو کہ کیا کیا وعدہ مغفرت اور نصرت کے اور صفات انکی
کمالات کے مذکور ہین اگر خوف طوالت نہوتا تو نقل کرتا مگر مومن کو ایک آیہ کا حوالہ بس ہے
اور بد دین کو سارا قرآن بہی سُنانا عبث ہی اور حضرت امیر سے نہج البلاغت مین مذکور ہی - لَقَدْ
رَاَیْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا اَرٰی اَحَدًا مِّنْکُمْ یُشْبِھُھُمْ لَقَدْ کَانُوْا یُصْبِحُوْنَ شُعْثًا غُبْرًا بَاتُوْا سُجَّدًا وَّ
قِیَامًا یُرَاوِحُوْنَ بَیْنَ جِبَاھِھِمْ وَ خُدُوْدِھِمْ وَیَقِفُوْنَ عَلٰی مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِکْرِ مَعَادِھِمْ کَاَنَّ بَیْنَ اَعْیُنِھِمْ رُکَبَ الْمِعْزٰی مِنْ
طُوْلِ سُجُوْدِھِمْ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ ھَمَلَتْ اَعْیُنُھُمْ حَتّٰی تَبُلَّ جُیُوْبَھُمْ وَمَادُوْا کَمَا یَمِیْدُ الشَّجَرُ یَوْمَ الرِّیْحِ الْعَاصِفِ
خَوْفًا مِّنَ الْعِقَابِ وَرَجَاءً لِّلثَّوَابِ ، البتہ دیکھا مین نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہین
دیکھتا تم مین کسی کو کہ مشابہ انکی ہو البتہ وہ تھے صبح کرتے پراگندہ غبار آلودہ رات گزارے ہوئے
سجدہ و قیام مین نوبت بنوبت راحت پاتے تھے پیشانی و قدمون مین ٹھیرتے تہے گویا چنگاری

آگ پر ذکر آخرت سے اور گھٹے تھے مثل گھٹنون کے نشان کے انکی آنکھون کے وسط مین جب ذکر خدا
ہوتا تہا بہتی تہین آنکھین انکی یہانتک کہ تر ہوجاتے تھے چہرے اُن کے ہلتے تھے مثل درخت کے تیز
ہوا کے دن مین خوف عقاب اور توقع ثواب مین اور فرماتے ہین۔ لقد کنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نقتل آباءنا وابناءنا واخواننا واعمامنا وما تزیدنا ذلک الا ایمانا وتسلیما فلما رای اللہ
صدقنا انزل بعدونا الکبت وانزل علینا النصر حتی استقر الاسلام۔ البتہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ قتل کئے جاتے تہے باپ اور بیٹے اور بھائی اور ماموں اور چچا ہمارے اور نہین
بڑہتا تھا اس سے ہمارا مگر ایمان و انقیاد سو جب دیکھا اللہ نے صدق ہمارا اتارا ہمارے دشمنون
پر خواری کو اور ہم پر مدد کو حتی کہ مستقر ہوگیا اسلام۔ سبحان اللہ یہ حال دیکھو مہاجرین و انصار
کا تہا یا آپ کے چار پانچ نفر کا کتاب خصال مین زبانی امام صادق کی ہے۔ کان اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اثنا عشر الفا ثمانیۃ الاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء
لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا معتزلی ولا صاحب رائے وکانوا یبکون اللیل ویقولون اقبض روحنا
قبل ان ناکل خبز الخمیر۔ تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ ہزار آٹھ ہزار مدینے کے
اور دو ہزار غیر مدینہ کے اور دو ہزار جو اسیر چھوڑ دیئے گئے تھے نہین تہا ان میں کوئی قدریے
اور مرجی اور معتزلی اور صاحب رائے رات بھر روتے تھے اور کہتے تھے الٰہی قبض کرلے ہماری
روح پہلے اس آٹے کی روٹی کہانے سے۔ اس روایت سے محقق ہوگیا کہ حضرت امیر سب صحابہ
کی تعریف مین فرماتے تہے جو اوپر نقل کیا گیا اور صاحب الفصول امامیہ روایت کرتا ہے
عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان اما تخبرونی
انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم و اموالہم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا وینصرون اللہ
ورسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوء و الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم قالوا لا قال
اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین الفریقین وانا اشہد انکم لستم من قال اللہ والذین جاؤ من بعدہم
یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم
امام ابو جعفر محمد باقر سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اس قوم کو کہ خوض کیا تہا انہون نے شان ابی بکر اور عمر
اور عثمان مین کیا خبر نہین دیتے تم مجکو کہ تم مہاجرین مین سے ہو جو نکالے گئے اپنے گھرون اور مالون سے

تلاش مین تھے وہ فضل اللہ اور رضامندی اسکی کے اور مدد کرتے تھے اللہ اور رسول اسکے کی
کہا انھون نے نہین فرمایا پھر تم ان لوگون مین ہو جنھون نے ٹھکانا پکڑا دار مدینہ مین اور ایمان مین
اُن سے پہلے یعنی مہاجرین سے دوست رکہتے تھے مہاجرین کو کہا انھون نے کہ نہین فرمایا
سو تم تو بری ہوئے اُس سے کہ ہو تم ایک دو فریقین مہاجرین سے اور انصار سے اور مین گواہی
دیتا ہون کہ بیشک تم نہین ہو وہ لوگ جن کے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے والذین جاؤا الخ۔ یعنی
یہ کہ جو لوگ کہ آتے ہین بعد انکے کہتے ہوئے اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو
کہ سابق ہوئے ہم سے ایمان مین اور مت کر دلون مین ہمارے کینہ مومنین کا اے رب ہمارے
البتہ تو غفور رحیم ہے اس حدیث سے صحت ایمان مہاجرین و انصار و خوبی ابوبکر اور برائی کینہ
داران اُن کے کی ہر خاص و عام کو ہو گئی اب عترت کے اقوال سے بھی عدالت اور قبولیت سب
مہاجرین و انصار کی عند اللہ و عند الائمہ ظاہر و باہر ہو گئی اور اقوال دیگر ائمہ بخوف اطناب ترک کرتا
ہون۔ جناب سائل اور انکے ہم مشرب آنکھ کھولکر ملاحظہ فرماوین اور عذر تقیہ زبان پر نہ لاوین کہ اول
ہی اس عذر کو قطع کر چکا ہون سو اہل سنت کو یہ حجت شیعہ پر کافی ہے اور سائل جو ترجمہ حدیث کا بحوالہ
شیخ عبد الحق و اخطب خوارزم نقل کرتا ہے یہ اخطب تو زیدی غالی کذاب ہے اسکے قول سے اہل سنت
پر حجت لانی محل عجب ہے آپ نے اپنی ہی کتب سے کیون نہ نقل کر دیا جو جی چاہے تھا اور دعوے
الزام دہی کا کتب اہل سنت سے کیون کرتے ہو دیکھو ہم بجز قرآن شریف اور روایات آپکی کتب
کی ہرگز سند نہ دین گے اور شیخ کا جو نام لکھا ہے تو آپ نے یہ نہ لکھا کہ شیخ نے کس کتاب مین یہ
حدیث نقل کی ہے تا آپ کا صدق و کذب معلوم ہوتا کتب اہل سنت مین باین الفاظ کوئی حدیث
نہین مگر مکائد شیعہ مین ہے کہ یا عبارت کو تحریف کرتے ہین یا معنی کچھ اور رکھتے ہین ہماری کتب مین
تو حدیث یون ہے لایحبُّ علیًا منافقٌ ولایبغضہ مومنٌ۔ نہین دوست رکھتا علی کو منافق اور
نہین بغض کرتا علی سے مومن یا اُسکے معنون ہین مثل اسکے سو بحمد اللہ اصحاب رسول اللہ اور سب اہل
سنت محبت علی سے سینہ پُر رکھتے ہین چنانچہ کتب اہل سنت فضائل و محامد علی سے پُر ہین
کسی پر مخفی نہین البتہ ایسی محبت کہ یا خدا سے زیادہ بنا دیوین یا نامردگی و صغیری مین بکار کر دیوین
اہل سنت نہین رکھتے یا باین شور اشوری یا باین بے نمکی یہ حال روایت شیعہ کا ہے کہ بیان

مظلومیت مین اسقدر گھٹادین کہ معاذ اللہ اور بیان فضائل مین اتنا بڑہادین کہ استغفر اللہ سو روایات اپنی کتب کو
دیکھو تو تمہارا صدق آپ پر روشن ہوجائے ؎ ہرگز نہوئے مغز سخن سے آگاہ ہٗ لاحول ولا
قوۃ الا باللہ۔ اور اگر بالفرض باین معنی ہی حدیث ثابت ہوجائے تو پھر لفظ اصحاب اس مین کہان
ہے کہ آپ کو محل طعن ہوگیا سب لوگ بس صحابہ مین ہی منحصر ہوگئے ہین سبحان اللہ آپ کے بغض
قلبی نے دیدۂ بصیرت کو عجب روشنی دی ہے کہ حضرت تو بعض لوگون کے حال سے مطلع فرماوین
آپ اسکو خلاف ثقلین زبردستی صحابہ پر حمل کرین حق ہے کہ یہ اشارہ نواصب کی طرف تہا صریحًا اور
روافض کی طرف اشارۃً وکنایۃً کہ وہ ظاہر سب وشتم اسد اللہ الغالب کو کرتے ہین اور یہ پردۂ
محبت مین داد بغض دیتے ہین چنانچہ کچھ معلوم ہوگیا اور کچھ آگے بیان ہوگا اور حدیث شیخین
جو سائل نے نقل کی ہے کہ روز حشر حوض پر سے کچھ لوگ ہانکے جاوینگے سو انکو بہی سب
مہاجرین اور انصار پر حمل کرنا کمال بلادت ہے اسواسطے کہ حدیث مین بلفظ اصیحابی کم آیا ہے
اور یہ تصغیر قلت کے واسطے اور بعض جا رجال من امتی آیا ہی اور یہ بہی عرف عرب مین قلت کے
لیے آتا ہی سو چند فرق اس قسم کے مرتد ہونگے نہ سب صحابہ معاذ اللہ اور وہ قوم بنی تمیم کے لوگ اور چند قوم
دیگر تھے کہ قریب وفات حضرت کے آکر مسلمان ہوئے پہر بعد وفات مرتد ہوگئے تھے حضرت انکو روز حشر کے
چونکہ انکو مسلمان چھوڑکر تشریف لیگئے ان کے ارتداد سے مطلع نہ تھے اُس تعارف پر انکو اصحاب کہکر تعبیر
فرماوینگے اپنے علم کے موافق نہ یہ کہ یہ لوگ اصحاب بمعنی خاص ہین جیسا کہ تمام مہاجرین و انصار ہین اور
اہل سنت ہرگز انکو اصحاب نہین کہتے ورنہ معاذ اللہ کلام ثقلین جہوٹ ہوجاوے اور یہ محال ہے مگر آپ
کیسے منصف محب ثقلین ہین کہ اس معنی کو برعکس صحابہ پر حمل کیا اور کچھ اپنی عاقبت کا اندیشہ نہ کیا الحاصل
قرآن شریف و احادیث عترت سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ عدول مقبول تھے نہ کوئی منافق تھا نہ
مرتد ہوا مگر وہی چند رجال جنکو صحابہ بہی منافق پہچانتے تھے اور جو کچھ بعض سے حرب حضرت امیر یا کچھ اور بشریت
سے تقصیر ہوئی وہ خطا اجتہادی تھی اور جو امر بخطا اجتہاد سرزد ہوتا ہی بصورت معصیت ہوتا ہی نہ خود معصیت
چنانچہ اہل عقل و علم پر واضح ہے اور اگر بالفرض گناہ ہی تہا تو وہ انجام کار اس سے تائب اور نادم ہوکر پہر درجہ
عدالت کو فائز ہوگئے کیونکہ وہ کچھ معصوم گناہ سے نہین تھے سو اب صحابہ کا برا جانتے والا ملت
اسلام سے خارج ہوا اور قرآن کا منکر اور جو کل کو اچھا جانے تو متبع ثقلین ہے داخل ملت پیغمبر بس دیکھو کہ

اہل سنت نے خوب تمیز کی کہ جسکو ثقلین نے اچھا کہا اچھا جانا اور برے کو برا اور اب بھی جو صدق محبت اہل بیت و عترت سے رکھتے ہین وہ اچھے ہین جیسا اہل سنت اور مکذب ثقلین ہین اور بڑے وہ محبت مین تنقیص و توہین شان عترت کرتے ہین وہ برے اہل شرارت اور اس دعوے پر ہم احادیث ثقلین کو شاہد رکھتے ہین چنانچہ ابھی نقل ہوئین اور ہم حسن ظن پر یہ عقیدہ نہین رکھتے بلکہ ثقلین کے ارشاد پر مدار کار ہے البتہ شیعہ بدظنی کو کار فرما کر مکذب ثقلین ہوتے ہین سو تعجب ہے کہ قرآن و عترت تو تعریف انکی کرے اور شیعہ اسکو نما نین پس بولو کہ یہ فعل آپ کا مخالف ثقلین ہے کہ نہین اور کفر ہے یا اسلام اب اگر شیعہ بڑون کو پوچھین تو ہم کہتے ہین کہ اصحاب مین تو کوئی برا نہین تھا جو لوگ نو مسلم اعراب مرتد ہو گئے وہ برے تھے مگر وہ اصحاب نہین تھے اور جو بعض منافق ان مین ملے ہوئے تھے جیسا عبداللہ بن اُبَیّ اور اسکے تابع اور ذوالخویصر راس الخوارج وہ برے تھے مگر وہ بھی اصحاب تھے اگر انکو شیعہ باصطلاح خود صحابہ بمعنی عام کہکر برا کہین تو ہم گلہ نہین کرتے اور یہ جو آپ بہتان طوفان افترا کرتے ہین کہ صحابہ نے اہل بیت کا گھر جلانے کا حکم دیا اور جلانے کو گیے یہ بالکل افترا و کذب اعدا اہل بیت دوست نما کا ہے اہل سنت کی ایک کتاب مین بھی اس کا کہین کچھ اثر نہین آپنے آنکھ بند کر کے بین کتاب کا ذکر لکھدیا زبان کے آگے کچھ کنوان کھائی تو ہے ہی نہین للہ وللوصی ایک کتاب کا تو نشان دیا ہوتا تا آپکا صدق کذب سب پر روشن ہوجاتا اگرچہ واقف تو اب بھی آپ کے صدق و دیانۃ کے قائل ہوگئے ہین ہان البتہ ہمارے پاس آپکی کتب معتبرہ حجت ہین کہ وہ سب عدول اور محب اہلبیت و عترت تھے چنانچہ قرآن شریف کی آیات کا حوالہ اوپر گزرا اور اگر قرآن شریف آپکے نزدیک کچھ معتبر نہین تو بہر حال نہج البلاغۃ و فصول وغیرہ آپ کی کتب تو قرآن شریف سے بھی آپ کے نزدیک زیادہ معتبر اور واجب التسلیم ہین اگر یہ لوگ بقول آپ کے دشمن اہل بیت ہوتے تو بزعم آپ کے کافر ہوتے پھر آئمہ کفار کی ایسی مدح کس طرح کر سکتے مدح کافر کی فسق ہے اور ائمہ فسق سے آپکے نزدیک معصوم ہین سو اپنے گریبان مین مونھ ڈالکر دیکھو اور اس قول خسارت مآل سے نادم ہونا چاہیئے اور معاویہ کا محاربہ حضرت امیر کے ساتھ جو ہوا تو اہل سنت اسکو کب بھلا اور جائز کہتے ہین ذرا کوئی کتاب اہل سنت کی دیکھی ہوتی اہل سنت انکو اس فعل مین خاطی کہتے ہین مگر معاویہ اس خطا کے سبب ایمان سے نہین نکل گیے جیسا تمھارا اور تمہارے اسلاف کا زعم ہے کیونکہ حقتعالی خود قرآن شریف مین فرماتا ہے

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ـ الآیہ اور اگر دو طائفہ مومنین کے آپسمین مقابلہ کرین تو ان مین صلح کرا دو تو دیکھو کہ حقتعالی باوصف مقاتلہ باہمی انکو مومنین کہکر تعبیر فرماتا ہے اور سوائے اسکے صد یا

آیات ہین جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فسق وگناہ کبیرہ سے مسلمان کافر نہین ہوتا اور حضرت امیر کا قصہ مشہور ہے
کہ معاویہ اور انکے ساتھ والون کو آپ نے لعن کرنے نہین دیا اور منع لعن سے فرمایا اگر کافر ہوتے تو کیا
وجہہ لعن سے منع کی ہوتی اور نہج البلاغت مین حضرت امیر کا قول شریف منقول ہے۔ اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام
علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج والشبہۃ والتاویل۔ صبح کی ہم نے قتال کرتے ہوئے اپنے بھائیون مسلمانون سے
بسبب اس کے داخل ہوئی اس مین کچھ کجی اور ٹیڑھا پن اور شبہ اور تاویل حضرت امیر انکو خود مسلمان بھائی فرماتے
ہین ہان البتہ اس مین بسبب شبہہ و تاویل کجی آگئی تھی اور یہ خود مین ہے کہ گناہ کرنے سے اسلام کامل نہین رہتا نہ یہ کہ
بالکل اسلام سے خارج ہو جاوے سو اس نص سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حرب معاویہ سے خطا ہوئی مگر تاویل منقول
ہے کہ حضرت معاویہ آخر عمر مین اس امارت اور اپنے کردار سے نادم ہوتے تھے سو ندامت کے بعد جو کچھ گناہ
اُن سے ہوا بالیقین معاف ہوا کہ حقتعالی تائب کے سب گناہ معاف کرتا ہے بلکہ کفر بھی توبہ سے معاف
ہو جاتا ہے اور یہ مسئلہ متفق علیہ فریقین ہے حاجت سند نہین اور عادل کے واسطے یہ ضرور نہین کہ کبھی اُس
سے کوئی تقصیر نہ ہو بلکہ اُس سے کوئی گناہ ہوا اور پھر توبہ کر لی تو پھر عادل ہو جاتا ہے اور شیعہ تو گناہ کبیرہ سے
عصمت کو بھی ساقط نہین کرتے چہ جائے عدالت روی الکلینی۔ عن ابی عبد اللہ ان یونس علیہ السلام قد اتی
ذنبا کان الموت علیہ ہلاکا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے ایسا گناہ کیا کہ موت اس پر موجب ہلاکت کا تھا پھر
جب عصمت انبیا کی ایسے گناہ سے ساقط نہین ہوتی تو بیچارہ معاویہ تو معصوم نہین تھے اور معاویہ نے تو
گناہ خطا سے کیا ہے اب شیعہ حضرت آدم کے باب مین نہ معلوم کیا حکم لگائین گے کہ انکی کتابون مین صریح
موجود ہے کہ یہ بلا آدم پر بھی حسد مرتبہ علی و فاطمہ کے سبب سے آئی تھی اور یہ عمداً تھا سو بعد توبہ آدم علیہ السلام
کا قصور معاف ہوا اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ثم اجتبٰہ ربہ فتاب علیہ وھدی۔ پھر پسند کر لیا اسکو اسکے رب نے اور رجوع
کی اُس پر اور ہدایت ایسا ہی حضرت موسی علیہ السلام نے حضرت ہارون کی ڈاڑھی پکڑی اور مارا یہ خطا سے ہی
ہوا تھا جب کہ انبیا سے ایسا کچھ سرزد ہو جاوے معاویہ وغیرہ پر کیا موجب طعن ہے وہ تو کچھ معصوم نہ تھے علاوہ
برین اگر تقصیر حرب معاویہ اور چند دیگر سے ہوئی آپ نے اپنے کمال تبحر اور ہمہ دانی سے سارے مہاجرین
اور انصار کہ بقول امام جعفر بارہ ہزار تھے ایک درجہ مین کر دیا بڑے افسوس اور حیرت کی جا ہے کہ صحابہ باوصف
مدح ثقلین کے کافر ہون اور شیعہ باوجود مخالفت ثقلین و گستاخی اہل بیت کے مومن مخلص رہین۔
بڑی شرم کی بات ہے اگر آپ کو ہوش ہو واللہ الہادی ۔۔

جواب سوال دوم روز سقیفۂ انصار اسیات پر مجتمع ہوئے تھے کہ ایک امیر انصار مین ہو ایک امیر مہاجرین مین اور حدیث الائمۃ من قریش کا اُن کو کچہ خیال نہین رہا تہا کیونکہ وہ معصوم نہین تھے کہ نسیان و سہو اُن پر نہو سکے اور فی الحقیقت سہو سے تو معصوم بہی مامون نہین اور علم ماکان ومایکون بہی انکو نہین تہا تاکہ عیب کیا جاوے کہ یہ مسئلہ انکو معلوم کیون نہ تہا اگر معلوم ہی نہو توبھی کچہ حرج نہین جب شیخین وہان تشریف لیگئے اور اس حدیث کو پیش کیا اُس سے ان کا وہ ارادہ فسخ ہوگیا اور سبنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتہ پر بیعت کر لی اور یہ مسئلہ کہ امامت سوائے قریش کے روا نہین ہے قرآن مین کہین صراحۃً مذکور نہین نہ کسی مفسر نے اسکا دعوے کیا ہان مفسرین نے شان نزول آیات میں کہا ہے کہ یہ آیہ فلان حضرت کے فضل مین نازل ہے یہ فلان حضرت کے اور ترتیب خلافۃ کو اشارات سے نکالتے ہین کہ قرآن شریف مین سب کچہ صراحۃً کنایۃً مذکور ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ خود حق تعالی ہی فرماتا ہے اب سنو کہ یہ آپ کا اعتراض یاد ہوائی گولہ نہین معلوم کونسی وجہ سے ہے اور وقت اعتراض آپ کا ذہن عالی کس طرف کو صعود کیے ہوئے تہا کیونکہ فضائل کی آیات کا پیش کرنا جب ضرور ہوتا کہ کسی کو فضل ابوبکر مین تکرار اور عذر ہوتا انکی افضلیت کے سب مقر تہے اور انصار کا مذہب شیعہ کا سا نہ تہا کہ امام سب سے افضل ہونا چاہیئے اور نہ ترتیب خلافۃ کا وہان ذکر تہا پہر وہان آیات فضائل کا سنانا کیا ضرور تہا کہ نہ سنانے مین آپ کا اعتراض وارد ہوتا وہان فقط مقصود اتنا تہا کہ انصار میں امیر نہین ہوسکتا سو یہ مطلب فقط حدیث کے ہی سنانے سے حاصل ہوگیا اگر بالفرض اس باب مین آیہ صریح بہی ہوتی تو کچہ ضرور ہے کہ آدمی اپنے استدلال مین سارے ہی دلائل پیش کرے جو ایک دلیل سے کام نکلے اور دلیل لانا کیا ضرور ہے اور در صورتیکہ حدیث صحابی کے نزدیک مثل قرآن قطعی ہے تو قطعیۃ حدیث و قرآن مین کچہ تفاوت نہین اثبات مقصود میں وہ دونون یکسان ہین تو پہر آیات پیش کرنے مین یہ کچہ فضول ایک عجب بوالفضولی ہے انصار شیعہ نہین تہے کہ تعدد آیات قرآنی اور نصوص آئمہ سُن کر بہی یہان نہین لاتے اور آیات و حدیث عترت کو پس پشت ڈالتے ہین وہ اہل صدق و ایمان تہے ایک ہی حدیث سنکر تسلیم کرلیا اب اسقدر جواب آپکی فہم کی خوبی اور ہباءً منثوراً ہو جاتا آپ کے اس کلام واہی کا تو ظاہر ہوگیا اور آپکی ہزلیات کا جواب پہکر بازی ہے اہل انصاف کے نزدیک وہ خود آپ کے موہنہ پر منقلب ہوگئی ہمکو کاغذ سیاہ کرنا مثل آپ کے اعمال نامہ کے کیا ضرورت ہے ہان اگر قابلیت خلیفہ اول کی اور حقیت امامت جناب انکی کی آپ کو

در کار ہے تو یہ روایات کحل البصر کور فہم موجود ہین مطالعہ فرمائیے کہ نہج البلاغۃ آپکی کتاب معتبر مین لکہا ہے کہ حضرت امیرؑ نے نامہ معاویہ کو لکہا تہا اسمین یہ عبارت ہے اما بعد فان بیعتی لزمتک یا معاویۃ وانت بالشام لانہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علیٰ ما بایعوہم فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوریٰ للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علیٰ رجل وسموہ اماما کان للہ رضیٰ - اما بعد پس البتہ میری بیعت تجکو لازم ہوئی اے معاویہ درحالیکہ تو شام مین تہا کیونکہ مجہسے بیعت کی ان لوگون نے جنہون نے بیعت کی تہی ابوبکر و عمر و عثمان سے جس شرط پر اُن سے بیعت کی تہی پس نہین ہے حاضر کو کچہ اختیار اور نہ غائب کو محل رد اور پس مشورہ معتبر مہاجرین و انصار کا ہی ہے پس اگر وہ جمع ہو کر ایک شخص کو امام مقرر کر دین ہوتا ہے وہ شخص اللہ کے نزدیک ہی مرضی و پسندیدہ سبحان اللہ اس نص حضرت امیر نے خلفاء ثلثہ کی امامت کو صاف صاف حق بتایا اور منکرین کو زبون فرمایا اور مہذا سب مہاجرین و انصار کی تعدیل فرمائی یہ مسئلہ بھی حل فرما دیا کہ امامت بالشوریٰ ہوتی ہے نہ منصوص من اللہ تعالیٰ جیسا شیعہ گمان کئے بیٹہے ہین اور یہان مولف نہج البلاغۃ کو حذف اسامی خلفا میں کوئی صورت مفر نہین ملی بناچاری نام لکہدیا ہے ورنہ انکی دیانت سے بعید تہا کہ تصریح اسماء مبارکہ ان حضرات کی کرین دوسری جا نہج البلاغۃ مین ہے للہ بلاد ابی بکر فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ - واسطے اللہ کے ہے بلاد ابی بکر کا البتہ اس نے سیدہا کیا کجیون کو اور علاج کیا بیماری کا اور قائم کیا سُنت کو اور پیچہے ڈالا بدعت کو یہان مولف نے بجائے لفظ ابی بکر کے لفظ فلان کا کہا تھا اور بسبب تعصب مذہبی کے تصریح نام حضرت ابوبکر کی نہ کی تہی مگر شراح نے اسکی تحریف کو ظاہر کر دیا کہ مراد ابوبکر ہین اب یہ دونون شاہد عدل لیاقت ابوبکر کو اور حقیت امامت حضرت ممدوح کو کیسا صاف صاف بیان کرتے ہین کہ ہرگز اہل ایمان کو اس مین محل تردد نہین ہو سکتا اور ہم سب سے درگزرے خود حضرت امیر کا بیعت کرنا کتنی حجت واضحہ ہے کیونکہ اگر خلافۃ انکی حق نہوتی تو حضرت امیر معصوم عالم ماکان ومایکون اشجع الاشجعین ہرگز بیعت نکرتے دیکہو چہ مہینے تک جو آپکو کچہ تردد بیعت سے رہا تو ہرگز بیعت نکی اور کسی سے ہراسان نہوئے اور تقیہ واہیہ محرمہ کو کار نفرمایا اگر ایسا آپ تقیہ کرنیوالے ہوتے تو اول کیا وجہ انکار بیعت تہی اور اگر لیاقت خلیفہ اول مین نہ ہوتی تو چہ مہینے کے بعد لیاقت کہان سے آگئی اور معاذ اللہ شیخین اگر زبردستی بیعت لیتے ہوتے تو اول ہی روز کی سے کون مانع تہا اس جا محبت عترت کی مدعیین نے تراشا ہے کہ آپ کے گلے مین رسی باندہکر لائے اور

بعیت کرایا حضرت نے مجبور مقہور ہو کر اپنی جان بچانے کو بعیت کر لی سبحان اللہ یہ حسین عقیدت شیعہ کا ہے
کہ ایسی بہادر کو نامرد بتاتے ہین اور آپ کو معلوم تہا کہ میری شہادت ابن ملجم کے ہاتھ سے ہے ابوبکر و عمر وغیرہما
ہر گز میرے قتل پر قادر نہین ہوسکتے اور پہر بھی تحریر لوح محفوظ کو غلط سمجہا اور بخوف جان کافرون کے ہاتھ
پر بعیت کر کے ساری عمر گزار دی اور اپنی دختر عمر کو بیاہ دی جیسا علامہ سوشتری وغیرہ لکھتے ہین تو
نزدیک شیعہ کے علی شیر خدا نہایت جبان و بے غیرت تھے اور دیکھو کہ امام معصوم کی بیٹی کا نکاح کافر
سے کیا ہوتا ہے معاذ اللہ کلثومؓ اور علی اور حسنین کیا ٹھہرتے ہین اور ابوبکر کے وقت مین جو سبایا قبیلہ حنیفہ کے
پکڑے آئے ایک لونڈی حضرت امیر کو ملی آپ نے اسکو تصرف مین کہا کہ محمد اس سے پیدا ہوئے تو جب
امام حق نہین تہا جہاد صحیح نہین تہا غنیمت حرام تھی پس حضرت علی نے معاذ اللہ زنا کیا اب کہانتک
مفاسد اس عقیدہ باطل کے لکھون خلاصہ یہ ہے کہ موافق رائے شیعہ علی مین معاذ اللہ سارے جہان کے
عیوب موجود ہوتے ہین ہان یہ شبہہ ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے جانا ہوگا کہ اگرچہ تقدیر خداوندی مین قتل میرا
ابن ملجم کے ہاتھ سے لکھا ہے مگر شیخین بسبب غلبہ قوت کے اگر تقدیر کو پلٹ دین تو کیا کرونگا آخر ان لوگون نے
لطف خداوندی کو جو در باب امامت ذمہ حقتعالی کے واجب تہا نہین چلنے دیا اور قرآن بھی تحریف
کر دیا اور ذمہ خداوندی کچھ کارگر نہوا یہان بھی انکا کیا ہوجاویگا خدا تعالی کا لکھا نہ چلے گا استغفر اللہ استغفر اللہ
حق یہ ہے کہ چھ مہینے تک آپ نے بسبب اپنی شجاعت کے بعیت نکی اور مخالفت سے تمام مہاجرین و انصار کے
کچھ گھبراہٹ نکی اور یہ توقف محض شکر رنجی بشریت کے باعث تہا کہ ہم سے اسباب مین مشورہ کیا کہ ہم اہل
مشورہ مین تھے بعد چھ مہینے کے وہ رنج دفع ہوگیا اور خود بلا اکراہ مجمع عام مین اقرار فضائل ابی بکر فرمایا اور
بعیت کر لی اور حضرت ابوبکر نے عذر کیا کہ وہ وقت ایسا تنگ تہا کہ فرصت مشورہ کی نہتی اور توقف کا
محل تہا حضرت امیرؓ نے بھی اس عذر کو پسند و قبول کر لیا لیکن شیعہ کو یہان میدان تنگ ہے کہ نہ مقتضائے بشریت
کو معصوم پر لگا سکتے ہین اگرچہ انبیاء معصوم میں سے حسد اور گناہ کبیرہ اور غصب اور زنا کردہ گناہ پر فضیحت کرنا بری
عن الخطار کو جائز ہو جیسا حضرت آدم و یونس و موسی علیہم السلام کے وقائع مین معلوم ہوا مگر امام معصوم پر کیونکر
ایسی بات لگا سکین اور نہ جواز بعیت کا اقرار کرسکتی ہین کہ پھر بنار مذہب شیعہ منقطع ہوجاویگی اور نہ تقیہ کو مان
سکتے ہین کہ اسمین حضرت امیرؓ کے اوپر مفاسد بیشمار متوجہ ہوتے ہین مگر نقل مشہور من ابتلی ببلیتین اختار اہونہما
بناچاری تقیہ کو مانا کہ گو علیؓ پر معاذ اللہ سب کچھ ثابت ہوجاویگا مگر شیعین اور صحابہ کی برائی اور ظلم تو ثابت

مقصود ۶۲۹

ہو جاویگا واہ واسبحان اللہ دوستی بے خرد خود دشمنی ست سو اس جواب مین شیعہ تامل کرین اور اپنی ہٹ دہرمی سے باز آدین واللہ الہادے۔

جواب سوال سوم بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہؓ نے اپنا میراث کا ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے کہ فدک وغیرہ تہا حضرت ابوبکر سے طلب کیا حضرت ابوبکر نے حدیث نحن معاشر الانبیاء لانورث ما ترکناہ صدقۃ پڑہکر سنائی ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کے کسی کو وارث نہین کرتے جو کچہ ہم چھوڑ مرتے ہین وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ ترکہ حضرت کا فی الحقیقت ملک حضرت کی نہین تہا اب مین اس ترکہ مین جس طرح حضرت تصرف فرماتے تھے اسی طرح خرچ کرون گا اور واللہ قرابت رسول مجکو اپنی قرابت سے مقدم و عزیز تر ہے حضرت فاطمہ اسبات کو سنکر ساکت ہوگئین اور پھر اسبات میں نہین بولین یہ حقیقت تہی اس واقعہ کی اسمین شیعہ بمقتضائے اپنی جبلت کے طعن کرتے ہین کہ ابوبکر نے فاطمہ پر ظلم کیا کہ حق انکا جو شرع سے انکو ملتا تھا وہ غصب کرلیا اور ایک حدیث اپنی طرف سے بناکر حکم حق تعالی کو منسوخ کردیا حق تعالی قرآن شریف مین دختر کو وارث کرتا ہے اول تو یہ خبر موضوع ہے اور اگر مسلمنا خبر واحد ہے ناسخ قرآن شریف کی نہین ہوسکتی جواب اس کا بہت بسط کیساتھ ہمارے علماء نے لکھا ہے خصوصًا مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالی نے اپنے رسالہ ہدیۃ الشیعہ مین کہ اردو زبان مین ہے بہت عمدہ تحقیق فرمائی ہے مختصر یہ ہے کہ فدک وغیرہ جائداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین تھی بلکہ وہ بیت المال تہا حضرت بقدر حاجت اسمین سے لیکر اپنے صرف میں لاتے تھے اور آیہ سورۂ حشر مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ کَیْ لَایَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ ترجمہ: جو کچہ کہ فی کیا اللہ نے اپنے رسول پر سو وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت والون کا اور یتیمون کا اور مسافرون اور مسکینون کا تاکہ نہو جاے برتاؤ دولتمندون کا۔ دلیل ہے اس پر کیونکہ جو کچہ حق تعالی نے اسمین بیان کیا مصرف بیان کیا ہے کہ اس کے مستحق یہ لوگ ہین اگر ملک ان لوگون کی ہوتی تو حضرت ان پر تقسیم زمین کو کردیتے اور آپ نے نہین کی تو حضرت بھی مثل ابوبکر غاصب حقوق مسلمین ہوجاوین معاذاللہ اور بھی مستحق بے نہایت ہین انکا حصہ مشخص ہونا محال سو بہر حال یہ معنی استحقاق دفع ہے کہ اس کا حصول بیت المال مین ہے دوران مستحقون پر صرف کیا جاوے جیسا دستور بیت المال کا ہے سو جب ملک ہے تاکی ان اشیا مین تہی پہر میراث کیونکر جاری ہو اس تحقیق مین طول بہت ہے مگر مختصر افہم عوام کیلیے لکہا گیا اور اگر تسلیم کیا جاوے کہ ملک ہی حضرت کی تہی در بخاطر شیعہ اپنا مسئلہ نہ چھوڑو تو بہی سنو

کہ آیۂ یوصیکم اللہ الخ جس مین مسائل میراث مذکور ہین حقتعالیٰ نے بزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کو خطاب کیا ہی اس مین ذات پاک حضرت کی داخل نہین دیکھو کہ اول شروع سورہ سے حق تعالیٰ نے ایسے ہی احکام ارشاد کیے ہین جو خاص امت کے حق مین ہین اور حضرت رسالتآب کو اسمین داخل نہین فرما کہ دو یتیمون کو اُن کی مال اور مت لو بھلا انکا اپنے برُے کے بدلے اور مت کہا جاؤ مال اُن کا اپنے مال مین ملا کر اور اگر خوف ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تم یتیمون کے حق میں تو اور عورتین نکاح میں لاؤ دو سے چار تک اور سوا اسکے سب احکام کو دیکھو پہر منع کرنا یتیمون کا مال کہانے سے اور چار سے زیادہ نکاح کرنے اور دیگر سب امور حضرت رسالتآب کے حق میں صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت کو چار سے زیادہ بھی نکاح درست تھے۔ ایسا ہی حکم وصیت میراث ہی کہ آپ کے حق مین یہ حکم نہین باین وجہ کہ آپکی کچہ ملک ہی نہی جسکو ہم نے بخاطر شیعہ تسلیم کر کے چھوڑ دیا یا باین وجہ کہ آپ اپنی قبر شریف مین زندہ ہین و بنی اللہ حی یرزق اس مضمون حیات کو بھی مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ آب حیوۃ میں بالامزید علیہ ثابت کیا ہی اور کچہ نہ سہی مگر یہ حدیث نحن معاشر الانبیا بہت صحابہ سے منقول ہی اور خود حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ سُنی تھی اور جو حدیث رسول کی زبان سے سُنی جاوے سُننے والے کے حق میں مثل قرآن قطعیہ میں ہوتی ہی جب ابوبکر نے خود سُنا اُنکے نزدیک یہ حدیث مثل قرآن تھی اس حدیث سے قرآن شریف کی آیۃ کو تخصیص کرنا ضرور ہی اس میں شیعہ کو بہی اپنے اصول کے موافق بجز تسلیم چارہ نہین اور ہم لوگ امتی اول تو اس حدیث کو مشہور کہتے ہین اور بہت سے راوی اسکے طبقہ اولیٰ مین موجود ہین از انجملہ علی بھی ہین چنانچہ کتب اہل سنت میں موجود ہے اور پھر دوسرے طبقات میں بھی بہت بہت راوی ہین تو حدیث ہمارے حق مین مشہور ہوئی سکو بہی تخصیص آیۃ اس خبر سے روا ہے اور اگر مانا خبر واحد ہی ہی تو ہم کب کہتے ہین کہ آیۂ عام مطلق ہی بلکہ مخصوص ہے کہ قطعیات وراثت کافر کی اور غلام کی اور مباین دار کی اور قاتل کی اس عام سے تخصیص ہو چکی ہی پہر مخصوص البعض کی تخصیص خبر واحد سے روا ہی ہم نے مانا کہ مخصوص بھی نہین مگر مجمل ہی حضرت رسالتآب کا اس حکم میں داخل ہونا مشتبہ ہوا بسبب احکام مخصوصہ سابق سے اس خبر سے بیان ہو گیا کہ آپ داخل اس حکم میں نہین اور بیان مجمل خبر واحد سے باتفاق روا ہے باقی شیعہ کا اس خبر کو موضوع بتانا سو کمال سفاہت سے ہے کیونکہ خود آپکی معتبر کتاب کافی کلینی میں امام جعفر صادق فرماتے ہین۔ اِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَ ذٰلِکَ

اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْہَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِہِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْہَا فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ یعنی تحقیق علماء وارث انبیاء کے ہین اور یہ اسواسطے کہ انبیاء نے وارث نہین کیا کسی کو درم دینار کا اور جز این نیست کہ وارث کیا انھون نے احادیث کا اپنی حدیثون سے سو جس نے لیا کچھ اُس سے البتہ لیا اُس نے بہت حصہ کامل سبحان اللہ امام جعفر اول انکار کرتے ہین کہ انبیاء درم کا وارث ہی نہین کرتے جب درم دینار کا وارث نہین کرتے زمین کا وارث کیونکر کرسکین گے اور پھر حصر کردیا کہ انکی توریث فقط علم کی ہے پھر جب توریث انبیاء علم مین منحصر ہوگئی تو زمین جائداد کیونکر میراث مین آگئی اور جہان کہین انبیاء کے بیان مین لفظ وراثت کا آیا ہی وہان علم ہی مراد ہے خواہ قرآن مین خواہ حدیث مین سو اب دیکھو کہ اس حدیث کلینی مین اور حدیث اہل سنت مین کچھ تفاوت معانی کا نہین محض لفظ مختلف ہین سو شیعہ نے بعض اصحاب مین اپنی حدیث صحیح کو پس پشت ڈالدیا اعتراض تو کیا مگر اپنے گھر کی خبر نہین لی اور قول آئمہ کا شیعہ کے نزدیک قرآن شریف زیادہ معتبر ہے سو انصاف درکار ہے کہ اس جواب مین ابوبکر کی کیا تقصیر تھی اور قرآن کے خلاف ابوبکر نے کب کیا ہے تاکہ وہ محل طعن ہون اگر شیعہ کہین کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ مسئلہ عدم جریان میراث ترکہ رسول اللہ مین کیون نہ معلوم ہوا تو ہم کہتے ہین کہ اہل سنت کے نزدیک تو کچھ حرج نہین جو بعضے مسئلے نہ معلوم ہون مگر شیعہ کے نزدیک بہی ثابت ہی کہ حضرت علی سے بعضے مسئلے پوچھے گئے فرمایا مین نہین جانتا سو جب علی عالم ماکان و یکون کو بعضے مسائل معلوم نہ تھے تو حضرت فاطمہؓ کو نہ معلوم ہو تو کیا حرج ہے اور نہج البلاغۃ مین ہے کہ حضرت امیر فرمایا کرتے تھے کہ۔ لَا تَکُفُّوْا عَنْ مَقَالَۃٍ بِحَقٍّ اَوْ مَشْوَرَۃٍ بِعَدْلٍ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِفَوْقِ اَنْ اُخْطِیَ وَلَا اٰمَنُ ذٰلِکَ مِنْ فِعْلِیْ۔ سو جب خود حضرت امیر خطا سے مامون نہین حضرت فاطمہؓ سے بھی اگر خطا طلب فدک مین ہوگئی تو کیا تعجب ہوگیا بہرحال اس قصہ مین شیعون نے اپنی سو عقیدت کی ترویج کیلیے اکاذیب اختراع کیے ہین اور انکے مکائد مین داخل ہے کہ جو کتاب غیر مشہور اہل سنت کی دیکھتے ہین اسکی طرف اپنی موضوع روایت نسبت کردیتے ہین تاکہ اہل سنت کو تردد پیدا ہوجائے تو سائل بھی اس سوال مین اُس اپنے بزرگون کے طریقہ اتباع مین فرماتے ہین کہ صاحب جامع الاصول نے خطبہ حضرت فاطمہ نقل کیا معاذ اللہ یہ قصہ واہی تباہی صاحب جامع الاصول کی طرف لگانا نہایت شوخ چشمی ہے کیونکہ نہایہ ابن اثیر وغیرہ کتب لغت حدیث میں التزام فقط تصحیح الفاظ حدیث اور شرح معنی اور مراد حدیث کا ہی خواہ وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف

وموضوع اور ہرگز التزام تنقید و تعدیل روایات کا نہین لہذا الفاظ روایات موضوع و مفتری کی بھی لکہدیتے
ہین اور تصریح وضعیۃ حدیث نہین کرتے کہ اُنکو اس سے بحث نہین کہ یہ دوسرا فن ہی اور اُسکی دیگر
کتب ہین مثلاً زر غبا تزدد حبًا موضوع حدیث ہی اور غب کے مادہ مین مذکور اور کچھ تعرض و بحث
وضعیۃ اس حدیث سے نہین کیا ایسا ہی اور بہت لغات مین واقع ہے اگر فہم و عقل ہو تو آدمی
سمجھ سکتا ہے علی ہذا لغت لمہ کو اور اسکے معانی اور محل کو بیان کیا اور تعرض بطلان روایت کا
نہین کیا تو پھر اس سے تصحیح روایت مولف کے ذمہ لگانی کسقدر حماقت ہی البتہ اگر تعدیل اس روا
کا کہین آپ نشان دیتے تو مُنہ سامنے کرکے بولنا تھا ورنہ فقط لفظ کے نقل کرنیسے توثیق ہوجانی
محض خیال خام جہلا ہی اہل علم تو ایسی بات نہین کہہ سکتے اب ہمکو اندیشہ ہی کہ علماء شیعہ نے جو کتب لغت
یا تفسیرون مین معانی لفظ خمر و زنا و ربوا کے مثلاً لکھی ہی۔ اور فقرہ وہو حرام کا نہین لکھا تو آپ جیسے صاحب
حوصلہ ذی شعور بیشک ان اشیاء کو حلال سمجھ گئے ہونگے کیونکہ دوسری روایات و کتب کی تحریم
کا تو آپ کے نزدیک کچھ اعتبار نہین معاذ اللہ ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو میروی بترکستان
او شیخ ابن الحدید معتزلی نے اگر کچھ نقل کیا تو سگ زرد برادر شغال ہم پر کیا حجت ہی جوہری نے کوئی
لفظ نقل کرکے حوالہ دیدیا ہوگا کہ فلان عبارت مین لفظ این معنی آیا ہے غرض اہل لغت اگر کوئی نقل
کردے تو تصدیق اور صحت اسکی ہوجانی آپ کا ہی فہم ہے شرح ملا مین شارح نے بیچ مسئلہ جواز دخول ما مصدریۃ
کے جملہ اسمیہ پر رضی سے نہج البلاغۃ کا یہ فقرہ نقل کیا ہی۔ بقوا فی الدنیا ما الدنیا باقیۃ۔ تو بس یہ معنی ہوئے
کہ مولوی جامی نہج البلاغۃ کو تصدیق کرکے مومن ہوگئے الغرض یہ قصہ حضرت زہرا کا بنی نساء ہاشم
کو جمع کرنا اور خطبہ ہجو خلیفہ کا پڑہنا اور خلیفہ اول کا خطبہ درباب مذمت حضرت امیر پڑہنا محض افترا
ہے اہل سنت کی کسی کتاب مین اسکی کچھ اصل و بیخ و نشان نہین الامان یہ شیعون کا کیسا آنکہ بند
کرکے طوفان بکنا ہے کہ نہ خدا سے شرماوین اور نہ رسول و اہل بیت و عترت سے کچھ باک کرین
اُنکی اہانت پر کس طرح جرائت کرتے ہین اور کیونکر خلاف انکے اقوال کے اعتقاد کرلیتے ہین اور مکذب
انکے بنتے ہین اہل سنت کی کتابون میں دیکھو کہ مدائح شیخین کی بزبان امیر المومنین علی رض موجود ہین
اور مدائح حضرت امیر کی شیخین کی زبان سے مسطور اور ایسا ہی مدائح اور مدارج حضرت فاطمہ کے پھر
اہل سنت کی طرف ایسے واہی طوفان اٹھانا کمال بیحیائی ہے اور اہل سنت کی کتابین کچھ

مخفی نہین جس کا دل چاہے مدائح حضرت امیرؑ و حضرت زہراؑ دیکھے کہ لاتعداد لکھے ہوئے ہین ہمکو حاجت تحریر انکی
کی اس رسالہ مین نہین اور اگر نقل بھی کرین تو شیعہ کب مانتے ہین اگر اہل عقل کو فہم درکار ہے کہ درصورتیکہ یہ
لوگ حضرت عترت کی ایسی محبت و معتقد ہون تو ایسی حرکت ان سے واقع ہوئی کب قرین قیاس
ہے مگر اب کتب شیعہ کی معتبرات کو دیکھو کشف الغمہ عن معرفۃ الائمہ مین ہے سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام
عن حلیۃ السیف ہل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفہ بالفضۃ فقال الراوی اتقول ہکذا فوثب
الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ
قولہ فی الدنیا والآخرۃ ترجمہ۔ پوچھے گئے امام ابو جعفر علیہ السلام حلیہ سیف سے کہ آیا جایز ہے یا نہین
فرمایا ہان جایز ہے البتہ محلی کیا ہے ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کو چاندی سے بولا راوی کیا تم بھی صدیق
کہتے ہو ابو بکر کو پس اچھل پڑے اپنی جگہ سے فرمایا ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق
ہین پس جو کوئی نہ کہے انکو صدیق تو نہ سچا کیجو حق تعالیٰ اسکے قول کو دنیا و آخرت مین سبحان اللہ اسمین
سے یہ بھی نکلا کہ جو آپ کو صدیق نہین کہتے اس پر حضرت امام باقر نے بد دعا کی ہے اور مقبول بارگاہ کی
بد دعا کا اثر اب موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے جھوٹ بولنا اور جھوٹ بولکر دھوکا دینا کس کا شعار ہے
خیر اب دیکھو تقریر طویل لاحاصل لاطائل کس پر الٹی اور شیعون پر اس آیت امام معصوم نے رونا ڈالدیا یا
نہین اب سائل کے کلمات ناشایستہ کا جواب لکھنا کیا ضرور ہے مگر ہزار حیف کہ یہ مدعین محبت و اتباع
ائمہ کے کیونکر نصوص ائمہ کو غلط سمجھ گئے کیا اس کا ہی نام محبت ہے معاذ اللہ مآل کار سنو کہ کتب شیعہ مین
کیا لکھا ہے کتب اہل سنت مین تو سب کچھ موجود ہے مگر شیعہ کب تسلیم کرین گے محجاج السالکین ہے کہ کتاب
معتبر شیعہ کی ہے لکھا ہے۔ ان ابا بکر لما رای فاطمۃ انقبضت عنہ وہجرت ولم تتکلم بعد ذلک فی امر فدک کبر
ذلک عندہ فاراد استرضاہا فاتاہا فقال لہا صدقت یا ابنۃ رسول اللہ فیما ادعیت ولکنی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہا فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل بعد ان یوتی منہا قوتکم والصانعین
بہا فقالت افعل کما کان ابی رسول اللہ یفعل فیہا فقال ذلک اللہ علی ان افعل فیہا ما کان یفعل
ابوک فقالت واللہ لتفعلن فقال واللہ لافعلن ذلک فقالت اللہم اشہد فرضیت بذلک واخذت العہد
علیہ فکان ابو بکر یعطیہم قوتہم ویقسم الباقی فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل۔ ترجمہ البتہ ابا بکر نے جب دیکھا
کہ فاطمہؓ منقبض ہوگئین ابو بکر سے اور ترک کردیا اور نہ کلام کی بعد اس واقعہ کے امر فدک مین بہاری

گزری ابوبکر کے نزدیک یہ بات پس ارادہ کیا راضی کرنے فاطمہ کا پس آیا فاطمہ کے پاس پس کہا سچ کہا تم نے اے
بنت رسول اللہ اپنے دعوی مین مگر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تقسیم کرتے تھے اسکو اور دیتے
تھے فقرا و مساکین اور مسافرون کو بعد دینے قوت تمہاری کے اور قوت کارگزارونکی پس کہا فاطمہ نے کہ تو
بھی کیا کر جیسا کہ باپ میرے رسول اللہ کرتے تھے کہا ابوبکر نے تمہارے لیے اللہ شاہد ہے اس بات پر کہ میں
کرون اس میں وہی عمل جو کرتے تھے رسول اللہ تمہارے باپ اس میں کہا فاطمہ نے واللہ یون ہی کروگے
پھر کہا ابوبکر نے واللہ کرونگا یون ہی پس کہا فاطمہ نے الٰہی تو گواہ رہ اسکا پس راضی ہوگئی اس پر فاطمہ
اور لیا عہد اس بات کا پس تھے ابوبکر دیتے تھے قوت ان کا پھر تقسیم کر دیتے باقی کو سو دیتے فقرا و مساکین و ابن السبیل
کو اب اس روایت سے رضامندی حضرت فاطمہ کی جب واضح ہوگئی تو قول سائل کا لغو ہو گیا کچھ
بھی معنی اسکے نہین ہو سکتے ہین عجب ہے کہ آدمی آنکھ بند کر کے ایسی بات کہدے اور اپنی کتابون کو بھی نہ دیکھے
معاذ اللہ اس تعصب کا کیا علاج اور ابوبکر بہتان شیعہ سے کیسے بری ہین سبحان اللہ اور ذرا انصاف درکار ہے
کہ اگر صدیق اکبر ایسا ظلم کرتے تو حضرت امیر ان کے ساتھ کیونکر شیر و شکر کی طرح ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے
اور بحکم الٰہی ... لکن رضی اللہ واسعہ کہین نہ نکل جاتے اور کیونکر ساری عمر کفر کے لباس مین بسر کرتے اور حسین آدر
حضرت امیر کیسی اپنی بہن بیٹی کا ظالم سے نکاح کر دیتے یارو ذرا انصاف کرو کہ ائمہ کو ایسا نامرد بتانا وہ زور یا
کس ان کے لیے تہا بہن بیٹی چھین لے کی غیرت نہ اور دین ایمان سب ہاتھ سے جانیکی پروا نہ ہے توبہ توبہ
استغفر اللہ پھر حال ظاہر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ ابوبکر سے غضبناک نہین گئین جو کچھ رنج باقتضاے بشریت تہا
رفع ہو گیا لیکن انہون سے شان خلیفہ مین کچھ نقصان نہین آیا حضرت امیر و حضرت زہرا کی بھی شکر
رنجی باہمی ہو جاتی تھی یہ واقعات کچھ شیعہ پر مخفی نہین پھر دونون معصومون مین کون ظالم تہا اور رنج وہی
حضرت زہرا سے حضرت امیر کا کیا حال ہوا اتہا شیعہ کو ایسی مطاعن کرنے پاؤں میں کلہاڑی مارنی ہے
اور طرفہ یہ ہے کہ شیعہ اس مسئلہ میں خود دست بردہ ہین اول میراث کا دعوے کیا جب جواب دندان شکن سنا ہبہ کا
دعوی کیا جب جواب پایا کہ شیعہ کے مذہب مین بدون قبض معتبر نہین ہوتا اور قبضہ حضرت فاطمہ کا کبھی فدک وغیرہ
پر ثابت نہین ہوا ناچار وصیت کا دعوی کیا اور خود بین ہے کہ وصیت اخت میراث ہے جب میراث اس مین نہین
ہو سکتی وصیت بھی نہین ہو سکتی غرض کتب شیعہ مین ایسی ہی روایات متعارضہ ہر باب مین موجود ہین جب کہ
انکو ملا اہل سنت کی طرف سے ایسے ایسے جوابات اپنی کتابون سے معلوم ہوئے تو چار آنکھ ہو گئے لہذا

لہذا حتی الامکان ہرگز اپنی کتب مذہب کو ظاہر نہیں کرتے اصول مذہب ہندو اور مجوس تک کی کتابیں چھپ گئیں مگر
اس مذہب کی ایک کتاب نہ چھپی باوجود اس قدرت و ثروت کے بہرحال اس قوم کو باوجودیکہ اپنی معائب مذہبی پر
اطلاع ہوئی مگر اپنی سوئے عقیدت سے باز نہیں آتے خیر ان سب سے ہم درگذر کر کے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر
یہ اقوال تمہارے صادق ہیں تو حضرت امیر نے اپنی خلافت میں یہ ترکہ اولاد فاطمہ و عباس کو کیوں
نہیں دیا آیا حضرت امیر بھی غاصب تھے اور عمر بن عبدالعزیز نے جب امام باقر کے حوالہ فدک کر دیا انہوں نے
اپنے پاس رکھا کیوں علی فرائض اللہ تقسیم نہ کیا آیا یہ بھی ظالم ہی تھے معاذ اللہ اب باوجودیکہ حضرت زہرا
برنجیدہ خلیفہ سے نہیں مریں پھر خفیہ دفن کرنا انکو اس سبب سے تھا کہ حضرت فاطمہ بسبب کمال اپنے
تستر و حیا کے شرم کرتی تھیں اس سے کہ میرا جنازہ مردوں کی نظر میں گذرے گا کہ اس زمانہ میں
نعش جنازہ پر نہیں ہوتی تھی لہذا حضرت اسماء کو وصیت کی تھی کہ تم اور حضرت علی مجکو غسل دیکر خفیہ دفن
کر دیجو اور بالفرض کہ اور کوئی وجہ تھی مگر جب وہ ناخوش نہیں رہیں تھیں تو پھر اس کا طعن حضرت ابوبکر پر
کیا ہے اب یہ طعن کہ اہل مدینہ کو خبر قبر حضرت فاطمہ کی معلوم نہیں بالکل مہمل ہے کیونکہ اول تو قبر انکی
بقیع میں ہے سب کو معلوم ہے اور اگر بالفرض اہل مدینہ کو ہی تو اسمیں حضرت ابوبکر پر کیا طعن ہے مگر شیعہ
مدعیان محبت سے پوچھنا چاہیئے کہ آپ فرمائیں کہ قبر حضرت زہرا کہاں ہے آپ کو بھی کچھ معلوم ہے۔
الغرض اے مسلمانو۔ ذرا انصاف کرو اس خرافات پر تو کوئی کافر بھی تاب نہ لائے گا کہ اسلام کا دعویٰ
کریں اور قرآن و عترت کو رد کریں اور اپنی نفسانیت سے مقبولان الٰہی کو کافر و مرتد ٹھیرا دیں کیا اسی کا
نام اسلام و سیرت ثقلین پر چلنا ہی ہے ہرگز باور نمے آید بروے اعتقاد ہم این ہمہ ملحدان
دین پیمبر داشتن پیغمبر تو مخالفان ثقلین پر لعنت کریں اور حق چھپانے والوں پر نفرین بھیجیں اب شیعہ کچھ
خیال کریں اس قرآن خوانی سے سوائے لعنت کے کیا حاصل رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ اور امام
محمد باقر جو صدیق کو صدیق نہ کہے اسکو بد دعا فرما دیں اور تم انکو کافر کہو آیا تم اب کافر ہو یا نہیں جو خدا و
رسول کو سچا جانے اسبات میں ہماری تسلی کر دے تعجب ہے کہ تم ایسی واضحات بینات کو دیکھکر عبرت نہیں
پکڑتے اور ائمہ کو کاذب جانتے ہو اور تقیہ کے نام سے انکو سب کچھ بنا تے ہو۔ واللہ الہادی

جواب سوال چہارم ۔ ماشاء اللہ اس سوال میں آپ نہایت زور شور پر ہیں مگر سلیقہ تمیز خدا داد سے
اصل یہ ہے کہ انبیاء تو خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں انکی تقرر میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے

کیا کلام ہی البتہ نزاع اس مین ہی کہ بعث رسل شیعہ کے مذہب مین حق تعالیٰ کے ذمہ واجب ہے، اور اہل سنت
کے نزدیک حقتعالیٰ کے ذمہ پر واجب نہین جو کچھ خیر بندہ کے واسطے کرے عین احسان بندہ پروری ہے،
سو اسمین بحث نہین لہذا ہمکو اس مین کچھ لکھنا بھی ضرور نہین اور خلفاء وائمہ کی تقرر مین شیعہ مدعی ہین کہ وہ منصوص
من اللہ ہونا چاہیئے سنت جماعۃ اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اللہ کی طرف سے نص ہونی امام کے
باب مین ضرور نہین تو آپ ہم سے پوچھتے ہین کہ بدون تقرر خدا تعالیٰ کے کوئی ہوا ہو تو بتاؤ عجب ہے
کہ آپ ایسے عالم اپنے مذہب کے ہوکر تجاہل عارفانہ کرتے ہو خیر ہمکو اس سے کیا غرض آپ کا سوال
پورا کرنا چاہیئے نہج البلاغۃ جو آپ کی کتاب قرآن شریف سے بھی زیادہ معتبر ہی اس مین نامہ جناب امیر
کہ حضرت معاویہ کے نام پر لکھا ہی اور پہلے اسمین سے نقل بھی ہوچکی ہی اس مین یون ارشاد ہی ذرا ہوش کرکے
سنو۔ انما الشوری للمهاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموه اماما کان للہ رضی ۔ بس یون ہی،
کہ مشورہ کا معتبر حق مہاجرین و انصار کا ہی سو اگر وہ جمع ہوجاوین ایک شخص پر اور مقرر کرکے امام بنالین تو وہ
اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہوتا ہی اب دیکھو کہ خود جناب امیر اپنی ہی امامت کو بالشوری فرماتے ہین آپ اپنے ہی
گھر کو دیکھو حضرت کے حال سے کیا استفسار کرکے حاصل کروگے اگر خلافت حضرت امیر کی طرف سے
منصوص ہوتی شوری مہاجرین وانصار کی حجت سے حضرت معاویہ کو کیون الزام دیتے خود نص خداوندی
یا نص ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتے خدا و رسول کا اعتبار زیادہ ہوتا ہی یا اجماع کا اور شوریٰ
مہاجرین و انصار کو اگر معاویہ معتبر جانتے تو تکرار ہی کیون کرتے باوجود اسکے یہ کہا کہ ان لوگون کا
اجماع معتبر ہے اگرچہ تم معتبر نہ سمجھو تو اب نہین معلوم کہ آپ اس کلام حضرت امیر کو صادق جانتے ہو
یا یہ بھی کاذب محمول تقیہ ہی پر سمجھ رہے ہو یہان صاحب منہاج شیعہ نے الصاف کیا اور کہا کہ قولہ
وانما الشوری للمهاجرین والانصار الخ۔ دلیل صحت مذہب اہل سنت کی ہی اگر آپ بھی انصاف پر آجاوین
تو لائق ہی الحاصل جو نبی ہوا حسب مراتب اسکے توابع ہوئے کسی کے قلیل کسی کے کثیر اور ہمارے سرور
عالم علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھو کہا آدمی تابع ہوئے چنانچہ بارہ ہزار کے صحابہ ہونے کی نص تو آپ
کی کتب سے ہی ثابت ہوگئی تو اتنے تو آپکو بھی واجب التسلیم صحابہ جاننے پڑے اور بعض منافق بھی
صحابہ مین ملے رہتے تھے ہر چند انکی نفاق کی خبر صحابہ کو تھی مگر حکم ظاہر پر تھا اور انجام کار سب متمیز
ہوگئے تھے کسی کا حال مخفی نہ رہا تھا اور جو لوگ تبوک کے غزوہ مین لیلۃ العقبہ بے ادبی کے قصد سے

ملتے تھے ہی بھی بعض صحابہ کو معلوم تھے اور جو پتہ انکی موت کا حضرت نے فرمایا ویسا ہی سب نے دیکھا اور تصدیق انکی ہوگئی
اب تفسیر کشاف جار اللہ معتزلی کی ہمکو دیکھنی یا استیعاب کا دیکھنا کچھ ضرورت نہین اور نہ اسواسطے حاجت بخاری کی سب
اہل سنت اتنا جانتے ہین مگر استیعاب و بخاری سے تم نے یہ نہ لکھا کہ کس مقام پر ان کتابون ہین ان منافقونکی نام درج
کیے ہین تا آپکا مافی الضمیر معلوم ہوتا ایسے مہمل اشارات سے تو کچھ کام نہین چلتا چند آدمی اہل نفاق جنکا نام
ان کتابون ہین ہے عبد اللہ بن ابی اور ذو الخویصرہ اور جد بن قیس ہے تو سب کے نزدیک منافق ہین پہر کتاب کا دیکھنا کیا
ضرور مگر تم نے اگر اپنے عقیدہ فاسدہ کے معین کوئی بات اسمیں گہڑی ہے تو اسکا اظہار ضرور تھا تا آپ کو اسکا جواب
وافی ملتا مگر بخاری سے کچھ کام نہ چلتا دیکھا لہذا آئین غمائین دیگئے اپنے نزدیک آپنے ان پڑھون کو دہوکا دیا ہے اتنا
ہم بھی لکھے دیتے ہین کہ بخاری سے مثل قرآن لطیف کے اور اقوال عترت کے سب مہاجرین و انصار صحابہ کا صدق و
اخلاص مثل آفتاب واضح ہے ایسا ہی مشکوۃ کے مطالعہ پر حوالہ کرتے ہو جسقدر مضمون بخاری مین ہے وہی مشکوۃ مین ہے
اگر حوالہ مشکوۃ بنا بر تصدیق الفاظ موضوعہ تمہارے واقعہ حدیبیہ کے اور اپنے فساد عقیدہ کے لئے ہے تو کمال خیانت
ہے دور از دیانت اور اثر اس دعای امام مقبول کا ہے۔ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والآخرۃ حضرت فاروق کے فضائل
مشکوۃ شریف مین بخاری سے زیادہ مذکور ہین سنو کہ حضرت فاروق سال ششم مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی دین کو قوت دیجیئے ساتھ ایک دو مین سے یا عمرؓ یا ابو جہل مگر چونکہ ابوجہل کی تقدیر مین کفر و نار
تہا اسکو توفیق نہوئی اور حضرت فاروق کو منصب وزارت جناب رسالت مآب کا ملنا تہا وہ مسلمان ہوئے اور انکے
اسلام کے سبب اسلام ظاہر ہوا اور آپ ہمیشہ مکہ مین کفار سے مقابلہ کرتے رہے اور بعد اسلام کے جو کچھ فتوح معاملات
سامنے حضرت کے اور بعد وفات حضرت کے ہوئے وہ کچھ مخفی نہین تقریبًا بقدر تیس سال کے آپنے جہاد اور
اعلاء کلمۃ الاسلام مین سعی فرمائی بعد بلوغ کے اکثر عمر آپ کی اسلام مین گذری اور تہوڑی جاہلیت مین دیکھو کیسا
تمہارا یہ مقال کہ سن شریف بت پرستی مین کمال کو پہنچ گیا تہا کسقدر بیہودہ ہے اولا جب باخلاص کوئی مسلمان
ہو تو ہزار برس کی بت پرستی پر ملامت کرنا حماقت ہے دوسرے یہ آپکا طعن واہی حضرت سلمان پر بہت چسپان ہے
کہ انکی اکثر عمر مجوسیت اور نصرانیت ہی مین گئی اور تہوڑی اسلام مین حضرت عمرؓ تو قبل چالیس کی عمر کے کوئی چھبیس
سال کی ہی عمر مین مسلمان ہوئے کمال عمر نہین تہا بلکہ شباب تھا حضرت سلمان کی تو ساری کفر مین ہی گئی
اور عمارہ و مقداد بہی اول بت پرست تھے اور آپکا عبد اللہ بن سبا بانی مذہب یہودی تہا اور حسب عقیدہ
آپ کے حضرت امیرؓ کی خدمت مین مسلمان ہوا سو یہ طعن الٹا تم پر ہی رجوع کرتا ہے اور روز صلح حدیبیہ کے

حضرت عمر نے کہا تھا یا رسول اللہ ہم حق پر اور کفار باطل پر ہمارے قتیل جنت میں انکی دوزخ میں تو پھر ایسی دبی صلح
کرنی مناسب نہین معلوم ہوتی ہماری شجاعۃ و جانبازی دیکھی تو ہوتی اس صلح پر بار بار عرض کرتے تھے مگر یون
نہین کہا کہ ہم صلح نہین کرتے یا صلح نہین ہونے دیوین گے باادب عرض کرتے تھے کہ اسمین خفت اسلام کی
ہے مگر چونکہ وہ عالم ماکیون نہین تھے یہ معلوم نہین تھا کہ انجام اسکا بہت اچھا ہی جب حضرت نے عرض
انکی قبول نہ کی تسلیم کرلیا اور یہ لفظ کہ جیسا شک مجھکو نبوت پیغمبر من آج ہوا کبھی نہین ہوا تھا ہرگز انھون نے
نہین فرمایا اور نہ کسی کتاب اہل سنت من یہ لفظ ہی معاذ اللہ یہ جرأت آپ کی اور ایسا افترا اگر اسی لفظ کے
واسطے بخاری و مشکوۃ و استیعاب دکہلائے ہو تو بڑی غیرت کی بات ہی حیف ہی کہ کچھ بھی آپ میں بوئی دیانت
ہے فرماؤ کس جا کونسی کتاب میں یہ عبارت ہی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ایسا جھوٹ باندھنا ہان البتہ
جب سہیل بن عمرو نے صلح نامہ کے لکہنے کے وقت کہا کہ اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو ہرگز تکرار نکرتے محمد بن
عبد اللہ لکہو محمد رسول اللہ مت لکہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب صلحنامہ جناب امیر کو ارشاد کیا
کہ یہ لفظ مٹا دو حضرت علی نے صاف جواب دیا کہ میں نہین مٹانے کا آخر حضرت نے حضرت علی کے
ہاتہ میں سے کاغذ لیکر آپ مٹایا حضرت علی عالم ماکیون نے صاف انکار ارشاد مصطفوی کیا پھر جو
کچھ توجیہ اس فعل حضرت امیر کی ذہن عالی میں ہوگی وہی توجیہ حضرت فاروق کی طرف سے قبول ہو جب
معصوم اور عالم ماکیون نے صاف انکار کردیا بیچارہ فاروق تو نہ معصوم تھے نہ عواقب الامور کے واقف
ان پر کیون اتنا غصہ ہی حاصل یہ ہی کہ کتب اہل سنت میں تو بجز مدائح فاروقی کوئی تنقیص کی بات نہین پھر ایسا
وسواس عوام کو ڈالنا آپ ہی کا کام ہی مگر حضور اپنی کتب معتبرہ کو ملاحظہ فرماکر قرۃ العین ہو دین۔
شرح نہج البلاغۃ میں مذکور ہی کہ حضرت علی نامہ معاویہ مین بعد ذکر خیر شیخین کے یون ارشاد کرتے
ہین۔ لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن
ما عملا ترجمہ قسم اپنی بقا کی کہ تحقیق مرتبہ انکا اسلام میں البتہ بڑا ہے اور مصیبت انکی انتقال کی اسلام میں نقصان
شدید ہے اللہ رحم کرے اُن کو اور بدلہ دیوے ان کو بہتر ان کے اعمال سے اور نکاح کرنا حضرت کلثوم
کا بھی دلیل قاطع ہی اسلام و کمال فاروقی پر۔ سئل الامام محمد بن علی عن تزویجہا فقال لولا انہ راہ اہلا لہا ما کان
یزوجہا ایاہ و کانت اشرف نساء العالمین۔ پوچھے گئے امام محمد باقر نکاح کرنے کلثوم سے جواب دیا
کہ اگر عمر کو علی اہل و لائق کلثوم نجانتے تو ہرگز نکاح نہ کرتے کہ وہ اشرف و بزرگ ترین عورتون جہان

کی تھیں سبحان اللہ آپ کے ائمہ تو یوں مع حضرت فاروق کی فرماویں اور آپ کو یہ بالنحو لیا تعجب ہے! اور بیعت کرنا حضرت امیر و حسنین کا اور شریک مشورہ رہنا خود دلیل افضلیت عمر ہی مگر شیعہ نے بناچاری تقیہ گھر کے اپنے نواسے بچا کو بنہایا اور حضرت امیر و حسنین کو معاذ اللہ بے غیرت اور نامرد اور سب کچہ بنا کر اپنی نفسانیت کو پار اتار دیا نقل مشہور ہی گانی بدشگنی کو اپنی ناک کاٹنی سچ ہے دوستی بخیر و خود دشمنی ست ہا اب آپکو افضلیت عمر اور جملہ مہاجرین و انصار اپنی کتابون سے اور قرآن شریف سے جب معلوم ہو چکی تو سمجھو کہ ان مقبولون کا اجماع خلافت ابوبکر پر بحکم کتاب اللہ اعظم الثقلین کے اور حدیث رسول اللہ اور عترت رسول اللہ کے منعقد ہوا آیۂ کتاب اللہ یہ ہی - وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد ظاہر ہونے ہدایت کے اور تابع ہو غیر راہ مومنین کے ہم حوالہ کر بن گے اُسکے جسکو اُس نے لیا اور داخل کرین گے جہنم مین اور بُرے ٹہکانے پونہچا سب مومنین کی مخالفت کو حق تعالی نے حرام فرمایا یہ اجماع ہی ہے اور احادیث بہت ہین مگر تمکو ہماری احادیث پر کب یقین ہی لہذا ترک کرتا ہون اور حدیث حضرت علی و انما الشوری للمهاجرين والانصار الخ اوپر مذکور ہو چکی اور حضرت امیر بھی اس اجماع میں داخل ہو گئے اگرچہ بعد چہ ماہ کے ہی سہی اجماع میں ایک وقت جمع ہونا شرط نہین اور عذر توقف اسقدر مدت کا سابق مذکور ہو چکا نہین معلوم کہ یہ قول و فعل حضرت امیر آپ کے نزدیک جہل و ضلالت ہے یا علم و ہدایت بس اور کیا سائل کے کلام جہنم انجام کا جواب لکھا جاوے اور عذر شیعہ کہ حضرت امیر کے گلے مین رسن بستہ کھینچ لا کر بیعت کرادی اول تو وہی فضیحت اس قول نامعقول پر وارد ہی جو پہلے عرض ہو چکی اور دوسرے یہ کہ حضرت عمر نے جو حضرت امیر نے اول دہلہ بیعت کری جب کون سی زنجیر معاذ اللہ آپ کی گردن مین باندہی گئی تھی اور ایسا ہی حضرت عثمان کے ساتھ خلافت ابوبکر میں تو جیسی ہمت ہی باندہی ان اوقات میں اتنا عقل ہو سکتا حقیقی ایسے مجنون و شمنون کو شرم آوے الحاصل جب اجماع خلافت ابوبکر کا حسب ارشاد حضرت علی و تصدیق فعل حضرت امیر رض حق و موافق حکم کتاب اللہ ہوا تو بیچارے سنت جماعت کیون اس اجماع پر ایمان نہ لاوین ہم تو ظاہر باطن محب علی ہین نہ مثل روافض اب کہو کہ تم کس کو جہلا قرار دیتے ہو اپنے منہ پر طمانچہ مار دو معاذ اللہ اگر وہ جاہل تھے تو ایک جاہل اُن میں علی بھی تھے اگر عمر کو شک فی النبوت تہا تو کلثوم کا شاک سے کیون نکاح کر دیا تہا اور اگر عترت کے واسطے حکم خلافت خدا تعالی کی طرف سے صادر ہوا تہا اس ہی عترت نے کیون بیعت کرلی تہی مخالفت خدا و رسول کی تہی زیادہ تمہاری خرافات کا جواب کچہ ضرور نہین ہو جزا

اپنی کردار کو یاد کرے اور حضرت موسی کا ذکر کرنا بھی محض جہالت ہی ہے اسمین کلام نہین اور باب امامت مین قول حضرت امیر رض کا ہم پیش کر چکے ہین اور ثعلبی ہرگز اہل سنت کے نزدیک معتبر نہین اسکی روایات اکثر روافض سے منقول ہین نہج البلاغہ کو تو چھوڑ دو اور ثعلبی کے قول پر اعتماد کرو حیف برین محبت عترت اور آیۃ انما ولیکم اللہ الآیہ مین کلام طویل ہے اگر تسلیم کرین کہ خلافت حضرت امیر مین نازل ہوئی تو خلافت بلافصل کہان سے نکلتی ہے اُن کے وقت مین خلافت حقہ حضرت علی پر ہی حصر تھی اور شیعہ جو حصر مطلق کا دعوے کرتے ہین تو لازم ہے کہ بعد حضرت امیر کے بھی کوئی امام حق نہو سکے کیونکہ جب حصر حقیقی ہوا تو اول و آخر یکسان ہوگا عقل درکار ہے ایسا ہی روایۃ تطہر کرنے کی واہی موضوع ہے اور اخطب خوارزم زیدی غالی کذاب ہی اسکی روایت لکھنی بھی الزام اہل سنت مین جہالت ہے اور روز غدیر حضرت کا ارشاد کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اہل سنت کے بسر و چشم معتبر و مقبول چنانچہ مبارکباد دینا حضرت عمر کا حضرت امیر رض کو اس بشارت پر اہل سنت کی کتب مین موجود ہے مگر بلادت شیعہ کا کیا علاج حضرت امیر کے مولا ہونے کا کس کو عذر و انکار ہے مولی کے معنی ناصر اور دوست آتے ہین اور متصرف کے معنی بھی ہین سو یہ عبارت کہ بعد اس کے ہے۔ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ دلیل ظاہر ہے کہ معنی مولا کے یہان دوست ہین اگر عقل ہو سو دوستی حضرت علی کے ساتھ اہل سنت کو اور سب صحابہ کو ہونا ثابت ہو چکی اور سلمنا کہ معنی مولا کے متصرف ہی ہین تو حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین لاریب متصرف تھے ہمکو کب انکار ہے لیکن معنی مولا کے اولی بالتصرف کہین لغت مین ثابت کرو جب خلافت بلافصل کا دعوی کرنا اور تماشا ہے کہ حضرت البلغایہ اس امر کو کہ بزعم شیعہ رکن دین و اسلام ہوا اور حضرت خداوندی سے اسقدر تقاضا اس مین ہوا کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ترجمہ اے رسول پہنچادے جو کچھ اتارا گیا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اور جو نکرے گا تو نہین پہنچایا ہوگا تو نے اسکی رسالت کو اور اللہ نگاہ رکھے گا تجھکو لوگون سے اور یہ رسالت اظہار خلافت علی کی تھی اور پھر ستر بار جب آپ کو حضور ہوا یہی تاکید ہوئی کہ امر خلافت علی کو ظاہر کردو اور لوگون کی اذیت کا ذمہ بھی حقتعالی نے کر لیا اس پر ایسی موہم عبارت سے فرمایا کہ اول تو مشترک لفظ بولے اور اسمین بھی جو کچھ بعض معانی سے مفہوم ہو سکتا اس کے ساتھ بلافصل کی قید نفرمائی پھر آخر فقرہ مین جملا اشتراک کچھ وہم بھی جاتا تھا اسکو بھی رلا ملا دیا سبحان اللہ خوب رسالت ادا ہوئی اور خوب باوصف تاکید طلبی خداوندی

کے اظہار امر خلافت علی کی رسالۃ کو ظاہر دبا تبلیغ کیا اس میں شیخین صحابہ کی تقصیر جناب رسالتہ ہی معاذ اللہ بزعم شیعہ عاصی ہو گئے آبی توبہ یون کیون نہ فرمایا کہ اے لوگو بعد میرے بلا فصل میر اخلیفہ مطلق اور وصی علی بن ابی طالب ہوا اور بہر طرفہ یہ ہی کہ باوجودیکہ حضرت رسالۃ بزعم شیعہ حضرت علی کو مجمع عام مین غدیر خم پر خلیفہ کر چکے تھے قطعاً پھر بھی حزن المومنین میں بروایت کلینی اور ابن بابویہ و شیخ طوسی و شیخ مفید باسانید معتبرہ امام زین العابدین سے اور امام محمد باقر اور امام جعفر سے روایت ہی کہ شدت مرض مین حضرت علیہ السلام نے حضرت عباس کو اور حضرت امیر کو طلب فرما کر بمواجہ سب مہاجرین و انصار کے ارشاد کیا کہ اے عباس میں انتقال کرنے والا ہون بعد میرے خلافت میری تم قبول کر کے مجکو اس مہم خلیفہ بنانے سے سبکدوش کرو حضرت عباس نے فرمایا کہ اس بار خلافت کے قابل حضرت امیر ہین مجکو لیاقت اس عہدہ کی نہین ہی الخ سبحان اللہ دروغ گو را حافظہ نباشد اگر حضرت امیر کو مجمع عام مین روز غدیر خم کے خلیفہ بلا فصل کر دیا تھا تو حضرت عباس کو کیون ارشاد خلافت تہا اور حضرت عباس کو کیا ضرورت لیاقت حضرت علی کے جتلانی کی تھی کیون نفرمایا کہ آپ ابھی دو اڑہائی ماہ گزرے کہ علی کو خلیفہ بنا چکے ہو اور اگر کوئی اہل بیت سے بولا تو معاذ اللہ یا تو جناب رسالت پر شیعہ غدا ہیز بان یا سہو تجویز کرین گے یا کوئی اور عذر نامعقول ہو گا ع جبا عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ہشورہ ملائکہ کا یہان تعین نبوۃ مین ذکر کرنا جہان محل نزاع سے ہے بس زیادہ کچہ ضرورت جواب نہین اب بعد ازین جو سائل بے ادب کلام بے لگام کچہ اپنے منہ سے بخدمت داماد علی مرتضی بکتا ہے اور انکو منافق کر کر تعبیر کرتا ہی اس کا کیا جواب دین معاذ اللہ اگر وہ منافق تھے تو علی اور حسنین اُن سے بیعت کر گئے اور اپنی بہن بیٹی کو نکاح کر کے کون ہو نگے جزاہ اللہ شر الجزا اور حضرت فاروق حضرت حذیفہ سے بیشک اپنے ایمان کا ثبوت پوچھتے تھے مگر یہ کمال ایمان تہا جسکو اعدا نے حمل منقصہ پر کیا کیونکہ حدیث میں آچکا ہی کہ عبرت خاتمہ پر ہی بہت لوگ جنت کا عمل کرتے ہین اور قریب موت کے کافر ہو جاتے ہین تو فی الحقیقت انکا ایمان ایمان نہ تہا بلکہ ظاہر مین ایمان اور نفس کے اندر کفر مکنون تہا کہ اسکو جاننا سوائے علام الغیوب کے طاقت بشری میں نہیں یہانتک کہ حضرت رسالت کو قرآن مجید میں حکم ہوا قل ما ادری ما یفعل بی ولا بکم کہدے نہین جانتا میں کیا کیا جاوے میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ اور مومنین کی شرح مین فرمایا ان الذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون اور ملائکہ کے باب میں فرمایا یخافون ربہم من فوقہم سو حیف کہ حقتعالی نے اپنے

رسول کو باوصفیکہ ان سے خیریت خاتمہ کا وعدہ او مغفرت جمیع ذنوب کا اقرار تہا اور نعمت عصمت کی بھی عطا فرمائی تہی مطمئن نہین کردیا اور ملائکہ معصومین بہی خوفناک ہین اور مومنین باوصف ایمان و عدم شرک و صدقہ و خیرات خوف رکہتے ہین اور اس خوف کو محل مدح مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اب دیکھو بے نیازی اللہ تعالیٰ سے عمر کیونکر مطمئن ہوجاوین اور شیعہ جبکہ عدل کو ذمہ حق تعالیٰ کے واجب جانتے ہین اور معصومین کو جنت دنیا اُن کے مذہب میں حقتعالیٰ پر واجب ہی بہر اُنکو کس خوف نے گہیر اتہا اور اُن کا خوف کیونکر محل مدح ہوگیا سو اس خوف میں حضرت عمر کی کیا تقصیر ہے حالانکہ حقتعالیٰ فرماتا ہی وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ سو اب مطمئن ہوجانے والے اہل خسارت ہوئے جیسا شیعون کا شعار ہی اور ڈرنے والے اہل ایمان ہوئے اگرچہ درباب عمر بشارت نبوی ہون مگر بہرحال یہ بشارت وعدۂ خداوندی سے جو دربارہ رسول اللہ تہین کچہ زیادہ نہین تہین سو جب رسول مطمئن نہون عمر تو عالم ماکون نہین تھے اور نہ معصوم حضرت سجاد فرماتے ہین صحیفہ کاملہ مین موجود ہی۔ قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین و انی اشکو سوء مجاورتہ لی و طاعۃ نفسی ترجمہ البستہ مالک ہوا شیطان میری باگ کا باب بدظنی اور ضعف یقین مین اور مین شکایت کرتا ہون بُرائی پڑوس شیطان کی اپنے ساتھ اور فرمان برداری نفس اپنے کی شیطان کے واسطے اور دوسری مناجات میں فرماتے ہین انا الذی افنت الذنوب عمرہ الخ سبحان اللہ حضرت سجاد معصوم عالم ماکان و مایکون باوصف عصمت جب اپنی باگ شیطان کے ہاتھ مین کہین اور عمر کو گناہون مین کہونا بہچانین اور سوء مجاورت شیطان کا شکوہ کرین اور اپنے ایمان پر مطمئن نہ ہون اگر حضرت عمر بیچارہ غیر معصوم اندیشہ نفاق رکہتے ہون تو کیا محل طعن ہوگیا حضرت عمر تو فقط نفس کی چوری کا اندیشہ ہی رکہتے تھے اور امام سجاد خود قطعًا اپنی باگ ضعف یقین کے باب میں شیطان کے ہاتھ مین فرماتے ہین بعد ذرا کلمہ حضرت عمر اور کلمہ حضرت سجاد میں موازنہ کرکے دیکھو تو کس کا کلمہ بڑہکر ہے اگر کوئی توجیہ حضرت سجاد کے کلام کی ذہن مین سمائی ہے وہی توجیہ حضرت عمر کے کلام کی بھی ہے ایسا بے ادب کلمہ بکنا سخت خسارت دارین ہی خیر حضرت عمر تو مقام خشیۃ مین پوچہتے تھے مگر حضرت حذیفہ جو ہمیشہ تسلی کرتے ہے سو یا تو حضرت عمر منافق نہین تھے اور ہمارا یقین یون ہی ہے نظر بہ حج ثقلین و مصاہرت حضرت امیر و صدق حذیفہ اور جو معاذ اللہ وہ منافق تھے تو بہت سی خرابی مذہب شیعہ پر وارد ہوتی ہی اور حذیفہ بھی معاذ اللہ منافق خائن کذاب ہونگے کہ ہر روز جہوٹ بولتے رہے اور باوصف استفسار کبھی سچ نہ بولے

ادرہمیشہ دست بنے رہے مگر یہان جب تم نے حضرت امیرؓ کو سب کچھ بنالیا حضرت حذیفہ سے کیا باک رہ گیا
اب ذرا سوچو کہ یہ غلطی کا لفظ کس کے منہ پر پھٹ گیا سچ ہے کہ آسمان کا تہو کا تہوکنے والے کے منہ مین آتا ہی
اور حضرت عمر کو خلیفہ بنانا ایسا کار گر ہوا کہ تمام مہاجرین و انصار نے اور خود حضرت امیر نے قبول کرکے
اُن کو اولی الامر بنایا اب نہین معلوم کہ آپ کے نزدیک حضرت امیر نے بت کا خدا قرار دیا تھا یا دوسرا خدا
خواہش کا بنا یا تہا اور ان پر کفر کا اطلاق تم جیسے محب کینہ پرور بدلگام کروگے یا کچھ پاس ادب رکھوگے
اہل سنت تو اتباع ثقلین کا دم بہرتے ہین اور حسب حکم خدا و ندی عترت باجماع خلیفہ بناتے ہین اب سب
روایات واضحہ سمجھکر ہمکو سمجہا دو کہ اپنی خواہش کا پوجنے والا کون ہے تاکہ آپکے منہ سے حق ظاہر ہوجاوے واللہ الہادی

جواب سوال پنجم - جواب اس سوال کا اوپر کی تحریرات سے مشرح معلوم ہوچکا ہے خلاصہ جواب یہ ہے
کہ عترت کو کاذب کہنا اور جاننے والا کافر ہے اور مکذب خدا و رسول حسب زعم تمہارے کے بنا رعلیہ
جو مہاجرین و انصار کو منافق اور مرتد جانے اور حضرت صدیق کو صدیق نہ کہے حالانکہ قرآن شریف میں
حق تعالی اُن کو جنتی فرماتا ہے اور حضرت امیر اُن کو مقبول و مقرب بتلاتے ہین اور حضرت محمد باقر ابوبکر
کو صدیق اور صدیق بنجاننے والے ان کے کو مکذب فی الدارین اور حضرت امیرؓ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو
حق ارشاد کرتے ہین تو وہ مکذب الثقلین ہوا اور دائرۂ اسلام سے خارج اور سزا وار دار
البوار جہنم اب دیکھو کہ مصداق اس کا کون ہے سُنّی یا شیعہ واللہ الہادی

جواب سوال ششم - یہ حدیث جس کا ترجمہ آپ نقل کرتے ہین اور اس کو حدیث متفق علیہ فریقین قرار
دیتے ہین بایں معنی ہرگز کسی اہل سنت کی کتاب میں یہ حدیث منقول نہین ہے یہ محض آپ کا دروغ بیفروغ ہے
شیعہ کی عادت ہی کہ یا تحریف الفاظ مین کردیتے ہین یا معنی مین تبدیل و تغیر کردیتے ہین اور مقصود
مغالطہ دینا اہل اسلام کا اس فعل شنیع سے ہوتا ہے اب سنو کہ یہ حدیث جو بعض کتب عقائد مین مسطور ہی
بایں الفاظ ہے من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ جاہلیۃ جس نے نہ پہچانا امام زمانہ اپنے کو تو وہ مرا مرنا
زمانہ جاہلیۃ جیسا یعنی زمانہ جاہلیۃ قبل بعثۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ خود وضع تھے کسی ایک
حاکم پر مجتمع نہ تھے گہر گہر حکومت تھی بعد بعثۃ ذات بابرکات کے سب ایک حاکم پر جمع ہوگئے۔
اب اگر کوئی اپنے وقت کی مقتدا کو نہ پہچانے اور اس سے جدا رہے تو اسکی موت بھی اسی زمانہ جاہلیۃ
جیسی ہوئی اور لفظ امام خلیفہ کا حاکم ظاہر پر بولتے ہین اور مقتدا اور پیشوا ے دین کو بھی کہتے ہین سو

باعتبار معنی اول کے تو حاصل حدیث یہ ہوا کہ اگر خلیفہ وقت کوئی موجود ہوئے کہ اہل حل عقد نے اسکو اپنا امام مقرر کر لیا ہو اور پھر اسکو کوئی شخص نہ مانے اور جماعت مسلمین سے جدا ہے اور اسی حالت میں وہ مرجاوے تو اسکی موت جاہلیت کے زمانہ کی طرح کی موت ہوئی یعنی کہ وہ عاصی ہے نہ کافر اور اگر اس زمانہ میں کوئی ایسا امام المسلمین موجود ہی نہین بلکہ زمانہ فتنہ و افتراق کا ہے تو نہ امام زمانہ موجود نہ اسکے پہچاننے کی کوئی سبیل کہ تعریف شے بعد وجود شے ہوتی ہے نہ قبل وجود شے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ حضرت رسالت نے ایام فتنہ سے اور قتال فتنہ سے جب ڈرایا تو اس میں حضرت حذیفہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ میں کیا کرون اگر اس زمانہ کو پاؤن فرمایا کہ جماعت مسلمین کے ساتھ رہیو۔ عرض کیا کہ اگر نہ ہوا امام وجماعت مسلمین فرمایا کہ یک سو ہو جا سب اِن فرقون سے تو معلوم ہوا کہ بعض زمانہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اُس مین امام مسلمین موجود نہو ایسے حال میں تعریف امام زمانہ کا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے اور اگر بمعنی ثانی ہے تو مقتدائے دین ہر زمانہ مین ہوتا ہے جو ضروریات دین اور راہ رسم اسلام تلقین کرے اور بعد ہر مدت سو سال کے ایک شخص پیدا ہوتا ہے کہ بدعات حادثہ کو قمع کرتا ہے اور حسب استعداد اہل اس زمانہ کے تجدید طریق تحصیل ظاہر دین و باطن دین کرتا ہے سو اس کا نہ جاننے والا بھی البتہ بموت جاہلی عصیان مین مرتا ہے سو یہ معنی حدیث کے تھے اب سائل کی تحریف معنوی سب پر ظاہر ہو گئی کہ ترجمہ حدیث کو یون لکھا ہے کہ جو نہ پہچانے امام زمانہ کو وہ کافر مرتا ہے سبحان اللہ کیا جرأت ہے یا عدم سلیقہ اور ناواقفیت علم باعث اس خطا کا ہوئی ہے اور اگر شیعہ کے یہان یہ حدیث بہمین الفاظ ہے تو اہل سنت کو دہوکا دینا کہ متفق علیہ فریقین ہے سخت بیجا بات ہے اور یہ بات ہرگز اس حدیث سے ثابت نہین ہوتی کہ ہر زمانہ میں امام ظاہر کا ہونا ضرور ہے چنانچہ واضح ہو گیا اور نہ کسی حدیث اہل سنت سے یہ ثابت ہوا بلکہ اہل سنت کے یہان یہ ثابت ہے کہ بعض زمانہ مین امام ظاہر نہین ہوتا اور یہ خود بین بات ہے ہان ایسے وقت مین مسلمانون کو واجب ہے کہ اگر ممکن ہو تو اپنا امام مقرر کرین ورنہ گنہگار ہون گے مگر شیعہ کے نزدیک ہر زمانہ مین امام ظاہر حقتعالیٰ پر ضرور ہے کہ مقرر کرے اور امام رکن اسلام ہے اور امام معصوم بھی ہونا چاہیئے سو بپاس ان قواعد کے جب ظاہر مین خلاف اس کے مشاہدہ ہے تو طرح طرح کی واہیات امامت کے باب میں خلاف عقل ونقل انکو اپنی سر پر دہرنی پڑی بعد اسکے اب سنو کہ پہلے معلوم ہو چکا کہ نصب امام بمشورہ ہوتا ہے اور حضرت امیر کی خلافت بمشورہ ہوئی اور خلفاء

ثلثہ کی خلافت کو حضرت امیرؓ نے قبول کیا پہلے یہ سب نہج البلاغہ سے منقول ہو چکا ہے اور حضرت زہراؓ
بھی جو کچھ ملال باقتضاے بشری رکہتی تھین اسکو رفع کر کے بخوشی اجازت تصرف اموال بیت المال حضرت ابو بکرؓ
کو دیکر اس رضامندی اپنی پر حق تعالیٰ کو گواہ کر گئین اور یہ سب ہم معتبرات کتب شیعہ سے ثابت کر چکے ہین
تو یہ اقوال سائل کے کہ علی مکذب امامت ابو بکر تھے اور حضرت فاطمہ ناراض حضرت ابو بکر سے مرین سب
بالکل ہزیان محض رہ گئی چنانچہ ہر عاقل پر مخفی نہین اور ہم مثل سائل کے بار بار ایک بات کو قلم بند کرین۔
کیا ضرورت ہے اور جب حضرت محمد باقرؒ نے ابو بکر کو صدیق کہا اور جانا اہل سنت پر کیا طعن ہے
البتہ تم مکذب امام اور غیر مصدق القول فی الدارین بارشاد امام ہوا حضرت عائشہؓ نے بھی ذی النورین
کو امام جانا اور یہ جو سائل لکھتا ہے کہ عائشہ امام ثالث کو مضل کہتی تھین اور لعنت کرتی تہین معاذ اللہ یہ
محض طوفان بہتان روافض ہے اہل سنت کی کسی کتاب مین یہ بات نہین امام کے ساتھ گستاخی ہمارے
مذہب مین حرام ہے البتہ شیعہ کے یہان یہ عین دین ہے کہ اپنے ائمہ کو سب کچھ بنا رکہا ہے صریح زبان
پر لانے سے رونگٹا کہڑا ہوتا ہے اور کوئی اہل عقل باور کر سکتا ہے کہ حضرت عائشہ امام ثالث کو
لعنت کیا کرین اور اپنے بہائی سے ہی اُن کا قصاص طلب کرین یہ خبر پاکر کہ قاتل خلیفہ میرا بہائی ہے
اور بابت طلب قصاص اسقدر تکالیف اٹھائین یہ بات خوش ہونے کی ہوتی مگر یہ خیالات فاسدہ
مجانین و حمقا کے ہین کہ جن کے اصول دین ہی تخیلات پر مبنی ہین ابن السمان محمد بن الحنفیہ سے روایت
کرتا ہے اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ اَنَّ عَائِشَةَ تَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ اَنَا اَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ
فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔ ترجمہ البتہ علی کو خبر پہنچی کہ عائشہ لعنت کرتی ہین قاتلین عثمان کو پس
اٹہائے ہاتھ حضرت علی نے یہانتک کہ پہنچایا دونون ہاتھ کو منہ کے مقابلہ تک پہر فرمایا کہ مین لعنت
کرتا ہون قاتلین عثمان کو اللہ لعنت کرے ان پر زمین پست و پہاڑ مین دو یا تین بار فرمایا اس روایت
سے معلوم ہوا کہ عائشہ قاتلین کو لعنت کرتی تھین اور حضرت علی بھی قاتلین عثمان پر لعنت بھیجتے
تھے اس سے حق جاننا خلافت عثمان کا حضرت عائشہ کیطرف سے تحقیق ہو چکا اور وسواس سائل کا مرتفع ہو گیا
اب سنو کہ حضرت امیر کی خلافت کو بھی حضرت عائشہ حق جانتی تہین اور انکی محبت کو عبادت پہچانتی تہین
رَوَى الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ ترجمہ دیلمی نے روایت
کیا حضرت عائشہ سے کہ وہ فرماتی تہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حب علی کی عبادت ہے

اور یہ واقعہ شہادت حضرت عثمان کا حضرت عائشہ کے پیچھے ہوا حضرت عائشہ حج کے واسطے مکہ گئین تھین
اور بیعت حضرت امیر بھی پیچھے ہی ہوئی تہی طلحہ اور زبیر اور بعض دیگر مدینہ مین قتل عثمان پر تاسف
کرتے تھے اور قصاص عثمان پر حریص تھے اور قتلہ عثمان حضرت امیر پر حاوی ہورہے تھے لہذا
استیفائے قصاص میں جلدی کرنی مصلحت نہین تھی مفسدین کو جو یہ خبر پہنچی کہ یہ لوگ قصاص کی
فکر میں ہین انہون نے طلحہ وغیرہ کے مارنے کا قصد کیا یہ مدینہ سے بہاگ کر مکہ پہنچے اور حضرت عائشہ سے
بیان کیا جو کچہ واقع ہوا اور یہ بہی کہا کہ امیر المومنین بنابر مصلحت قصاص لینے مین ساکت ہین اور مفسدین
کی طغیانی بڑہتی جاتی ہے جب تک قصاص نہ لیا جاوے گا بند وبست نہین ہوگا حضرت عائشہ نے
تجویز کیا کہ جب تک وہ اشقیا مدینہ میں ہین تم وہان نہ جاؤ اور کہین رہو اور امیر المومنین کو یہ تدبیر اُن سے
جدا کرو جب وہ تمہارے ساتھ ہو جاوین جب قصاص لینا چاہیئے سب نے اِس صلاح کو پسند کرکے
بصرہ وغیرہ کو کہ مجمع جنود مسلمین تہا ارادہ کیا اور مصر ہوئے کہ حضرت عائشہ بہی ہمارے ساتھ چلین کہ
آپ کی پناہ مین ہمکو امن رہے گا ناچار حضرت عائشہ بہی بصرہ کو گئین مفسدین نے حضرت علی کو یہ خبر پہونچا
دی کہ عائشہ جنگ کے واسطے لوگون کو جمع کرنے بصرہ گئی ہین آپ انکا تعاقب کرین حضرت
حسنین اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس ہرچند حضرت علی کو مانع ہوئے کہ آپ نہ جائین مگر رای اشقیا
کی غالب آئی حضرت امیر لشکر اپنا مع ان اشقیا کے لیکر قریب بصرہ کے پہونچے اول قعقاع کو حضرت
عائشہ کے پاس بہیجا کہ تم یہان کیون آئی ہو حضرت عائشہ نے جواب دیا اصلاح کو اور یہی جواب
زبیر و طلحہ نے دیا قعقاع نے کہا کہ پہر کیا صورت اصلاح ہے انہون نے کہا کہ استیفا قصاص عثمان
قعقاع نے کہا کہ یہ تو بہ اتفاق ہوسکتا ہے اول صلح کرو انہون نے کہا بہت خوب قعقاع نے یہ
خبر حضرت امیر کو دی آپ خوش ہوئے صلح پکی ہوئی تیسرے روز صبح کو ملاقات ٹہیری کہ اسوقت
کوئی مفسدین مین سے موجود نہو یہ خبر جو مفسدین کو پہنچی تو وہ گہبرائے حیران ہو کر اپنے رئیس
المفسدین عبداللہ بن سبا کے پاس گئے کہ اب کیا تدبیر سخت بلا آئی اُس نے کہا کہ تم رات
سے اوٹہکر قتال شروع کردو اور مشہور کردو کہ زبیر کی طرف سے غدر ہوا مفسدین نے ایسا
ہی کیا کہ رات سے اوٹہکر لشکر زبیر سے آکر قتال شروع کردیا اور حضرت امیر سے آکہا کہ
اُس جانب سے غدر ہوا اور انکو معلوم ہوا کہ غدر حضرت امیر کی طرف سے ہوا غرض حضرت

حضرت امیرؓ جو تشریف لائے تو قتال گرم تہا بنا چاری بس ہوا جو کچھ ہوا اس معرکہ مین جب طلحہ وزبیر معاجہ
حضرت امیرؓ کے ہوئے اور حضرت امیرؓ نے کچھ فرمایا تو زبیر نادم ہو کر ہٹے اور طلحہ بہی ہٹ گئے اس حالت
واپسی میں بعد ندامت و توبہ یہ شہید ہوئے اور حضرت عائشہ بعد اس واقعہ کے اس خطا پر زار زار روتی
تھین اور شیعہ خود مطاعن عائشہ مین نقل کرتے ہین کہ آخر حال میں عائشہ کہا کرتی تہین. قالت حلیا
ولوددت انی کنت نسیا منسیا. مقاتلہ کیا مین نے علی سے اور دوست رکہتی ہون کہ ہوتی بہولی
بہولائی گئی سو توبہ وندامت کو مطاعن مین شمار کرنا یہی ایک بلادت ہے بہرحال عائشہ اور جو مقابلہ
مین حضرت علیؓ کے تھے مقصود ان کا طلب قصاص تہا اور ہرگز قتال بارادہ مخالفت نہین ہوا یہ
محض خطا ہوئی اور پہر بہی توبہ آپکی ثابت ہو چکی اور یہ لوگ معصوم عالم مایکون نہین تھے زلت
انبیاء سے ہوئی ہے چنانچہ قصہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مشہور ہے اور حضرت امیرؓ
باوصف عصمت وعلم ماکان ومایکون فرمایا کرتے تھے لاتکفوا عن مقالۃ بحق او مشورۃ بعدل فانی لست
آمن ان اخطئ رواہ الکلینی ترجمہ مت باز رہو حق بات کہنے اور مشورہ عدل دینے سے کہ بیشک مین امن نہین
ہون خطا کرنے سے اور مہذا ثابت ہوا کہ شیعہ کے نزدیک ایک دو گناہ کبیرہ سے تو عصمت
بہی نہین جاتی چہ جائے اسلام وعدالت جیسا قصہ حضرت یونس مین منقول ہو چکا ہے پہر یہ لوگ
محارب حضرت علیؓ باوصف توبہ وندامت کیون ملازم ہین. الحاصل ان لوگون نے امامت
حضرت امیرؓ کو پہچانا اور یہ سوال سائل محض افسانہ بیجا ہے اور ہم سب اہل سنت ائمہ اثنا عشر کو امام
اور مقتدائے دین وقطب ارشاد عقیدہ رکہتے ہین اور امام ظاہر بجز حضرت امیر کے اور چہہ مہینے
حضرت حسن کے کسی کو نہین جانتے اگرچہ ان میں لیاقت امامت ظاہرہ کی سب معاصرین سے
زیادہ تہی مگر وقوع اسکا بسبب ان کے زہد کے تقدیر الٰہی میں نہوا اور یہ خود بیدا ہے اندہا کور
باطن بہی اس بات کا انکار نہین کرسکتا کیونکہ امام کا کام انتظام رعایا کا اور داد مظلوم ظالم سے
لینا اور جہاد وغیرہ امور ہوتے ہین اور پہر ان حضرات دہگانہ مین کبہی یہ بات ہوئی ہے جو انکو
امام ظاہر کہا جائے ورنہ یون تو جسکو چاہو امام کر نام رکہلو ہان استحقاق ولیاقت مین کچھ
کلام نہین مگر محض لیاقت سے تو کام نہین چلتا اگر لیاقت امام کا نام امام ہے تو اتنا تو ہم بہی مقر
ہین ورنہ بقول سائل شیعہ کو دہی خواہش وہو اکا امام بنا کر پرستش کرنا پڑا خیر یہان ہم زیادہ

کچھ نہین لکھتے جواب سائل کو شافی حاصل ہو گیا ہان البتہ حضرت امام مہدی زندہ تصور کر کے
امام ٹھیرانا یہ بھی ایک مضحکہ صبیان ہے اور پابندی اپنے اصول مین ایسی ہزل پر عقیدہ کرنا محض
حماقت اور خلفاء اجماعی مہاجرین و انصار اور حضرت امیر و عترت کو جو نمانئے یہ تولا ریب ہے
کہ مکذب و مخالف حضرت امیر کا ہوا اور حقیقت اس اجماع کی اور تصدیق و بیعت کرنا حضرت امیر
کا اور آپکی کتابون سے ثابت ہی ہو چکا تو اب شیعہ کا نقصان نہ ماننے مین کیون نہین شیعہ تو اپنے
اصول کے موافق کافر ہو جاوینگے آپ ایسے کیون مطمئن ہو گئے اور ہر زمانہ مین امام کا ہونا ہمارے
نزدیک کسی حدیث سے ثابت نہین آپ کا محض دعوے بلا دلیل ہے اور ایسا ہی نص امامت
ائمہ اثنا عشر اہل سنت کی کتابون سے کہین ثابت نہین آپ تو مدعی تھے کہ کتب اہل سنت سے
سب اپنا مذہب ثابت کر دونگا تو وہ نصوص پیش کرو تاکہ تمہارا حوصلہ معلوم ہوا ور تمہاری نہج البلاغت
سے خود حضرت امیر کی ہی امامت بالشوریٰ ثابت ہوئی تو یہ دعوے شیعہ کے مذہب کے موافق
بھی بلا دلیل ہی رہا سو الحمد للہ کہ شیعہ کی کتب سے ثابت ہوا کہ امامت ظاہری بالشوریٰ ہوئی ہے
تو جو لوگ بمشاورہ خلفا رہے انکو شیعہ امام حق نہ جان کر بلا تعرف امام زمانہ مرتے ہین اور
بزعم خود کافر ہوتے ہین اور سنی امام حق کو حق اور ظاہر کو ظاہر باطن کو باطن پہچان کر عامل
و اعطوا کل ذی حق حقہ ہو کر مومنین برضا عترت مرتے ہین حق تعالی شیعون کو بھی ہدایت کرے تا حق
کو حق جانین اور اپنے باطل سے باز آدین واللہ الہادے۔

جواب سوال ہفتم۔ حضرت عائشہ کی حضرت علی سے خطا لڑائی ہوئی اور پھر تائب بھی
ہو گئین مگر محاربہ علی ہرگز کفر و ارتداد نہین یہ سائل اور اسکے اسلاف کی کتنی جہالت اپنی کتب
اور اقوال ائمہ سے ہے کہ حضرت امیر کا ارشاد کہ اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام۔ پہلے نقل
ہو چکا اب شیعہ خلاف حضرت امیر کے جو مومنین کو کافر بتاتے ہین مکذب حضرت امیر ہو کر
بزعم خود کافر بنتے ہین بڑی حسرت کی جا ہے کہ اپنی کتابون کو بھی نہین مانتے اور ابو بکر نے حکم خدا و رسول
کو ہرگز منسوخ نہین کیا امامت بلا فصل حق حضرت امیر کا بحکم خدائے تعالی ہونا محض تمہارا ہی تخیل فاسد ہے
نہین ثابت تو کیا ہوتا اور بالفرض اگر ہے تو خود حضرت امیر ہی ناسخ اس کے ہوئے کہ آپ نے بیعت
کی اور ہمیشہ اس خلافت کو حق کہتے رہے بلکہ تمہاری کتب سے تو حق خلافت بلا فصل ابو بکر

کا بھی ثابت ہے طبرسی آپ کا مفسر مجمع البیان مین لکھتا ہے۔ قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلا یوما لعائشۃ
مع جاریتہ القبطیہ فوقفت حفصۃ علی ذلک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تعلمی عائشۃ بذلک
وحرم ماریۃ علی نفسہ فاعلمت حفصۃ عائشۃ الخبر واستکتمتہا ایاہ فاطلع اللہ نبیہ علی ذلک وہو قولہ و
اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا یعنی حفصۃ وعائشۃ ولما حرم ماریۃ اخبر حفصۃ انہ یملک من بعدہ
ابوبکر وعمر الخ۔ کہا گیا کہ رسول اللہ نے خلوت کی عائشہ کے دن میں اپنی جاریہ قبطیہ سے پس حفصہ
اس پر مطلع ہوگئی کہا رسول اللہ نے نہ عائشہ کو خبر مت کیجو اس بات کی اور حرام کیا ماریہ قبطیہ کو
اپنے اوپر پس جتلادیا حفصہ نے عائشہ کو یہ خبر اور چھپایا حضرت سے پس خبردار کیا اللہ نے نبی اپنے
کو اس بات کا اور یہ ہی ہے مراد قول اللہ تعالیٰ کی واذ اسر النبی الخ۔ یعنی حفصہ اور عائشہ اور جب
حرام کیا آپ نے ماریہ کو خبر دی تھی حفصہ کو کہ مالک ہوں گے بعد میرے ابوبکر وعمر سبحان اللہ کیسا
صاف خلافت شیخین بلافصل مذکور ہے مگر شیعہ کے تعصب نے نظر انصاف بند کر دی اب مکذب
حکم خدا و رسول شیعہ ہین یا نہین انصاف کرو کفر میں کون مبتلا ہے اور صدیق ہونا حضرت ابوبکر
کا بشہادت معصوم محمد باقر ادپر ثابت ہوگیا اب انکو صدیق نہ جاننے والا دیکھو کون ہوا بات
یہ کہ کسی کو کوئی خطا ہو بوجہ خصوصیت اور کسی کو نہ ہو تو کیا شکایت ہے حضرت علی کو خطاب اسد اللہ
ہو حسنین اور عمار وحذیفہ کو کیوں نہ ہوا یہ آپ کی سفاہت کی باتین ہین ان کا کیا جواب الحاصل
ہم ثابت کر چکے کہ یہ قتال خطا سے ہوا جب انبیا باوجود عصمت خطا سے مامون نہ ہوئے
تو حضرت عائشہ تو کچھ معصوم بھی نہین تھین اور تائبہ بھی ہوگئین اب آپکی بات کا ذکر منہ پر لانا ایک
جہالت ہے مگر آپ کی دانشمندی پر ہم غش ہین کہ آپس کی بات نہونی اور عترت کی برابر
زوجہ کے نہونے کی دلیل کیا عجیب آپ نے لکھی ہے وہ یہ کہ زوجہ انبیا مرتد بھی ہوگئی
ہین آپ کے حواس ٹھکانے نہین ہے عترت نبی کی بھی مرتد ہوگئی ہے پسر نوح کی خبر قرآن
مین موجود ہے شاید یہ قصہ بھی الحاقی آپ کے نزدیک ہوگا سو اس بات مین تو زوجہ وعترت
برابر ہوگئی کوئی اور دلیل تلاش کرو مگر آپ کو کتنا مالیخولیا ہے کہ حضرت عائشہ اور حفصہ کو مرتد
و کافر تم قرار دیتے ہو ہم پوچھتے ہین کہ جب ان سے خیانت ہوئی اور وہ خیانت کوئی کفر
نہین تہا بلکہ افشاء سر تحریم ماریہ تہا اور وجہ افشا کی بھی یہ تہی کہ وہ اس امر کو امر مذہب سمجھتی تہین

امر جو بہین سمجھتی ہین تو وہ اس خیانت سے تمہارے نزدیک جب ہی مرتد ہو گئی تھین یا بعد وفات حضرت سرورعالم کے اگر جب ہی معاذاللہ مرتد ہو گئی تھین تو پہر جو حضرت نے انکو گھر مین رکھا اور معاملہ زوجیت کا برتا تو حضرت پر معاذاللہ الزام لگتا ہی کیونکہ مرتدہ سے نکاح ہو سکتا ہی نہ مرتد عورت سے کسی اور طرح تصرف روا ہی اور اگر بعد وفات حضرت کے مرتد ہوئین اس گناہ سے تو یہ بات ممکن نہین کہ گناہ آج ہوا اور اس کا حکم ایک مدت کے بعد ثابت ہو شاید یہ بھی کوئی قاعدہ شیعہ کے مذہب مین ہوگا اور اگر بعد وفات کے اور گناہ سے ارتداد ہوا تو اس طعن کو بیچ مین گانٹا کیا ہرزہ درائی ہے اور اس گناہ کو بیان کرو اور وہ گناہ جو تمہارے دماغ مین پکا ہے یعنی محاربہ علی تو اس کا دفع کئی بار ہو چکا اگر عقل ہی تو سمجھ لو ورنہ بوجہل ہو اب سنو کہ جب آیات تخییر نازل ہوئی اور سب سے پہلے حضرت نے عائشہ پر پڑہین تو عائشہ نے آخرت کو پسند کیا اور حضرت کی خدمت مین رہین اور ایسا ہی حفصہ اور سب ازواج نے چنانچہ تفاسیر شیعہ موجود ہین دیکھلو تو ذرا ہوش کرو کہ رجوع اور بازگشت انکی ثابت ہوئی یا نہین کیونکہ یہ آیات جب نازل ہوئی ہین کہ جب حضرت نے اس قصہ افشار راز کے بعد عزلت کی اور بعد ایک ماہ کے تشریف گہر مین لائے اور سب ازواج سے وعدہ جو آیات تخییر مین حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔ ترجمہ اور اگر تم ارادہ کرتی ہو اللہ اور رسول اور آخرت کا تو اللہ تعالیٰ نے مہیا کیا ہے تمہاری نیکیون کے لیئے بڑا اجر اس وعدہ مین بسبب اختیار کرنے رسول اللہ کے داخل ہو گئین کہ نہین ذرا آنکھ کہولو قرآن پر کیسا غیبہ کو عبور ہے جو کچھ معلوم کرے سنے سنائے ڈہکوسلے پیش کر دینے آتے ہین اور جب حضرت کو حکم ہوا اس واقعہ کے بعد کہ لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِہِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ترجمہ نہین حلال تجھکو اور عورتین آیندہ کو اور نہ یہ بات کہ بدلے تو انکی عوض اور عورتین اور حضرت نے حسب اس حکم کے ان کو تا مدت عمر گہر مین اور نکاح میں رکھا تو کہو کہ وجہ اسکی قبول رجوع انکی تھی یا معاذاللہ خائنات اور مرتدات کو ہی رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ آنکھ کہول کر قرآن کو دیکھا تو ہوتا حاصل یہ کہ بعد اس واقعہ کے آیات خیار نازل ہوئی اس میں یہ حکم تہا کہ جو رسول اور آخرت کو اختیار کرے اس کو تو اجر بیشمار ملے گا اور جو دنیا کو اختیار کرے اسکو رخصت کر دو اور پھر ازواج نے آخرت کو قبول کیا اور حضرت کو حکم عدم تبدیل کا ہوا تو رجوع انکی عند اللہ معتبر

وبا خلاص ثابت ہو گئی اور آخرت میں داخل ہوئین ورمنکر اس رجوع کا ذکر کہ الطیبات للطیبین۔
حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے جو زوجہ کسی نبی کی مرتد ہوئی نکالی گئی اور ازواج حضرت مسلمات
طیبات تہیں وہ ساری عمر نبی کے ساتھ رہین اس مین اور اس مین جو فرق نہ جانے احمق ہے اور خود
سورہ تحریم مین اول گناہ بتلا کر ارشاد توبہ کیا اور پھر طرح طرح سے ڈرایا اور ارشاد کیا کہ کچہ زوجیت
رسول کی زعم میں مت آنا کہ زوجہ نوح ولوط جو خیانت سے باز نہ آئین تو دنیا مین خدمت رسول
سے دور ہوئین اور آخرت مین دوزخ میں گئین اگر تم بھی باز نہ آؤ گی تو دنیا مین بھی نکالی جاؤ گی
رسول کی خدمت سے اور آخرت مین بھی مآل بد ہو گا اور پھر ساتھ اس کے فرمایا کہ یوم لا یخزی اللہ
النبی والذین آمنوا معہ۔ جس دن رسوا نہ کرے گا اللہ رسول کو اور اُسکے ساتھ کے مومنون کو
تو لو کہ جو زوجات حضرت کے ساتھ رہین اور خدمت سے نہ نکالی گئین بلکہ حکم ہوا کہ انکو مت
بدلو تو بوجہ رجوع الی اللہ ہی یہ وعدہ اُنکو دیا گیا تہا یا معاذ اللہ حقتعالیٰ نے بھی جہوٹ فرمادیا تھا
کہ اگر باز نہ آؤ گی نکالی جاؤ گی کہ باوجود عدم رجوع نہ نکالا بلکہ اسی آیت سے جس سے آپ اعراض
کرتے ہین رجوع ثابت ہے کیونکہ فرمایا کہ اگر توبہ کرو تو قبول ہو گی تو بہ تمہاری پس البتہ مائل
ہو گئے ہین دل تمہارے اور اگر چڑہائی کرو گی رسول پر تو اللہ اس کا ناصر ہے الخ اور توبہ کے
مقابلہ مین چڑہائی کا ذکر فرمایا تو چڑہائی عدم توبہ ہی بہیر حبیب اللہ نے کوئی صدمہ انکو نہ دیا بلکہ عدم
تبدیل کی بشارت فرمادی اور نہ جبریل اور مومنین کی طرف سے کچہ اُن کو صدمہ آیا تو رجوع صاف
ظاہر ہے قیاس استثنائی تو آپ نے ایساغوجی میں بھی پڑہا ہو گا کہ رفع تالی سے رفع مقدم کا
نتیجہ نکلتا ہے کچہ تو فکر کرو بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کو بھی نہ پوچھا سمجھا یون ہی منہ سے جو
جی چاہا بک دیا کچہ تو شرماؤ قرآن تفسیر مین تو سب کچہ موجود ہے مگر فہم خداداد ہے ۵
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ اور اگر محض عتاب خداوندی پر اکراہ اکڑ کر طعن
کرتے ہو اور ارتداد کا لفظ بکتے ہو تو دیکھو خود شروع سورہ تحریم مین۔ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک
جناب رسالت پر عتاب ہی تو آپ کی شان مین بھی کچہ بکو اور غفور و رحیم کا لفظ خود قرینہ ہے کہ حضرت سے
یہ تحریم حلال موجب نارضامندی آلٰہی کا ہوا جسکو معاف فرماتے ہین اور حضرت پر چند بار عتاب ہوا ہے
مگر یہ عتاب بطور شفقت ہے کہ اپنے مقبولون کو تربیت فرماتے ہین ایسا ہی ازواج نبی پر عتاب تہدید

اصلاح کے لئے ہے ع چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ الحاصل رجوع انکی قرآن سے ثابت ہوئی سائل ذرا آنکھ کھولکر دیکھے اور حسب وعدہ اپنے تسلیم کرے اور مسلمان ہووے اور چونکہ عائشہ محبوبہ رسول اللہ ہین انکی ایذا بھی ایذاے رسول اللہ ہے اور یہ روایات سائل کی عبور صراط پر سے موقوف اجازت حضرت امیر پر ہو اور قبر مین سوال امامت حضرت امیر کا ہو گا روافض کی روایات ہین سدی صغیر رافضی کذاب تھا اہل سنت پر ان روایات سے حجت لانی جہل ہے دان مسلمانو تعجب کہ اہل سنت حب علی کو عبادت جانتے ہین اور ان کو امام پہچانتے ہین چنانچہ حضرت عائشہ نے خود روایت کیا ہی تو ہمکو کیا اندیشہ ہے تو ہمکو اس سے عین راحت ہو اور منکر علی کو اور برا کہنے والے آپکے کو ہم برا جانتے ہین مگر روافض کو فکر چاہیئے کہ محبت کے پردہ مین کیسا کچہ حضرت امیر کو برا کہا ہے اور اذیت ابولہب وغیرہ کفار کی حضرت رسالت کو بوجہ کفر اور عداوت اسلام تھی اور قتال حضرت عائشہ کا بوجہ خطا ہوا تھا کہ مقصود اصلی انکا اصلاح بین المسلمین اور استیفار قصاص تہا کہ وہ بھی حکم اسلام ہی تو اسکو اس پر قیاس کرنا سخت کم فہمی ہے خدا جانے یہ سائل کچہ علم بھی رکھتا ہی یا نہین اور ایسا ہی قتل ہابیل عمداً غیر مشروع بات پر ہوا قابل نے یہان باوجودیکہ حکم خدا کو جان چکا تھا کہ اس عورت سے میرا نکاح نہین ہو سکتا مقتول مظلوم کو بلا وجہ دبغیر شبہ حسد کے سبب قتل کیا تھا اور یہان تمکو معلوم ہو لیا کہ محض اصلاح مشروع مقصود تہا اور قتال شورانگیزی مفسدین سے ہوا اور وہ لوگ عالم خفایا نہین سمجھے جب شروع قتال اس طرف سے دیکھا جاتا کہ امیر کے حکم سے ہی ہوا ہے اور پھر بھی خطا ہم انکی طرف سے رکھتے ہین ورنہ باوجود قرارداد صلح کے حضرت علی نے کہ عالم ما یکون تھے کیون تفتیش کی اور شریک قتال بجز مفسدین ہو گئے حالانکہ جانتے تھے کہ میرے لشکر مین اہل فساد بھی بھرے ہوئے ہین چنانچہ نہج البلاغہ کے خطبون سے خوبی بعض لشکریان جناب امیر معلوم ہو سکتی ہے ایک عبارت نقل کرتا ہون مشتے نمونہ باشد از خروارے ٭ قال

رضی اللہ المغرور واللہ من غررتموہ ومن فاز بکم فاز بالسہم الاخیب ومن رمی بکم رمی بافوق ناصل اصبحت اصدق قولکم ولا اطمع فی نصرکم ولا اوعد العدو بکم ترجمہ۔ دہوکے مین ڈالا گیا وہ ہے کہ واللہ جسکو تم نے فریب دیا اور جسکو حاصل ہوئے تم حاصل ہوا اس کو ناقص حصہ اور

اور جو تیر مارا گیا تمہارے ساتھ مارا گیا بڑے تیر سے صبح کی مین واللہ اس حال مین کہ تصدیق
نہین کرتا تمہارے قول کی اور نہین طمع کرتا تمہاری نصرت مین اور نہین ڈراتا مین ساتھ تمہارے
دشمن کو۔ سبحان اللہ حضرت امیر کو اب بعد تجربہ خود انکا کذب ظاہر ہوگیا کہ آپ بھی اُن کا
عدم اعتبار قول بحلف فرماتے ہین تو اب اگر کوئی کہے کہ وہ تو عالم ماکون تھے کیون اُن کے قول
پر خطا مین پڑے تو حضرت علی بھی خاطی ہوتے ہین سو یہ سائل مجتہد کتنا بڑا عالم ہے کہ سبحان اللہ
اِس واقعہ کو اُس پر قیاس کرتا ہے جائے انصاف و تامل ہے اور سائل جیسا شیعہ بے ادب
ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہین ہوسکتا کیونکہ اگر ایک آیہ قرآن شریف کا
کوئی کلمہ گو منکر و مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف مُنہ کرنے سے مومن نہین
ہوتا تم صدہا آیات کے مکذب اور عترت کے اقوال کے مخالف ہو اور خود عترت کی طرف
کیسے کیسے نقصان لگاتے ہو خصوصًا حضرت کلثوم کہ معاذ اللہ اَوّلُ فرجٍ غُصبَ منّا تمہارا
مجتہد کہتا ہے اور حضرت امیر کی شان مین کیا کیا واہیات اعتقاد کیے ہوئے ہو چنانچہ
اوپر کے جوابون مین کچھ مذکور ہوا پھر دعوے محبت و تمسک ثقلین کس مُنہ سے کرتے ہو
کچھ شرم کرو بس تم خارج از اسلام ہو اور حضرت عائشہ ام المومنین ہین نہ ام الکافرین تمکو اُن
سے کیا علاقہ اذیت محبوبۂ رسول خدا اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسول کا کافر
اور پھر بعد تسلیم عاق پر لعنت ہے اور عاق اپنی مادر کا جنت مین نہین جاتا۔ ام المومنین اکمل المومنین
محبوبۂ رسول امین کا عاق قطعًا جہنمی ہے ایسے شریرون کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی اپنے باپ کافر سے کوئی کلام گستاخی کا نہین کیا جب انکے
باپ نے کہا کہ اگر تو باز نہ آویگا تو تجھکو سنگسار کردونگا اور تو مجھسے الگ ہوجا تو آپ نے
فرمایا کہ سلام علیک مین تمہارے واسطے استغفار کرونگا اللہ سے یہ سورۂ مریم مین موجود
ہے دیکھو اور پھر بعد ہجرت کے آپنے دعا کی جب حکم ہوا کہ وہ کافر ہے اُس کے واسطے دعا
مت کرو آپ اُس سے بیزار ہوگئے یہ سورہ توبہ مین موجود ہے اب آپ سیرت حضرت
ابراہیم کو دیکھو کہ باوجود کفر پدر کے ملایم کلامی اور استغفار کرتے رہے اور انکے تشدد پر بھی سلام
ہی کہا اور اپنی شرارت کو دیکھو کہ باوجودیکہ عائشہ محبوبہ رسول اللہ ہین اور ام المومنین اور ایمان

ایمان کامل رکہتی ہین تم انکو لعن کرکے اپنی عاقبت خراب کرتے ہو اور پہر اپنے آپ کو متبع ابراہیم بتاتے ہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ اس ہٹ دہرمی اور بے شرمی کا کیا علاج باقی سائل کی ہزلیات پہکڑ ہے عاقل خود جان لے گا کہ کیسا واہیات اُس کا کلام بے معنی ہے ان الفاظ بیہودہ کا جواب ضرور نہین اور ویساہی نہر پینے دلانے والا حضرت حسن کا ناحق عمداً قاتل وہالک ہوا ہے فاسق ہے خلاف محارب کے کہ وہ خطا سے واقع ہوا اور بلکہ حسب اصول شیعہ حضرت امیر سے سخت خطا ہوئی کہ قتال عائشہ مین کذاب کے قول پر باوجودیکہ انکو کذاب جانتے تے عمل کیا بخلاف مقابلین کے کہ وہ عالم مایکون نہین تہے اُس کو اور اُس کو برا بر جاننے والا محض احمق جاہل ہی حیف کہ دعوی علم اور سرو بن کی تمیز نہین اور ہم کہتے ہین کہ وہ تینو فرقے ناجی تے کیونکہ عقائد واصول وایمان مین سب متفق تے نزاع فقط ایک بات مین ہے کہ وہ رکن دین نہین مگر جس سے خطا ہوئی وہ معافی مین ہے اور جس نے دیدہ دانستہ کیا وہ گنہگار بعد توبہ کے معاف ہوا اور شیعہ محض براہ عناد مخالف ثقلین کے ہین مخالف قرآن شریف کے جو ہوا وہ مردود ہے اور نصوص تمہاری موضوع خلاف ثقلین واجب الترک ہین سب کا بیان سابق مشرح ہوچکا تکرار کی ضرورت نہین اب اگر کچھ بھی بوئے ایمان ہے تو اُسکو بوجھو اور اپنی خبث عقائد سے باز آو اور ہمکو بشارت اپنی توبہ اور ایمان کی دو واللہ الہادی

جواب سوال ہشتم ۔ اللہ اکبر یہ سائل کتنا بدحواس آدمی ہے کہ ایسی مشہور بات کو کہ زبان زد خاص وعام ہے کس طرح اُلٹا بیان کرتا ہے اے شیعو ذرا اپنے اس مجتہد قمقام کی تحقیق کو سُنو کہ حضرت حسن کے ساتھ قریب ایک لاکھ آدمی نے جان دینے پر بیعت کی تھی اور سب جان فدا کرنے کو مستعد تہے حضرت حسن نے محض محافظۂ خون مسلمین کے لیے صلح کی نہ عجز وضعف سے چنانچہ حضرت حسن کا خطبہ موجود ہے کہ فرمایا ۔ اِنَّ مُعَاوِیَۃَ قَدۡ نَازَعَنِیۡ حَقًّالِّی دُوۡنَہٗ فَنَظَرۡتُ الصَّلَاحَ لِلۡاَمۡرِ وَقَطۡعِ الۡفِتۡنَۃِ وَقَد کنتم بایعتمونی علی ان تسالموا من سالمنی وتحاربوا من حاربنی ورایت ان حقن دماء المسلمین خیر من سفکہا ولم ارد بذلک الا اصلاحکم ۔ ترجمہ تحقیق معاویہ نے بیشک جہگڑا کیا مجھ سے میرے حق مین نہ اُسکی حق مین سو دیکھی مین نے مستحسن اصلاح اس کام مین اور قطع کرنا فتنہ کو اور البتہ بیعت کی تھی تم نے مجھسے اس بات پر کہ صلح کرو تم میرے مصالح سے اور حرب کرو محارب میرے سے اور جانا مین نے کہ حفاظت خونون مسلمانون کی بہتر ہے خونریزی سے اور نہین ارادہ میرا اس صلح

سے مگر بھلائی تمہاری اور حضرت حسین کا قول کتب شیعہ میں موجود ہے کہ اگر میری ناک کاٹی جاتی تو میرے نزدیک اس صلح سے کہ بھائی میرے حسن نے کی بہتر تھا اور ظاہر ہے کہ یہ غیرت باوجود قدرت و توقع غلبہ کے آتی ہے ورنہ بیچارگی میں کیا غیرت کی بات ہے سو آپ کے یہ مجتہد اے شیعو حضرت حسن کو تو بے ناصر و مددگار قرار دیتے ہین اور مجبورانہ صلح کرنیوالے خلاف اپنی کتب کی روایات کی ٹھیراتے ہین اور حضرت حسین جو محض غداران کوفہ کے بہروسے گھر سے نکلے اور راہ میں محصور ہوئے کہ سوائے چند نفر اہل بیت کے کوئی ناصر و رفیق نہ تھا ہر چہار طرف فوج اعدا تھی فقط اتنا ہی چاہتے تھے کہ بیعت کرو اور جہان چاہو رہو اور جو چاہو کرو اتنی بات کو قبول نہ کیا اور کس بیکسی میں تنہا جانا شہید ہوئے ہر شخص مرثیہ خوان عامی جانتا ہے اُنکو آپکے مجتہد العصر فرماتے ہین کہ ناصر و مددگار ملے اور شہید ہوئے کیسا آفتاب کو خاک سے چھپاتے ہین کیا قیامت دروغ ہے ہرچند سب آپکے اقوال ایسے ہی ہین مگر یہ قول ہر عامی بازاری بھی جان سکتا ہے کہ غلط ہے اور دیگر اُنکے کذب کو واقف کار پہچانتے ہین اور یہان سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خلافت معاویہ کو حضرت حسن نے نظر اصلاح جائز رکھا اگرچہ خلافت نبوت نہ تھی مگر خلافت ملوکانہ تھی اور نہج البلاغۃ مین حضرت امیر سے منقول ہے کہ فرمایا لابد للناس من امیر بر او فاجر ترجمہ۔ ضرور ہے آدمیون کے واسطے کوئی امیر نیک ہو یا گنہگار الحمد للہ کہ اس قول حضرت امیر سے اور فعل حضرت حسن سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خلیفہ کا معصوم ہونا ضرور نہین اور گنہگار بھی خلیفہ اور امیر ہوتا ہے اگرچہ خلافت نبوت نہو مگر خلافت ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی اور اہل سنت کے نزدیک چار ہی خلیفہ حق ہوئے اور بنائے دین اُن پر محض آپ کا طوفان ہی اہل سنت تو چاویہ اور پانچوین حضرت حسن چھ مہینہ کو پانچون کو خلیفہ بسیرت نبوت جانتے ہین اور حضرت حسن سے امام مہدی تک سب کو خلافت ظاہرہ کا خواہ مخواہ اعتقاد نہین کرتے امام باطل سمجھتے ہین اور اُنکے دورہ مین جو خلفاء ہے وہ ملوک تھے انکو ہم کب امام نبوت کہتے ہین البتہ اکثر ان مین جابر تھے اور بعض عادل بھی تھے۔ مگر تم شیعو ذرا گریبان مین منہ ڈالکر دیکھو کہ امام کس واسطے ہوتا ہے آیا گھر مین چھپ کے گمنام ہو جانے کے واسطے یا انتظام ملک و مال و رعایا و داد مظلوم و قمع کفر و جہاد کیواسطے یون محض اپنے خیال مین یہ بکا کرے مین شاہ عالم ہون اور سب ملک و مال و رعایا میری ہی ہی۔ حالانکہ گھر تک کا مالک نہوا ور جان تک پر اس قدر رکھتا ہو ہر کوئی امام بن بیٹھا کرے

اور شیعہ اسکو امام و بادشاہ قرار دیکر تسلیم کرلیا کرین پہر بارہ مین کیا حصر کرنا ضرور ہے ذرا عقل کی بات
کہو چنانچہ اس زمانہ مین ایک سید مجنون آپ کو ہندوستان کا بادشاہ سمجہے ہین سبحان اللہ اپنے منہ
میان مٹہو تو یہ تو بقول آپ کے ہوا دبت کا امام بنا نا ہوا ایسا تو ہر ایک امام ہے کچہ کسی کی خصوصیت
نہین اور ہم لکہ چکے ہین کہ لیاقت امامت ظاہرہ بھی ان سب حضرات مین اکمل تھی مگر ظاہر مین وقوع
نہین ہوا۔ اگر استعداد کا نام امامت ہے تو اپنی اصطلاح کے مختار ہو پہر اہل سنت سے کیون الجہتے
ہو۔ ورنہ شرم کی بات ہے کہ ایسی بات کہو کہ عقل و نقل کے بالکل خلاف ہو اور حضرت حسینؓ دعوے
کرنے سے کوئی سے بھی خلیفہ نہین ہوئے اگر آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو جاتی تو جب پوچہنا تھا ورنہ
اوپر لیاقت کا ذکر ہو چکا ہے اور یہ کہ اُن کے دعویٰ سے حصہ پانچ خلفاء خلافت نبوت کا باطل
ہو گیا تھا یہ جہالت ہے اگر عقل ہو تو ظاہر بات ہے دعویٰ کرنے سے خلیفہ تو نہین ہو جاتا اگر یہ خلیفہ
ہو جاتے بالفرض تو ہم اُنکو چہٹا گن لیتے مگر نہ ہوئے تو اب کیا گن لین اور ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ خلیفہ
ظاہری ہوئے تو اب وہ خلیفہ سادس ہمارے نزدیک ہو جاوین گے سو اسمین کچہ ہم پر الزام
نہین ہو سکتا ذرا عقل درکار ہے اور پہلے پانچ خلفاء باجماع اہل حق امام حق تھے اور اجماعی ہونا
اُنکا ثابت ہو چکا اوپر کے جوابون مین دیکھو مگر اجماع جیسا پانچ پہلون پر ہوا تہا یزید پر کونسا اجماع اہل
حق ہوا تہا وہ تو متغلب بزور ہو گیا تہا اور اجماع عوام کچہ معتبر نہین اسکو اُس پر قیاس کرنا کمال بلادت
ہے اس اجماع کو حضرت امیر نے جائز رکھا اسکو حضرت حسین اور عبداللہ بن زبیر نے رد کیا کجا زمین کجا
آسمان ہوش درکار ہے حیف صد حیف آپکو کیا کہا جاوے ایسی حجت تو کسی شیعہ سے آجتک نہین بن آئی تھی
آپ ہی کا علم ہے کہ حضرت حسین نے اپنے وقت کے جابر و متغلب کو جو ثمانکر دعوے استحقاق خلافت
کیا تو پہلی خلافتین جو باجماع حضرت امیرؓ و حسن وغیرہم محمد و حسین ثقلین ہوئی تہین وہ سب باطل ہو گئین
حتی کہ خلافت حضرت امیرؓ و حسن بھی کیونکہ وہ بھی اجماعی ہی تھین سبحان اللہ ذکر سر شہادت حسین نے
آپکا علم و فہم و نکتہ سے خوب ظاہر کر دی اور باقی ظلم کی نسبت کرنی خلفاء ثلثہ کی طرف یہ سفاہت
قدیمہ ہی اسکا جواب وافی اوپر کے جوابون میں آچکا مگر حضرت حسن باوجود استطاعت حضرت معاویہ کو
اپنا حق دے بیٹھے تو البتہ اُنکی جناب مین تو کچہ بہت ہی گستاخی تم کرو گے کہ انہون نے بڑا سخت ظلم
کیا ہو معاذ اللہ اب حقیقت خلفاء خمسہ کی اور تغلب یزید پلید کا مثل آفتاب روشن ہو گیا اگر کور باطن

نہ سمجھے تو کسی کا کیا قصور ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ و اللہ الہادی

جواب سوال نہم۔ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کے معنی یہ ہین کہ بعض کو ماننے اور بعض کو نہ ماننے مثلاً۔
جیسا آیات مدح مہاجرین و انصار کو اور آیۂ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کو اور آیۂ فان اللہ اعد للمحسنات
منکن اجرًا عظیما۔ کو اور آیات حرمت تقیہ وغیرہا آیات کو نہ ماننے کسی کو الحاقی کہدے کسی مین تحریف معنوی
کرنے کسیکو تحریف لفظی بتا دیوے جیسا آیۂ ان تکون امۃ ہی اربی من امۃ مین اُمۃ کی جا ائمہ کا لفظ بتا دے
اور علیٰ ہذا اور معنی حسبنا کتاب اللہ کے مطابق آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے ہین کہ
جب اکمال دین کا قرآن لفظہ سے حضرت حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کچھ کسی دوسری شے کی حاجت باقی
نہین رکھی تو کتاب اللہ بس ہوگئی اور حدیث انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی
احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی۔ اور دوسری روایت مین فرمایا و لن یتفرقا حتی یردا علی
الحوض یہ قول اس حدیث کے بھی من کل الوجوہ موافق و مطابق ہے کیونکہ دونون ثقلین باہم مطابق
ہین نہ مخالف اور قرآن اعظم ہے عترت سے اور دونون کا افتراق بھی غیر ممکن بسبب ارشاد حضرت رسالت
کے سو تمسک باعظم الثقلین بھی بالضرور ہوا لہذا حسبنا کتاب اللہ کے معنی بعینہ تمسکنا بالثقلین ہوئے تو بس
حسبنا کتاب اللہ قول اہل ایمان و اذعان کا ٹھیرا و نؤمن ببعض و نکفر ببعض طریقۂ اہل بطلان و خذلان کا
نکلا اور دونون مین فرق کالشمس فی نصف النہار معلوم ہوگیا اور علیٰ ہذا القیاس انہ لمجنون کفار بکتے تھے
کہ قول حضرت کا قابل اعتبار نہین اپنے جی چاہتا کرو سو جو قوم نسخ جمیع احکام کا ائمہ سے بعد وفات رسول اللہ
کے جائز کہتی ہے تو باوجود استقرار امر و نہی کے کہ بامر خداوندی ہوا پھر بدلنا انکے نزدیک معاذ اللہ کم
فہمی رسول اللہ او بیعقلی حضرت رسالت کا باعث ہوگا اور سب آیات مدح اصحاب و ازواج وغیرہا کا نہ
ماننا بعینہ مثل کفار مکہ مجنون جاننا رسول کا ہے کہ انکا مقصود بھی مجنون کہنے سے حکم کا نہ ماننا تھا اور خود
شیخین کو وزیر و مشیر بنانا اور غار مین ساتھ لینا باوصف اس کفر و دشمنی کے کہ بزعم شیعہ ہے، اور انکی بیٹیون کو
گھر مین رکھنا حالانکہ وہ بھی دشمن جان کافرہ تھین بزعم شیعہ ناہنجار یہ عین بیعقلی ہی معاذ اللہ سو یہ لفظ شیعہ پر البتہ
خوب مطابق ہوتا ہے اور لفظ لیہجر جو آپ نقل کرتے ہین اس مین خوب داد تحریف دیتے ہو اہل سنت
کی کسی کتاب مین کسی روایت مین کہین یہ لفظ نہین اس کو ثابت کرو البتہ اہجر بہمزہ استفہام انکاری ہے
یا ہجر بحذف ہمزۂ استفہام اور معنی یہ کہ آپ کچھ بہکتے نہین خود آپ ہی سے استفسار کرو کیون تکرار کرتے ہو پھر

بہر حال لفظ بچیر لفظ عین ایمان ہے کہ حضرت رسالت پر بدیان نہین ہوسکتا اب ان دو لو لفظون مین فرق مین معلوم ہوگیا ؎ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ، مگر حیف کہ رسول اللہ کو ستر بار تاکید ہوئی بزعم شیعہ کہ علی کو وصی بنا دو اور خلیفہ بنادو اور آپ کو ہمیشہ اس کا دھیان رہا فقط ایک عمر کے کہنے سے حضرت اس حکم موکد کہ راس ایمان و دین تھا اور بزعم آپ کے فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ بھی اسی باب مین نازل ہوچکا تہا سرانجام نہ کرسکے اور مرتے دم بھی اسقدر خوف اندیشہ عمر رہا کہ اظہار حق نہ کرسکے حالانکہ مرتے دم کیا کسی کی پروا ہو معاذ اللہ حضرت بھی اس امر کے عدم الفاذ سے عاصی ہی گئے بولو یہ عقیدہ تکذیب خدا تعالیٰ اور رسول اللہ اور کفر بالقرآن اور مخالف عترت ہی یا نہین اے ظالمو ذرا تو سوچ سمجھکر پشیمان ہو ؎ ہرگز نہوئے معتزسخن سے آگاہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

جواب سوال دہم اسکا جواب سوال ہفتم کے جواب مین مذکور ہو لیا یہان پر مختصر لکھنا پڑا ہے تہ غفلت گوش ہوش سے نکال کر سنو کہ مخاطب اس حکم کے مومنین ہین خاصہ خواص مومنین اخص الخصوص اہل عترت واہل بیت و ازواج و اہل قرابت رسول ہین ہین خلاصہ حکم یہ ہی کہ ہرگز کبھی کوئی بزعم اعتماد و ایمان یا تقرب یا قرابت و زوجیت رسول کی نافرمانی نکرے یا گناہ پر مصر نہو کہ عاصی کو کچھ ان وسائل مین سے عذاب خداوندی سے نہین بچاسکتا نہ دیکھو نوح و لوط کا حال دیکھو کہ انکو کچھ زوجیت نے نفع نہ دیا جب گناہ کر کے توبہ کی اور مصر رہین تو دنیا مین نبی کی خدمت سے جدی ہوئین اور آخرت مین دوزخ میں گئین الیساہی اگر کوئی کرے گا تو وہی سزا ہوگی اور بعد اس عتاب کے آیات تخییر مین فہمائش کی جو رسول کو پسند کریگی اسکو بڑے اجر ہین اور پھر حکم ہوا کہ اے رسول انکو مت بدلو اور حضرت نے ساری عمر انکو خدمت مین رکھا تو لاریب اجر عظیم انکو آخرت میں حاصل او معیت رسول اللہ دنیا و آخرت انکی شامل ہوئے اور وعدہ یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ کا تاج انکو ملا اور دشمنان اہل بیت کو خسران و عذاب نصیب ہوا اور اس تہدید عتاب سے کچھ حرج اور نقصان شان اہلبیت میں نہین ہوا اول تو سب بندے اسکے ہین جو چاہے فرماوے عین سعادت اہل سعادت ہے دوسرے یہ کہ تہدید بطور شفقت خداوندی اور تربیت بندگان خاص کے ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت جا قرآن شریف میں ایسے عتاب عنایت آمیز سے یاد ارشاد فرمایا ہی عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ الخ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ ۔ اور خود شروع سورہ تحریم یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سو اب شیعہ حضرت رسالتہ

کی جناب مین بھی کچھ واہیات بولکر اپنے دین و ایمان کو برباد کرین معاذ اللہ الغرض اہل سنت کے نزدیک ایسے
خطاب عتاب کے لائق وہ ہین کہ تقرب الٰہی رکھتے ہین کہ اگر کچھ بھی خلاف رضا ان سے سرزد ہوتا ہے معًا
تنبیہ و تادیب فرماتے ہین اور جو لوگ اپنے ہواء شغوف نفسانیہ مین لور منہمکِ ختم اللہ علی قلوبہم انکے لیے
و املی لہم ان کیدی متین کا ارشاد ہے اب جو سائل اپنے آپ کو متمسک سفینۂ نجات اور اہل سنت کو متخلف
عن سفینۃ العترۃ والآل قرار دیتا ہے تو اُسکے جواب مین عبارت عقاب آل الکذاب کی بحذف و تغیر
بعض الفاظ و عبارت تبرکًا نقل کرتا ہون اور جواب کا اختتام اُس پر کرتا ہون اگرچہ الفاظ تند لکھنے کا قصد نتہا
مگر آپ کی کج ادائی اور ہرزہ درائی و بدلگامی باعث اسکے ہوئی قال سلمہ ربہ بارک اللہ کیا جرأت اور
بیباکی و وقاحت اور چالاکی ہے کہ متمسکین سفینۂ عترت و آل کو متخلفین اور متخلفین سفینۂ عترت و آل کو متمسکین
بتاتے ہین عترت و آل کا آیا یہی تمسک ہے کہ علم نہ چاہیے لعوے بنائے حالانکہ من لا یحضرہ مین ہے کہ من
جدّد قبرًا او مثّل مثالًا فقد خرج عن الاسلام فی قولہ من مثّل مثالًا انہ من ابدع بدعۃ ودعا الیہا و وضع دینًا فقد
خرج من الاسلام و قومی فی ذلک قول الائمۃ۔ یعنی جس نے کہ قبر کی نقل کی یا کوئی تمثال بنائی یعنی بدعت
نکالی اُن لوگون کو اُس کی طرف بلایا اور ایک نیا دین ٹھیرایا تو وہ اسلام کی حد سے باہر آیا یہی ہے
قول ائمہ کا آیا یہی تمسک ہے کہ دلدل سدھائیے تابوت بھرائیے۔ حالانکہ مختار کا یہ فعل نامختار ہے کہ طفیل
بن جعدہ گندہی کی دکان سے کرسی اُٹھالا۔ یا اسکو تابوت السکینہ نام کرکر پجھوایا آیا یہی تمسک ہے کہ بھس
اوڑائیے اور چھیچھڑون مین نوحے گائیے حالانکہ کلینی مین امام سجاد سے مروی ہے کہ انما تحتاج المرءۃ
الی النوح حتی تسیل دمعہا ولا ینبغی لہا ان تقول ہجرًا۔ عورتون کو نوحہ مین اتنا ہی چاہیے کہ آنسو بہ نکلے اور
بیہودہ بکنا نچاہیے آیا یہی تمسک ہے کہ ڈھول بجائے مرثیہ کے پردہ مین حضرت شہر بانو کا رنڈاپا
گائے حالانکہ یہ فعل باتفاق حرام ہے آیا یہ ہی تمسک ہے کہ لوگون کو ناحق رلائیے کتاب حسینہ کی اوٹ
میں جناب نرگس کا سہاگ پوڑہ دکھلائیے۔ حالانکہ یہ ہڈیان لبستہ شیطان ہین آیا یہی تمسک ہے کہ شریعۃ
کی مخالفت کیجئے یہ تجویز مجلسی وغیرہ سلاطین کے آگے سر سجدہ مین دیجئے حالانکہ یہ بنص قران ممنوع ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ والا جناب سید الابرار و ائمہ اطہار اس سجدہ کے زیادہ ترسزاوار تھے نہ
شاہ عباس اور طہماسپ خناس آیا یہی تمسک ہے کہ جناب مرتضوی کو خائف و جبان اور آپ کی
اولاد کو کذاب و مغضوب خوان ٹھیرائیے حالانکہ یہ شجاعت کے منافی ہے آیا یہی تمسک ہے

کہ بتقلید مجوس بے ننگ و ناموس اعیاذ ثلثہ ہوے العید الی احداث کیجیے حالانکہ خم غدیر مین کب جناب امیر کو حضرت نے خلیفہ کیا کہ جس پر عید غدیر مقرر ہوئی اور عید شجاع گہرون کا فعل ہے کہ شہادت فاروقی سنکر خوشی مین آئیے احمد بن اسحاق شیعی نے اسلام مین اسکو رواج دیا مصائب النواصب مین لکھا ہی کہ علمانے اس عید کے جواز کا فتویٰ نہین دیا اخلاف نے پیش خود سبیل خلاف تجویز کیا اور عید نوروز سلاطین ایرانیہ کبرے سیرت مجوسی فطرت نے بطور عید اس دن جشن کیا اُنکے یادگار شیعہ اشرار نے اسلام میں داخل کیا حیلہ کیا کہ آج کے دن جناب مرتضوی سریرآرا ے خلافت مصطفوی ہوئے۔ انہم الفوا آباہم ضالین فہم علی آثارہم یہرعون۔ غرض مشتی نمونہ از خروارے ہے بالجملہ ہر گاہ ملازمان نے اس مقام میں تمسک اور تخلف کا ذکر کیا ضرور ہے کہ متمسکین او متخلفین کا کچھ نشان دیا جاوے پس اصحاب دین اور ارباب اعتماد پر مخفی نہین کہ تخلف خلاف تمسک ہے اور احادیث ماموره تمسک کہ نجات وفلاح کی نسبت وارد ہین از انجملہ ایک حدیث ثقلین ہے کہ انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی یعنے بخطاب امت حضرت کا ارشاد ہے کہ مین تم مین دو چیز گرانبار چھوڑ جاتا ہون کہ جب تک تم ان دونون سے تمسک کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے ایک ان دونون مین بزرگ تر ہے دوسرے سے قرآن خدا اور میرے اقربا دوسرے حدیث نجوم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم میرے اصحاب کا حال ستارون کی طرح ہے ان مین جس کی اقتدا کروگے راہ پاؤگے تیسری حدیث سفینہ کہ مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا غرق۔ میرے گہر والون کا حال کشتی نوح کا سا ہے کہ جو اس کشتی میں سوار ہوا نجات پایا اور جس نے اُس سے پیٹھ پہیری غرق ہوا ملا یعقوب ملتانی افادہ فرماتے ہین کہ ان دونون حدیثون مین جو صحابہ کو نجوم اور اہل بیت کو سفینہ ارشاد فرمایا اس مین یہ اشارہ ہے کہ شریعت کو صحابہ سے سیکہنا چاہیئے اور طریقت اہلبیت سے اسواسطے کہ خوض دریائے حقیقت اور معرفت مین بدون محافظت شریعت اور طریقت کے محال ہی جیسا سفر دریا بدون رکوب سفن اور راہتدا بنجوم متعذر ہے پس وصول الی المطلوب جیسا تنہا بدون مراعاۃ نجوم غیر متصور ہے ویساہی بغیر مراعاۃ رکوب سفن بے اخر بیان اول کا یہ ہے کہ بخلاف محققین قوم بناسی بعض متعصبین مستوجب اللوم اکثر شیعہ زمان جیسا آپ اور آپ کے بھائی باپ قرآن موجود کو صحت اور کمال سے معرا اور تحریف یسیر اور فی الجملہ

تغیر وتبدل سے محفی سمجھتے ہین چنانچہ بابقہ ضمیمہ مین فرماتے ہین کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی ست بر
شیعیان احتجاج بآن لشاید وفی موضع آخر منہا علاوہ آنکہ چون ناظم قرآنی خلیفہ ثالث اند احتجاج بآن بر
شیعیان درست نمے تواند شد انتہی بعبارتہ المفضیۃ الی جسارتہ اور بیان ثانی کا یہ ہے کہ اثنا عشریہ
بالخصوص حضرت عباس اور ابن عباس کو کہ جناب رسالۃ کے چچا اور چچازاد بہائی ہین بد کہتے ہین اس
سبب سے کہ حضرت فاروق اور کلثوم کی تزویج مین واسطے ہوئے تھے حالانکہ شوستری کی مجالس وغیرہ
مین موجود ہے کہ حضرت خیر الناس جناب عباس کی عظمت بجالاتے تہے اور انکے حق مین صلوٰۃ بی دعائے
نہے اسی طرح زبیر بن العوام کو کہ مادر اقدس انکی صفیہ عمہ مکرمہ جناب مصطفویہ اور مرتضویہ ہین جنگ
جمل لی شرکت کی سبب دشمن بتاتے ہین حالانکہ کشف الغمہ مین مکشوف ہے کہ جب اس جنگ مین ابن
جرموز لعین نے آپ کو شربت شہادت پلا یا حضرت امیر کو مژدہ سنایا کہ مین نے تیرے بدخواہ
کو ٹہکانے لگایا آپ نے فرمایا کہ مجہ کو خیر العباد سے یاد ہے کہ زبیر کا قاتل جہنمی ہے غصہ میں آیا اپنے
تئین آپ خنجر سے دار البوار جہنم مین بہنچایا حضرت امیر نے فرمایا لقد صدق رسول اللہ بشر قاتل ابن صفیۃ
بالنار اسی طرح رقیہ اور کلثوم کہ حضرت کی بنات طیبات ہین بہت تحقیق علاقہ زوجیت بینہما وبین
سیدنا عثمان عترت سے کرتے ہین چنانچہ احقاق الحق مین ہے کہ رقیہ وکلثوم نہ حضرت کی دختر تہین
نہ بطن خدیجہ سے اور منہج الفاصلین مین ہے کہ سوائے حضرت فاطمہ کے کوئی دختر آپ کی نہین
حالانکہ قرآن مین بصیغہ جمع ارشاد ہے یا ایہا النبی قل لازواجک وبناتک اور ظاہر ہے کہ اطلاق
جمع کا تین سے کمتر پر درست نہین وبہذا زاد المعاد مین ہے کہ اللہم صلی علی رقیۃ بنت نبیک وعلی
ام کلثوم بنت نبیک اسی طرح اکثر اولاد حسنین کو نہین مانتی اور امام نہین جانتے حسن بن حسن
مثنی اور عبد اللہ محض اور نفس زکیہ وغیرہ کو کہ حسنی ہین کافر مرتد بتاتے ہین حالانکہ جامع اخبار مین ہے
اکرموا اولادی ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ میری اولاد کو گرامی رکہو اور
جو مرا میری آل کی محبت پر تو وہ مرا سنت وجماعت پر امام حسین کی اولاد مین جعفر بن موسیٰ کاظم اور
جعفر بن علی برادر حضرت امام حسن عسکری کو کذاب بتاتے ہین اور سلسلہ امامت کا تا بامام
حسن عسکری پہنچاتے ہین من بعد جعفریہ جعفر بن علی کے امامت کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ
امام حسن عسکری لاولد تہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپ کے فرزند امام آخر الزمان ہین کہ صغر

سن ہین باپ کے روبرو وفات پائی اور بعضون نے حد بلوغ کو پہنچایا۔ فاختلفوا فیہ فقال بعضہم مات فی الصلوٰۃ فجارۃ وقیل قتل وقیل حیٌ غائبٌ منتظر واللہ اعلم۔ اور بیان ثالث کا یہ ہو کہ اہل بیت تحقیقی یعنی ازواج مطہرات جن کے حق مین آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ نازل ہو جیسا ابن عباس وغیرہ نے فرمایا انما انزلت فی نساء النبی خصوصاً صدیقہ اور حفصہ کو اس سبب سے کہ انکی زوجیت مین شیخین کی فضیلت اور عظمت ثابت ہوتی ہی اہل بیت مجازاً بھی نہین جانتے اور جو مجازاً داخل ہین اُن مین حقیقت کو صرف کرتے ہین حالانکہ شان نزول مذکور اور سباق سیاق اسی پر دال ہے کہ آیہ ازواج کے حق مین نازل ہوئی اسواسطے کہ ابتداء یا نساء النبی لستن کاحد من النساء سے لفظ والحکمۃ تک ازواج کی جانب خطاب ہی پس بدون انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام لاحق درمیان مین اور کا حال مذکور ہونا مخالف نص قرآنی ہی اسی واسطے ترمذی وغیرہ مین آیا ہے کہ ہرگاہ اس آیہ نے نزول پایا حضرت نے آل عبا کے حق مین دعا کی کہ اللہم ہؤلاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیراً ام سلمہ نے عرض کیا۔ الست باہلک یارسول اللہ۔ فرمایا۔ انت علی خیر وانت علی مکانک۔ یعنی تو تو بطریق اولی بجائے خود اہلبیت ہے پس معلوم ہوا کہ یہ آیہ ازواج کے حق مین ہے خصوصاً اور اولاد کے حق مین عموماً وا لا دعا کی کیا حاجت تھی اور بیان رابع کا یہ ہے کہ یہ فرقہ باجمعہا تمامی صحابہ کو کافر اور مرتد اعتقاد کرتا ہے۔ اللہم الا شاذ منہم۔ کسی نے بروایت امام صادق لکھا کہ۔ لما مات النبی ارتدت الصحابۃ کلہم الا اربعۃ منہم مقداد وحذیفۃ وسلمان وابوذر۔ حالانکہ جامع الاخبار مین ہے من سب اصحابی فقد کفر۔ اور کتاب خصال مین زبانی امام صادق موجود ہے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ آلاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدریٌ ولا مرجیٌ ولا حروری ولا معتزلیٌ ولا صاحب رأی وکانوا یبکون اللیل ویقولون اقبض روحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر۔ جناب شیخین کہ افضل صحابہ اور یار غار سید الثقلین ہین انکی عداوت اور بیزاری کو عین عبادت جانتے ہین تاآنکہ انکو صنم قریش قرار دیکر دعائے صنمی قریش بنایا ہے اور اسکو دعاء قنوت جناب مرتضوی بتایا ہے حالانکہ احقاق الحق میں زبانی امام صادق انکے حق مین موجود ہے۔ ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ۔ پس اب ان بیانات

اربعہ سے کالنور علی قلل الجبال اتضاح حال ہوا کہ متخلف سفینۂ عترت و آل روافض ہین عموماً اور
ملا زمان مدعی تمسک خصوصاً کہ بفحوائے افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اکثر قرآن و عترت
کہ بیشتر اصحاب و اہلبیت حضرت کے ساتھ بغض اور کفران رکہتے ہین نہ اہل سنت کہ بموداے
لانفرق بین احد منہم۔ سائران بزرگوار اربعہ کی نسبت انکو محبت اور ایمان ہے عموماً اور ختنین کی
نسبت خصوصاً اور یہ خود ظاہر ہے حاجت بیان نہین رہے اس مقام مین دو شبہ کہ اثنا
عشریہ کی سد راہ ہین ایک یہ کہ تمسک کل اہلبیت کا کیا حاجت تمسک بعض بہی نجات کے لیے
کافی ہے کیونکہ اگر کشتی کے کسی کونہ پر بیٹہے تو بہی غرق سے ایمن ہے دفع اس کا یہ ہی کہ اسکام
مین کیسانیہ مختاریہ زیدیہ موسویہ وغیرہا فرق کو گمراہ جاننا غلط ہوگا کیونکہ ہر ایک نے کشتی کا ایک
کنج لیا ہے بلکہ تعیین اثنا عشریہ بہی باطل ہو گی پس بنا رعلیہ تمام مذہب اثنا رعشریہ برہم ہوا اور
حل شبہ یہ ہی کہ ایک کونہ مین بیٹہنا اسوقت نافع ہے کہ اور کسی کونہ مین رخنہ نہو اور ہرگاہ
کسی کنج مین رخنہ کیا بے شبہ غرق ہوگا اور شیعہ کا کوئی فرد ایسا نہین کہ ایک کنج مین بیٹہے اور
دوسرے مین رخنہ نہ ڈالے ہان اہل سنت ہرچند زوایاے مختلفہ مین آمد و شد رکہتے ہین
مگر انکی کشتی کے کسی کنج مین رخنہ نہین دوسرے یہ کہ جناب مجتہد مقام عماد الاسلام مین فرماتے ہین،
کہ حدیث اقتدا مجمل ہے کیونکہ اس مین مذکور نہین کہ کس چیز مین اقتدار شیخین چاہیے گمان کیا جاتا
ہے کہ سبب ارشاد یہ ہوگا کہ کہین تشریف لیے جاتے ہون گے اور شیخین شریف پر ہونگے
کسی نے پوچہا ہوگا کہ مین کس راہ سے آؤن آپ نے فرمایا کہ شیخین کے پیچہے پیچہے آؤ مجکو باُ
اہل انصاف پر یہ بات ظاہر ہے کہ جناب مجتہد باوصف فہم و کیاست۔ کیا اجتہاد کرتے ہے
ہین اور بحکم بنی قصراً او ہدم مصراً تمام تمسکات قوم کی تار پود کو برباد دیا۔ ہائے اتنا بہی نہ سمجہے
کہ یہ اجمال اگر منافی اقتدار شیخین ہے تو وہ اجمال و احتمال کہ احادیث متواترہ مقبولۂ قوم
مستوجب العذاب واللوم مین لاسیما کہ تمسک اہلبیت کی نسبت وارد ہین کیونکر مجوز اقتدار ائمہ
ہونگے باعتراف شیعہ پیدا ہے کہ حصول نجات کے لیے کوئی حدیث حدیث ثقلین سے بڑہ کر
نہین اُس مین بہی وہ اجمال احتمال پیدا ہے کیونکہ اصلاً اُس مین مذکور نہین کہ کس چیز مین انکے ساتھ
تمسک کرنا چاہیے آیا محبت و اخلاص مین یا اتباع و پیروی مین پہر اس تقدیر پر بہی مجمل ہی کہ آیا

وصول مین تمسک چاہیئے جیسا توحید باری اور امامت ائمہ وغیرہ مین یا فروع مین جیسا عین نماز مین خصیون یا قضیب سے کھیلنے مین یا فرج کا بوسہ لینے مین یا دخول فی الدبر وغیرہ مین بعدہ اسمین کلام ہی کہ جمیع اہلبیت مراد ہین یا بعض و بر تقدیر اول حصر اثنا عشر باطل ہی اور تقدیر ثانی ترجیح بلا مرجح بل ترجیح مرجوح لازم مہذا احادیث کہ بلفظ طریق سلوک بحوق کشتی دریا و بیابان صحرا مروی ہین اُن مین بھی یہی احتمال ہوگا۔ کسی نے پوچھا ہوگا کہ فلانے شہر مین کیونکر پہونچون اور اثنا راہ مین دریاے ناپیدا کنار اور صحراے دشوار گزار واقع ہین حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کے ہمراہ جانا چاہیئے کہ نشیب و فراز میدانون کا جانے اور عمق دریا کا پہچانے ہوئے ہین الے غیر ذلک من الاحتمالات۔ این گل دیگر شگفت فافہم ولاتکن من الغافلین اب اہل انصاف از روی انصاف و ایمان بلا اعتساف دیکھین کہ متخلف یا متمسک سفینۂ عترت و آل اہل سنت ہین یا شیعۂ ضال بڑے بول کا سر نیچا من بعد ملا زمان اپنی ہٹ دہرمی سے اگر باز نہ آئین اور اپنے آپ کو متمسک بنائین اُسی بات کے مصداق ہونگے کہ جولاہے کو مومن اور صدقے خور کو مصلی اور حبشی کو شیدی نجات کش کو حلال خور کہتے ہین مشرکین مکہ اپنے آپ کو تابع ملت ابراہیمی جانتے تھے اور مسلمانون کو صابی یہود و نصاری آپ کو موسوی عیسوی بتاتے تھے اور عبد اللہ بن سلام اور نجاشی کو بیدین مغوی لیکن سوائے ذلت و رسوائی کیا حاصل نام کسی کا لینا اور خلاف اسکے کرنا ذلِ دنیا کمال وقاحت بےحیائی ہی واللہ الہادی فقط الحمد للہ کہ یہ رسالہ ہدایۃ الشیعہ باختصار تمام اتمام کو پہنچا اب سائل مدعی خصوصاً اور سب شیعہ عموماً اس کو بنظر انصاف دیکھکر اپنا کحل البصر بناوین اور اپنے غوادت کو چھوڑکر ہدایت پر آوین تا قیامت کو خسران و عذاب سے نجات پاوین ورنہ اُس دن ہرگز کچھ تقلید آبا و اجداد کارگر نہوگی۔ ع

ہمارا کام کہدینا ہے یارو ٭ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

٭ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا و مولنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ٭

تمت

اشتہار ضروری

بعد حمد و صلوٰۃ کے عرض کرتا ہے یہ حقیر محمد ہادی ابن مرزا علی صالح باشندۂ لکھنؤ تمامی علماء اہلِ سنت
کی خدمت میں کہ اکثر سماعت میں آیا ہے کہ آپ حضرات جب کہیں ضعفائے شیعہ کو تنہا پاتے ہیں تو
انواع و اقسام کے دلائل اپنے مذہب کی حقیقت کے اور فضائل محاربان اور مخالفان پیغمبر کی عترت کے
بیان فرماکر نہایت افتخار فرماتے ہیں گویا در پردہ علماء امامیہ کو چھیڑتے ہیں اگر ادھر سے جواب نہ دیا جائے
اور اپنے دعوے پر اصرار کرتے ہیں۔ چنانچہ میر سید حسن کامل نے مرزا میر جان صاحب سے ناحق
بحث شروع کی اور گفتگو یہانتک بڑھ گئی کہ فرمایا کیا ہوا جناب فاطمہ ناخوش گئی اور اسی طرح میر
حامد حسین صاحب نے کلمات ناشایستہ شان اہل بیت میں اور سخنان ناشایستہ علماء امامیہ کے
حق میں سنائے اور مظفر حسین ناظر اوتسل جج ساکن محلہ اسلام پورہ نے خادم حسن کو پریشان کیا قطع نظر
اسکے صفدر علی نے مجھے لکھہ بھیجا کہ پیغمبر خدا شیعہ تھے یا سنی اور دو چار مہینہ کے عرصہ میں مقام
نکاری سے دو دو قطعہ کرکے سوالات آئے جن کے لیے دو رسالہ لکھنے کا اتفاق ہوا اور چار
سوال ایک دفعہ اور ایک صاحب نے حاجی بکائی کی معرفت بھیجے تھے کہ میں نے انکا جواب
تنبیہ السائل لکھا۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ صاحب میرے پاس کیوں نہیں آتے کہ میں انکی اچھی
تسکین کردوں مگر معلوم ہوا کہ یہ لوگ گھر بیٹھے بیٹھے نہ کتاب فریقین دیکھتے ہیں نہ تحقیق کا شوق
ہی بعضے تو سنی سنائی اور بہت تحفہ کے سوالات سے ایک دو سوالات جن کا جواب صدہا
طرح سے ہو چکا ہی تفریحاً لکھہ بھیجتے ہیں اور یہاں انکے جواب میں تحفہ کے تختہ سیاہ کرنے پڑتے
ہیں اگر جواب انکے پاس جاتا ہی اسکو دیکھتے تک نہیں اور نہ قائل ہوتے ہیں ایسی صورت
میں کہانتک کاغذ سیاہ کیا جائے اور کبتک جواب تحریری دیا جائے جب وہ خود چھیڑتے
ہیں اور واقعی سمجھتے ہیں اور تسکین کے طالب ہیں تو مجھے بھی ضرور ہوا کہ اس طرح انکی تسکین
کردوں کہ جمیع علماء اہل سنت کو اطلاع دوں کہ تحریر تو صدہا برس سے ہوتی آئی ہے اب تقریر
سے صفائی ہو جائے تو بہت اچھی بات ہی اگر آپ لوگ اپنے دعوے پر صادق اور اپنی سمجھہ پر
واثق ہیں تو ایک کام کیجئے کہ ایک اقرارنامہ کامل پر رجسٹری کرواکر چار ثالث دو انگریز اور دو ہندو

ذی علم و ذی فہم مقرر کر کے باہم مباحثہ کرین جو اپنے مذہب کی حقیقت نابی ہونا اپنا دوسرے کی کتاب سے ثابت کر دے وہ حق پر ہے پھر دوسرا ایمان لانے مین حجت و تکرار نہ کرے اور خرچ ثالثون اور انجمن کا دہی دے اور جو اُس سے نکل جاوے تو پھر اپنے مذہب کی حقیقت کو اپنی صحبت کیا دل مین بھی خیال نہ کرے چنانچہ مین نے نکاری کے سوالات کے جواب مین ہی پہلے جھگڑا اچکانے کو یہی درخواست کی تہی کہ ایک سے ہزار تک اِن شرائط پر موجود ہون اور جو لوگ ضعفائے شیعہ کو چھیڑتے ہین وہ میرے سامنے آئین اور دیکھین معجزات ائمہ اثنا عشر کو او حقیقت عترت پیغمبر کو و باللہ التوفیق و بس. **قطعہ** ہر ایک سطر یوبارہ اپنے ہوئے ہم اللہ والون سے چھکے چھٹے اوڈاکر سر زو رتاریخ لکھہ ہ دو خمسہ سوالون سے چھکے چھٹے ۂ فقط تحریر بشتم ماہ جمادی الآخر روز شنبہ قریب نصف النہار ۱۳۰۰ ہجری سمت اختتام پذیر فت ۂ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق الشمس و القمر و صلی اللہ علی حبیبہ و علی آلہ خیر البشر سیما وصیہ و خلیفتہ علی بن ابی طالب قالع باب خیبر و السلام علی صحابہ الذین لم یتخلفوا عن ثقل الاصغر و الاکبر۔ **اما بعد** عرض کرتا ہے بندۂ اصغر خداوند اکبر محمد ہادی بن مرزا علی صالح باشندۂ لکھنؤ کہ جمادی الآخری کی اول تاریخ سے تا روز عید قربان برابر ہر سال مظفر پور مین ضرور رہتا ہون کہ جناب نواب سید محمد تقی صاحب بہادر دام اقبالہ کا ملازم ہون اشتہار سے واضح ہوا ہوگا کہ مین نے حضرات علماء اہل سنت سے مناظرہ طلب کیا ہے مع اقرار نامہ اختیار مذہب اور اب پھر عرض کرتا ہون کہ جس کا جی چاہے شرائط مندرجہ اشتہار کا عامل ہو کر تشریف ارزانی فرمائے اور ضعفائے اہل سنت کی خدمت مین یہ گذارش ہے کہ امر دین مین جسکو شک ہو وہ بے تکلف تشریف لائے۔ انشاء اللہ تعالی کوئی کلمہ انکے مزاج مبارک کے خلاف میری زبان سے نہ نکلے گا اور آیات قرآنی اور احادیث جبیب سبحانی کتب اہل سنت سے نکالکر ان کا کحل البصر کر دونگا انشاء اللہ المستعان تاکہ حق کو بے حجاب دیکھلین اے مسلمانوں جانو کہ دریافت حق زندگی مین واجب ہے جب سفر آخرت کا سامان ہوا تو کچہ مفید نہین نہ عذر طریقہ آبائی سنا جاوے گا

نہ تقلید علما کام آئے گی بس خدا نے عقل دی ہے اور غافل نہ ہو کہ اہل امت کلمہ گو مین تہتر
فرقون سے ایک ہی فرقہ جہنم سے نجات پائے گا کس لیے کہ آنحضرت کا قول لغو نہین ہے
اور بغیر اس فرقہ ناجی کے اختیار کیے سب عبادت بیکار ہے کیونکہ اگر فقط عبادت سے نجات
ہوتی تو پہر نجات کو عبادت ہی کی قید کافی تھی۔ اب آؤ ہم تمہین راہ ہدایت دکہائین اگر حق
پہچان گئے فہو المراد اور اگر شک رہے تو اپنے علما سے تسکین چاہو اگر وہ تمہاری کتب سے
تسکین کر دین تو بہلا ہم ہی تمہاری بدولت ہدایت پائین یہ احسان ہوگا کہ باطل کو چہوڑ کر
راہ پر آجائین گے ورنہ آپ لوگون کو ملت پیغمبر ملیگی اور تمسک ثقلین سے ہوگا یعنی کتاب اللہ اور
عترت رسول اللہ سے کہ بغیر اطاعت ثقلین نجات محال ہے پس تشریف لانے مین کیطرح
کا نقصان نہین ہے فائدہ ہی فائدہ ہے فسمیتہ بداعی المسلمین الی الحق والیقین واللہ الہادی
والمعین و نستعین پس چند سوال کہ جادۂ حق دکہانے والے ہین بیان کرتا ہون تاکہ انکے وسیلے
آپ لوگون کی ملاقات سے مشرف ہون کہ پہلے اپنے علما سے پوچہین پہر مجہے سرفراز
کرین تا مین سرمہ حق بین آپ کی چشم حق جو مین لگاؤن ؛

سوال پہلا پوچہو اپنے علما سے کہ آپ جو یہ فرماتے ہین کہ شیعہ کل صحابہ کو برا جانتے
ہین اور ہم سنی کل صحابہ کو نیک اور عادل جانتے ہین اگر یہ سچ ہے تو کوئی سند لاؤ کس لئے کہ شیعہ
تو کہتے ہین کہ اصحاب کے دو معنی ہین یعنی ایک تعریف عام کہ جو صحبت پیغمبر خدا مین پہونچا وہ
اصحاب ہے دوسری تعریف خاص ہے کہ جو آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایمان
پر دنیا سے گیا اور قرآن شریف مین بہی جیسے اصحاب کی تعریف ایمان اور عمل صالح پر آئی ہے
ویسے ہی کفر و نفاق و ارتداد پر آئی ہے اور اسی طرح حضرت کے دین سے اُن کے پہر جانے
کی بہی خبر ہے چنانچہ ارشاد رسول خدا بہی ہے اور اسکے راوی آپکے عالم مشہور شاہ عبد الحق
دہلوی اور اخطب خوارزم ہین کہ آنحضرت نے رو کے فرمایا اے علی لوگون کے دلون مین تیری
عداوت ہے اور میرے بعد ظاہر کرینگے اُن پر لعنت کرے گا خدا اور ملائکہ اور جن و انس
اور جمع بین الصحیحین مین موجود ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روز قیامت کو میرے اصحاب کو ایک
گروہ کو ملائکہ جہنم کو لیے جاتے ہونگے مین انکی شفاعت کرونگا تو خدا فرماویگا کہ تو نہین جانتا کہ

تیرے بعد کیا حادثے برپا کئے مرتد ہو گئے بعد تیرے اور ایسے ہی بلکہ اس سے واضح تر حدیثین
آپ کی کتب مین بہت ہین۔ پس جب تعریف سے ارشاد خدا اور رسول کے ثابت ہوا کہ اصحاب
آنحضرت کے مومن اور منافق دونون تھے پس کل کا برا جاننے والا ملت اسلام سے باہر ہے
اور قرآن کا منکر ہے اور جو کل کو اچھا جانے وہ بھی قرآن کا منکر ہے پس دیکھو توکہ شیعہ نے
تو تمسک ثقلین اچھے برے مین خوب تمیز کر لی یعنے جسے عترت نے برا کہا اُسے برا کہتے ہین
اور جسے جھوٹا کہا اُسے جھوٹا جانتے ہین اور جسے اچھا کہا اُسے اچھا جانتے ہین اور اب بھی جس
نے اہلبیت سے محبت کی اُسے مومن جانا اور جس نے عداوت کی اُسے منافق اور اُس
پر بھی ہم احادیث رسول خدا سند رکھتے ہین آپ ہی کی کتب سے مگر آپ تو فرمائیے آپ جو یہ
فتوے بار عام دیتے ہین کہ کل صحابہ عادل ہین سوءظن کسی اصحاب سے نہین کرنا چاہیئے کہ ظن
بد کرنا کفر ہے پس عجب حیرت کا مقام ہے کہ خدا تو انکے کفر و نفاق کی گواہی دے اور آپ اسکو
نہ مانین اور ظن بد کو جانب کل صحابہ کفر کہین پس یہ حکم آپ کا مخالف قرآن ہے یا نہین اور یہ کفر ہوا
یا اسلام اگر وہ کہدین کہ ہم بھی بنا بر تعریف خاص کے انہین صحابہ کو جو اطاعت عترت مین تھے
دوست رکھتے ہین اور برے اصحاب کو ہم بھی برا جانتے ہین تو پوچھو کہ برے اصحاب سے شیعہ
کو آگاہی فرمائیے کس لیئے کہ جنہون نے مع اہلبیت گھر جلانے کا حکم دیا اور جو جلانے کو آئے
اور اس واقعہ پر ہم بیس کتابین آپکی گواہ رکھتے ہین یہانتک کہ جو لڑے حتیٰ کہ معاویہ بھی آپ کے
نزدیک معافی مجتہدون مین ہے، یہ سب تو آپ کی تجویز مین دوستان خالص اہل بیت
و عترت پیغمبر ہین وہ دشمن کون تھے جنکی خبر خدا و رسول نے دی ہے اور پوچھو کہ جب ان امور مذکورۂ
بالا پر وہ لوگ مومن اور دوست ٹھیرے تو شیعہ بیچارے کیون کافر ہو گئے کہ ان کا قول کیا تکذیب
عترت اور اُنکے حکم قتل سے زیادہ ہے اس کا جواب دو ۰

سوال دوسرا۔ پوچھو اپنے علماء سے کہ شیعہ کہتے ہین یہ جو احادیث و آیات آپ لوگون
کی کتب مین مذکور ہین کہ فلان سورہ اور فلان آیہ اور حدیث شان حضرت شیوخ میں وارد ہے اور
انکی فضل خلافت اور وجوب اقتدار پر دلالت کرتی ہے کیا روز سقیفہ یہ سب تیار نہوئی تہین یا
سب صاحب فراموش کر گئے تھے ہان جب دنیا سے تشریف لے گئے تو شاید وہان

لوح محفوظ ملاحظہ فرماکر اور رسول خدا سے تحقیق کرکے اپنے مطیعان مشرب کو الہام فرمایا کس یے کہ اسوقت خلافت کے روز کوئی سند بیان نہین ہوئی سوائے قریش ہونے اور پیری کے کہ اسی پر شیخ ثانی نے بیعت کرلی اب پوچھنا چاہیے کہ اگر یہ پہلے سے بہی ہوتی تو مثل نحن معاشر الانبیاء کے معرکہ مین کیا یہ بیان نہوتین ان کا جواب شافی لاکر دو ورنہ یہ سب ہمارے نزدیک موضوعات احبابہ ہین۔ **سوال تیسرا۔** پوچھو اپنے علماء سے کہ آپ کے بڑے عالم صاحب جامع الاصول کہ ابن اثیر ہین کتاب ہدایہ مین لغت ملہ مین خطبہ جناب فاطمہ کو نقل کرتے ہین اور مسعودی مروج الذہب مین لکھتا ہے اور ابو بکر جوہری نے تمام وکمال لکھا ہی کہ شیخ ابن ابی الحدید نے اُسسے نقل کی ہے اُس خطبہ کو دیکہو ہم یہان اس مختصر مین بیان نہین کر سکتے کہ جزبہر کا ہے اگر کوئی طلب کرے تو حاضر ہے خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ لکھتے ہین کہ جب جناب فاطمہ نے منع فدک ابو بکر کا اصرار پایا تو حضرت ایک گروہ زنان بنی ہاشم کو ساتھ لیکر مسجد مین آئین اور پس پردہ تشریف رکھی ایک خطبہ مشتمل حمد وثناء الٰہی اور نعت رسالت پناہی پڑہا اور حقوق اور احسانات آنحضرت کے جو اصحاب پر تہے بیان کیئے کہ سب رونے لگے اور پہر آیات قرآنی اور اقوال پدر بزرگوار سے سند لاکر کوئی کلمہ تکفیر وتفسیق وارتداد اور غصب خلافت اور فدک اور اپنی مدد کرنے کے ترک کا اُٹھا نہین رکھا اور کیا کچہ نہین فرمایا ذرا دیکہو تو معلوم ہو پس اب پہر اس حقیر کی طرف سے پوچھو کہ وہ احادیث آیات فضیلت شیخین جو کتب مین لکھتے ہو اسوقت تہین یا نہین اگر تہین تو کسی نے بیان کیون نہین کین کہ جناب فاطمہ قائل ہوتین پہر اب لوگ اُنکے دوست اُنکی وفات کے بعد مراقبہ کرکے جو کچہ نشہ محبت میں لوح محفوظ سے لائے مشت بعد از جنگ ہے اور تریاق فاروق بعد مردن مارگزیدہ اس سے کیا حاصل ایسے تو سمجھو کہ اگر کوئی فضل اُن کا واقعی ہوتا یا بدکہنا باعث معصیت ٹہیرتا تو معصومہ مظلومہ اُن کے حق مین کیون ایسے کلمات فرماتین اور اصحاب موجودہ سے کوئی تو مانع ہوتا یا حضرت ابو بکر خود رد کرتے دلیل کافی اور جواب شافی قول خدا ورسول سے دیتے نہ کلمات سخت خشونت کے جو قریب مذکور ہوتے ہین مغلوبیت کی جہت سے کہنے پڑتے غرض علماء مذکور لکھتے ہین کہ جب ابو بکر نے دلائل اور براہین جناب فاطمہ کے سنے ممبر پر تشریف لیگئے اور پہلے تو حضار پر خفگی کی استماع کلام جناب سیدہ سے

کہ تم کیون آپ کی طرف مخاطب ہو کر سنتے ہو اور پہر جناب امیر کی طرف ارشاد کرکے کہا - انما
ہو ثعالۃ شہیدہ ذنبہ مرب لکل فتنۃ ہو الذی یقول کروہا خدعۃ بعد ما ہرمت یستعینون بالضعفۃ
ویستنصرون بالنساء کام طحال احب اہلہا الیہا البغی - حاصل یہ ہی کہ یعنی نہین ہی وہ مگر مثل لومڑی
کے کہ گواہ رکہے اپنے دعوے پر اپنے دم کو وہ پالتا ہے ہر فتنہ وفساد کو وہ چاہتا ہی کہ فتنہ یا تو
کو تازہ کرے اب جو کچہ نہ ہو سکا تو مدد چاہتا ہے ضعیفون اور عورتون سے مانند ام طحال
کے کہ وہ دوست رکہتے تہے زنا کارون کو - الامان یہ کلمات عترت رسول کائنات کی شان
مین کیسے ہین کیا مودۃ ذو القربی اسی کا نام ہے اب مین ان لوگون سے پوچہتا ہون جو کل صحابہ
کو عادل اور دوست عترت رسول جانتے ہین کہ دعوی جناب سیدہ اور دلائل اور براہین
معصومہ کا جواب یہی تہا جو ابو بکر نے دیا تہا کہ عدل ہی حکومت کی خودپسندی اور زور اور
نفسانیت کا تقاضا ہی شامل ہو سکتا ہے جو حاکم مدعی کے دعوے کو دلائل و براہین سے
رد نہ کرے اور اس کے عوض مین کلمات خشونت آمیز کہے اس حاکم کو صاحبان عقل سلیم
عادل یا ظالم کہین گے اور پہر ایسے کہنے والے کو دوست سمجہین گے یا دشمن ذرا تو غور کرو
اور گریبان مین سر ڈالو اور ان کلمات ناشایستہ کا نتیجہ سنو کہ جب آپ کے حضرت ابو بکر
نے وہ کلمے بیان کیے تو ہماری سیدہ گریان گہر چلی گئین انتہی اور ظاہر ہے کہ دنیا سے اپنی
ایسی غضبناک تشریف لیگئین کہ جناب امیر نے شب کو انہین ایسا مخفی دفن کیا کہ ابتک
نشان قبر بہی حضرت کا آپ لوگون کو معلوم نہوا کہ آجتک اہل مدینہ دو جا قبر کا نشان دیتے
ہین برائے خدا اے مسلمانون کوئی تو انصاف کرو کہ ان باتون پر تو کافر کو تاب نہ رہی گی
نہ مسلمان کو کہ عترت پیغمبر کو کوئی بد کہے اور وہ سنے اور پہر اُسے مسلمان اور عترت پیغمبر مین جانے
یہی ملت پیغمبر تہی اور اسی سیرت شیخین پر چلنے کو کہتے ہو **بیت** ہرگزم باور نمی آید ز روی اعتقاد
اینہمہ ہا گفتن و دین پیمبر داشتن ۱۲ پیغمبر تو ایذائے علی اور فاطمہ پر کفر کا حکم فرمائین اور خدا موذیان
پیغمبر پر اور حق چہپانیوالون پر باعلان لعنت کرے اور حکم دے اور آپ اسکو خیال مین نہ لائین
دیکہو قرآن کو ایسے قرآن پڑہنے سے حاصل کیا ایسون سے حسن ظن رکہنا کفر ہے یا تصدیق
کہنا خدا و رسول کو جو سچا جانتا ہو اس مین خوب تحقیق کرکے ہماری تسکین کردے ۱۲

سوال چوتھا پوچھو اپنے علما سے کہ حضرت آدم سے حضرت خاتم تک کوئی نبی یا اُس کا
خلیفہ بغیر تقرر خدا ہوا ہو تو ہمین بتائیے بلکہ جس نبی اور رسول کو خدا نے بھیجا تو امت نے اُس سے
معجزے طلب کئے اُسپر بھی قلیل ایمان لائے اُن مین بھی خالص کم اور منافق زیادہ جو کسی مصلحت
دنیا سے ایمان لائے دور کیون جاؤ اسی امت کا حال دیکھو کہ جناب رسول خدا کے کیسے معجزے
دیکھے اُس پر ایمان نہ لائے تا آنکہ یہ ارادہ کیا کہ منزل عقبہ مین حضرت پیغمبر خدا کو شہید کر ڈالین تفسیر
کشاف اور استیعاب مین دیکھو اور صحیح بخاری مین دیکھو کہ اُن مین کون منافق تھے اُن مین سے
کوئی صاحب بھی ان معجزات باہرہ پر ایمان نہ لائے اور نبوت کا یقین نہ کیا سب جانے دو
اُنکے بیان مین طول ہے مشکوٰۃ شریف کو ملاحظہ کرو حضرت فاروق کا حال کیا لکھا ہے یہ
تو ظاہر ہے کہ سن شریف تو بت پرستی ہی مین کمال کو پہونچ گیا تھا کلمہ اسلام بھی کتنے معجزات
دیکھکر پڑھا اور کتنے معجزے حضرت کی خدمت مین رہکر دیکھے پھر بھی جب آنحضرت نے حدیبیہ
مین کفار سے صلح کی تو اسوقت بطون ان کا چھپ نہ سکا آخر کھل ہی پڑے اور بولے کہ مجھے
ایسا شک نبوت مین کبھی نہوا تھا جیسا آج ہوا دیکھو معجزات کے مشاہدہ پر توان کا یہ حال تھا
اب یہان کوئی بتاؤ کہ اجماع کونسی کتاب کے حکم پر ہوا کہ صاحب کی نبوت ہی مین شک تھا
اور حضرت ابوبکر مین کونسا معجزہ سب پیغمبرون سے کامل دیکھا کہ اُنپر ایمان لائے اور اب
حضرات اہل سنت نے کون سے معجزات اور دلائل اور براہین پر چند جہلا کی خلافت اجماعی کو
قبول کیا کہ جبکی رئیس اور بانی مبانی ہی کو نبوت مین شک تھا اور خلافت اجماعی پر کیونکر اعتقاد
قائم ہوا باوجودیکہ وہ عترت پیغمبر صاحب فضل بھی موجود تھے جبکی اطاعت کو حکم خدا و رسول
کا حکم عام و خاص ہو چکا تھا وہ لوگ اولوالامر چاہتے تھے یا خواہش نفس کی یہ سراسر مخالفت
خدا و رسول کی ہے اسی کا نام اسلام ہے سبحان اللہ الیسون کی اطاعت خدا و رسول کی اطاعت
ہے یا اولوالامر ملکی کچھ تو آلہ ہوا کی اطاعت سے منہ موڑو غور تو کرو کیا اہل اجماع کا مرتبہ انبیائ
سے بھی بڑھا ہوا ہے دیکھو حضرت موسیٰ بے حکم خدا حضرت ہارون کو خلیفہ نہ کر سکے اپنی
کتابون کو تو دیکھو ثعلبی وغیرہ علماء اہل سنت روایت کرتے ہین اُسکے بیان مین طول ہے
خلاصہ یہ ہو کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے انگوٹھی سائل کو رکوع مین دی تو جناب

پیغمبر نے بھی دعا کی مثل حضرت موسیٰ کے اور یہ عرض کی واجعل لی وزیرا من اہلی علیا یعنے گردان میرا وزیر علی کو خدا نے انما ولیکم اللہ نازل کیا یا روز غدیر کے بعد جب سب لوگ اقرار و عہد کر چکے ولایت جناب امیر کا تو ایک منافق پر کہ ظاہرا اُسے حاکم ہونا حضرت کا ناگوار ہوا آسمان سے پتھر گرا تفسیر ثعلبی مین دیکھلو پس غلطی خوارزم نے لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا کہ علی کو سب لوگ امیر المومنین کہا کریں کوئی نام نہ لے تب آنحضرت نے حکم دیا و ر اپنی طرف سے حکم نہ دیا دیکھو قرآن مین کہ ملائکہ کی رائے بابت خلافت ملائکہ مین قبول نہوئی کیا اہل اجماع کی رائے سب سے بلند تھی حالانکہ بعضی اپنے نفاق و ایمان کا حال تو حذیفہ سے پوچھتے تھے بخاری مین دیکھلو سبحان اللہ ایسے خود غلط ہون وہ غیر کو وزیر و خلیفہ بنانے کو بیٹھین اور امیر المومنین بناوین اور اولوالامر قرار دین یہ توبت کا خدا قرار دینا ٹھیرا پس جس نے اولوالامر اپنی خواہش نفس سے بنایا اُس نے دوسرا خدا ہی بنایا ایسی حالت مین جو لوگ سوائے معبود برحق کے غیرون کو خدا جانتے ہین اُن پر کفر کا اطلاق اہل سنت کو نہ چاہیئے کیا اُمم سابقہ کا حال قرآن مین نہین پڑھا۔ پس اُن مین اور تم مین کیا فرق ہے اگر تم ان حرکتون کیساتھ مسلمان رہے تو وہ کیون کافر ہے کس لیے کہ اِس مین اور اُس مین دونون مین بندگی الہ ہوا کی ہے ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ خدا نے کس کو فرمایا ہی پس بغیر حکم پیغمبر کسی کو نائب خلیفہ پیغمبر بنانے اور جاننے والے بندگان خدا سے باہر ہین یا نہین ہمین بتہا دو فقط۔ **سوال پانچوان** پوچھو اپنے علما سے کہ عترت پیغمبر کو چھوڑنا کہنے والا اور جاننے والا مسلمان ہے یا کافر اور مکذب خدا و رسول ہے یا نہین پس وہ جب علما اقرار کرین کہ ہان ایسا شخص مکذب خدا و رسول ہے تو پوچھو کہ جنہون نے بعد امور معلومہ کے آپ کو صدیق اور فاروق کہلوایا اور تم سب لوگون نے کہا پس ایسی صورت مین مکذب ہو کر مسلمان رہے یا نہین اِس کا جواب اُن سے لو فقط **سوال چھٹا** پوچھو اپنے علما سے کہ یہ حدیث متفق علیہ فریقین ہے کہ جو نہ پہچانے امام زمان کو وہ کافر مرتا ہے پس جناب امیر المومنین مکذب خلافت ابوبکر اور ان کی خلافت تھے جیسا کہ کلمات ابوبکر سے سوال سوم مین ظاہر ہوا کہ اگر کوئی چاہے تو اسباب مین ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے غرض بتاؤ کہ اُن مین سے کس لیے امام برحق کو نہ پہچانا اور سب تو سب جناب فاطمہ جو بالاتفاق ناراض گئین وہ کسکو امام جانتی تہین بھلا انکو تو تم کاہے کو

مانوگے کہ آنکی تو تم تکذیب ہی کرتے ہو کہ مقابل کو صدیق اور فاروق کہتے ہو مگر یہ بتاؤ کہ ام المومنین
عائشہ کس کو امام پہچانکر دنیا سے گئین کہ وہ تو تیسرے خلیفہ کو مضل کہا کین اور لعنت کیا کین
اور چوتھے سے لڑین اُسکے سوا اب بھی سارے ائمہ اثنا عشر کے منکر کسکو امام جانکر کس دین
پر مرتے ہین کہ حدیث سے ثابت ہے کہ ہر زمانہ مین امام ہوگا اور اگر نہ ہوگا تو قول پیغمبر لغو ٹہیرتا
ہے اور یہ محال اور خلاف دین ہے اگر کوئی کہے کہ امامت بنا بر مذہب اہل سنت رکن ایمان
نہین ہے تو کہو پہر ترک خلفاء اجماعی پر شیعہ کا کیا نقصان ہے کس لیے کہ انہون نے بارہ خلیفہ
معین کردۂ خدا مانے اگر انکا مذہب حق ہے تو آپ کس دین پر گیے کیونکہ اُنکے نزدیک امامت رکن
ایمان ہے۔ فقط سوال ساتوان پوچھو اپنے علماء سے کہ آپکی ام المومنین جو امیر المومنین سے
لڑین تو امام جانکر لڑین یا بغیر امام جانے کہ دونوں صورت مین بنا برقاعدہ شرع کے یا کفر ہے یا ارتداد
ماسوا اس کے سیرت پدر کی اپنے مخالفت کی کہ اُس نے حکم اجماع ناسخ حکم خدا و رسول قرار دیا تھا۔
سبحان اللہ وہ تو تکذیب عترت کر کے صدیق ہوئے اور یہ جنگ نفس رسول سے صدیقہ کہلائین
مگر اصحاب مین حضرت سلیمان و ابو ذر و حذیفہ وغیرہم کو اور ازواج مین حضرت خدیجہ اور حضرت
ام سلمہ کو صدیق اور صدیقہ کے خطاب کے قابل نہ پایا اس بن بیٹھنے کو کیا کہنے سوائے دشمنان
عترت کے اپنے علماء سے اسباب مین تسکین چاہو اور اگر کوئی بہکا دے اور آپس کی بات کہکر
ٹالے تو فریب مین نہ آؤ اور کہو آپس کی بات اسکو کہتے ہین جہان مراتب علم اور کمال اور شرافتین
برابر ہون دیکھو تو کہان عترت پیغمبر نفس رسول اور کہان ازواج کس لیے کہ ازواج انبیا کی
ارتداد اور داخل نار ہونیکی خبر قرآن مین موجود ہے دیکھو حضرت عائشہ اور حفصہ کی خیانت کی
خبر پہلے سورۂ تحریم مین فرماکر بعد ازان خبر دخول نار زنان انبیاء کیسے دی سمجھو تو اس سے کیا
ثابت ہوا اور اُنکی شان مین قد صغت قلوبکما بعد حال خیانت کے فرمایا ہے عبد الحق دہلوی نے
ترجمہ ہندی تک مین تصریح کی ہے یعنے دل تم دونوں کے حق سے پہر گئے پس کوئی عالم انکی حق
کیطرف بازگشت کرنی کو خدا کی جانب سے سُنا دے تو ہم مانین ایسی صورت مین مقابلہ نفس
پیغمبر سے جسکی ایذا رسول کی ایذا ہے اور اُسکی بغیر اجازت صراط پر سے کوئی نہ گزرے گا کہ فصل خطاب
مین حضرت شیخ اول سے منقول ہے اور قبر مین سب سے اُنکی امامت کا سوال کیا جائیگا اور

سدی آپ کا عالم سورہ عم یتساءلون کی تفسیر مین لکھتا ہی دیکھو تو ایسے شخص کے منکر کس کو امام بنائینگے
گے پس ایسے کی مخالفت اور مقابلہ کو آپس کی بات کہین گے اور بالفرض اگر یہی ہی تو اسی پر ثابت
رہو کفار قریش مثل ابولہب وغیرہ سے جو پیغمبر کو آزار پہونچے قابل معاف جانو یا قاتل حضرت
ہابیل کو ملامت نہ کرو پس اس صورت مین شیعہ کو بھی معاف فرمایئے کہ آپ کے سامنے اقرار
کلمۂ شہادتین کرتے ہین یہ مومن ہین تعریف شیعہ کی آپکی کتب مین بکثرت ہے انکی نجات کی خبر
آپ کے پاس ہی کہ جو لا الہ الا اللہ کہیگا وہ داخل بہشت ہوگا تو ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہتے ہین کعبہ کو قبلۂ اسلام کو دین جانتے ہین قرآن کو کتاب اور عترت سے تمسک رکھتے ہین
حلال خدا حلال اور حرام خدا حرام جانتے ہین تو ہم بیشک مومن ہین اور آپکی عائشہ ام المومنین
ہین یہ بھی ماں بیٹون کی آپس کی بات ہے البتہ آپ ہماری تکفیر اور تفسیق کرنیوالے کون ہین
ہم جو کچھ کرتے ہین حضرت ابراہیم کی پیروی کرتے ہین انہون نے جو کچھ اپنے باپ سے کیا تھا
وہی ہم اپنی مان سے پیش آتے ہین پس اگر ہماری مان کا لڑنا اور تکذیب امیر المومنین کی معاف
ہوگئی تو کیا اماں صاحبہ ہین وہ معاف نہ کرین گی اور اگر وہ معاف نہ کرینگی تو ہم جناب امیر رض
او رجناب فاطمہ سے اور بزرگوار ونکی تقصیر معاف نہونے دین گے خصوصًا جو سادات شیعہ ہین
انکی تو یقینی آپس کی بات ہے انکی تکفیر کرنیوالے کو حضرات اہل سنت کافر جانے تو آپس کی بات
کہنا ٹھیک ہوا اسکو خوب سمجھو اور بعضے صاحب فرماتے ہین چنانچہ مولوی ابوالبرکات صاحب نے
رسالہ برکات الحق مین لکھا ہی کہ محاربین تین قسم پر تھے ایک تابع امیر المومنین دوسرے تابع
ام المومنین تیسرے متوقفین ان تینون گروہ نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا کیا جائز نہین اور سب
ماجور ہین پس غور کرو کہ حارب جناب امیر اور قاتل جناب امام حسن جس نے زہر دلوا کے شہید کیا
وہ بھی ماجور ہوئے اول تو ہم پوچھتے ہین کہ اُن گروہون مین ملت خدا اور رسول پر کون ہے
کہ ایک فرقہ کو ناجی یہ خود لکھہ چکے ہین دوسرے سب کے اجتہاد کے مقابل نصوص مین تھی
لایق اجر نہون گے پس ہمارا اجتہاد و استدلال جو اسانید و نصوص کثیرہ کیون قابل اجر نہوگا کچھ ایمان
ہو تو اُسے خوب سمجھو اور ہم سے کہو فقط **سوال آٹھوان** پوچھو اپنے علما سے کہ حسنین
علیہما السلام نے دعوۓ خلافت کیا کچھ چھپا نہین مگر جناب امام حسن نے ناصر و مددگار نپائے اور

علیہ اہل باطل کا دیکھا بعد چھ مہینے کے مثل اپنے پدر بزرگوار کے صلح کی اور جناب امام حسینؑ نے
علمبر پائے شہید ہوئے جو انہین سچا جانتا ہے وہ بتائے کہ یہ کون سے خلیفہ تھے کہ اکثر اہل سنت
کی بنا دین چار خلافتون پر ہے اب انہین کونسا خلیفہ جانتے ہو دیکھو سر شہادتین امام حسین
علیہ السلام ایک یہ بھی ہے کہ اگر اعتقاد خلفاء اجماعی کا آپ رکھتے ہوتے بعد چار کے حضرت
کیون دعوائے خلافت کرتے پس شہادت جناب امام حسین علیہ السلام نے حق کو مثل آفتاب
کے روشن کردیا کس لیے کہ جس طرح سے ان خلافتون کی دلیل اجماعی وغیرہ ہوئی اسی طرح
اگلون کی تھی اور عترت پیغمبر جیسے اُن کے منکر ویسے انکے جیسے انکے ظلم عترت رسول پر ہوئے
اُس سے زیادہ اُن کے جور وستم کہ یزید تو دور تہا اور وہ نزدیک یزید نے وہ مراتب عترت
کے کاہے کو دیکھے اور سُنے تھے جو انہون نے پیغمبر سے دیکھے سُنے پس حق عترت آفتاب تابان
ہے تم خفاش سیرت اگر نہ دیکھو چشمۂ آفتاب را چہ گناہ فقط ؛

سوال نوان پوچھو اپنے علماء سے کہ کلمہ نومن ببعض ونکفر ببعض اور بعد حکم انی تارک فیکم الثقلین
کے کلمہ حسبنا کتاب اللہ مین کیا فرق ہے اور کلمہ انہ لمجنون وانہ لیھجر مین کیا تفاوت ہے
باوجودیکہ جس پیغمبر کی تمثال مین ماینطق عن الہوے ہو یعنے ایک گروہ کہتا تہا کہ ایمان لائے ہم
ساتھ بعض احکام کے اور منکر ہوئے بعض سے اور پیغمبر نے کہا کہ طاعت کرو میری عترت کی
اور قرآن کی کسی نے کہا ہمین کافی ہے کتاب خدا ایک گروہ نے کہا انہین ہذیان ہے اور
ایک گروہ نے حضرت کو مجنون کہا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہمارا پیغمبر بات نہین کرتا بغیر وحی
کے پس ان گروہون کے کفر و ایمان کو بتاؤ کہ اول کے قائل اگر کافر ہین تو دوسرے کے مومن
کیونکر ہین اور ثانی مومن رہے تو اول کیون کافر ہوتے ؛

سوال دسوان پوچھو اپنے علماء سے کہ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأہ لوط
حاصل یہ ہے کہ بیان کرتا ہے اللہ مثال واسطے کافرون کے تا غور کرین کہ زن نوح ولوط
بسبب خیانت کے جہنم مین داخل ہوئین پس ہم پوچھتے ہین کہ یہ کیون کافر مخاطب اور مراد
خداوند تعالیٰ ہین اور یہ کن پر عتاب ہے اگر اور امت کے کافر مراد ہین تو کلام لغو اور عبث ہوجاتا
ہے اور یہ محال ہے پس شیعہ کے نزدیک تو وہ لوگ ہین جنہون نے کشتی نجات کو چھوڑا

کہ حضرت فرما چکے تھے کہ مثال میری اہلبیت کی مثال کشتی نوح کی ہے جو اِن سے پہر گیا وہ
ناری ہے سوچو تو اِس سے کس چیز کی آگاہی منظور تھی کہ اُس سے پہر کے بیٹا اور نبی کا کوئی
نہ بچے اِسی طرح اِس کشتی سے بھی پہر کے کوئی نہ بچیگا کس لیے کہ عترت کی اطاعت قرآن
کے ساتھ برابر مقرر کی ہے پس جنہون نے عترت کو چھوڑا اور جنہون نے اُنکی اور ان کے
ظالمون اور لڑنے والون کی محبت مین تاویلین کین اور بارہ خلیفہ مقرر کیے ہوئے آنحضرت
کے چھوڑ کے ہوائے نفس سے چار خلیفہ قبول کیے اور خیانت عائشہ و حفصہ کو بھی
ظاہر کر دیا اور حق سے اُن کے دل پہر گئے ہین بتا دیا اور پہر وہ لڑین بھی اور مرید اُن کے
پہر انہین صدیق اور صدیقہ کہے جاتے ہین اور عترت کے بعد پیغمبر کی تکذیب ہوتی ہے
پس جسکو اِسکے سوا اور کچھ معلوم ہو وہ اگر ہمین بتا دے نہایت احسان ہوگا واللہ یحب المحسنین فقط

تمت بالخیر

واضح ہو کہ سنہ ۱۲۹۸ھ مین ایک صاحب امامیہ مذہب نے ایک اشتہار معہ دس
سوالون کے جو اِس رسالہ کے آخر مین حرفاً حرفاً منقول ہین بغرض جواب لکہنے
کے علماء اہلِ سنت کے پاس ارسال کیا تھا چنانچہ یہ رسالہ ہدایت مقالہ مسمّٰی بہ ہدیۃ الشیعہ
اسکے جواب مین اس طرح لکھا گیا کہ اول سائل کے اشتہار کا جواب ہے پھر دس سوالونکا
مختصر جواب بالصواب جسمین کوئی کلمہ ناشایستہ اور لغو نہین خاص فرقہ امامیہ کی ہدایت
کے لیے لکھا گیا ہے حضرات شیعہ کو چاہیئے کہ اِس کتاب کو نہایت انصاف
کے ساتھ ملاحظہ فرمائین۔ فقط